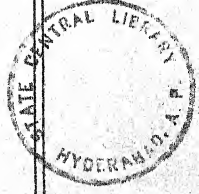
سبيل الرشاد لما

يحتاج إليه العباد

قد انطبع بمطبع سعيد المطابع
الواقع في بلدة بنارس
سنة ١٣٠٥ الهجرية





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی الہ وصحبہ وکل من
وفی عہدہ امابعد اس رسالہ مین وہ چند باتین لکھی جاتی ہین جنکا معلوم کرنا
ہر مرد و عورت مسلمان کو واسطے عمل کے دین اسلام پر ضرور ہے ہر بات کو احادیث
مطہرہ سے علحدہ فصل مین لکھا گیا ہے ان فصول کو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ
بھوپال اہل بیت اس خستہ حال نے تجویز کرکے بنایا ہے اللہ تعالیٰ اونکو اور مجھکو اور
سب مستورات اہل اسلام کو توفیق حسن عمل کی بخشے آمین +

مقدمۃ الکتاب

انسان کا حال ضروری اسقدر ہے کہ پہلے پیدا ہوتا ہے پھر جوان پھر بوڑھا ہوتا ہے جب
پیدا ہوا تو محتاج کھانے پینے پہننے گھر مین رہنے سواری رکھنے کا ہوتا ہے کوئی باغ بناتا ہے
کوئی نکاح کرتا ہے پھر آخر کو مر جاتا ہے سو و تکلیف دنیاوی ایک مصیبت ہوتی ہے اور سراجہ پایا ہے
مرنے کے بعد قبر مین جانا ہوتا ہے جب تک زندہ ہے محتاج ادب و اخلاق کا رہتا ہے اسلیے اس

رسالہ مین یہی چند باتین ضروری لکھی گئی ہین اسکے پڑہنے گننے سمجھنے سے آدمی انسان
بن سکتا ہے ورنہ انسان وحیوان مین کچہہ فرق نہین ہے خاتمہ کتاب مین ذکر دعاو
ذکر کا کر دیا گیا ہے کہ بے اسکے بھی مسلمان کو چارہ نہین ❊

فصل بیان مین احکام ولادت کے

اسلام مین نکاح سے پیدا ہونا اولاد کا مطلوب ہے حدیث معقل بن یسار مین آیا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم تم بیاہ کرو دوست
رکھنے والی جننے والی عورت سے مین بڑہا چاہتا ہون تمھارے سبب سے اور امتون پر اسکو ابو داؤد
ونسائی نے روایت کیا ہے یعنی جب اولاد زیادہ ہوگی تو میری امت اور امتون سے تعداد نفری مین
بڑہ جاویگی سب امتون سے زیادہ یہی امت بہشت مین جاویگی حدیث سمرہ مین مرفوعا آیا ہے ہر نبی کا
ایک حوض ہوگا وہ فخر کرینگے کہ کسکے حوض پر لوگ زیادہ آتے ہین مین امید رکھتا ہون کہ سب سے زیادہ
لوگ میرے ہی حوض پر آوینگے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے غریب کہا ہے یہ زیادتی اسیوقت ہوسکتی ہے
کہ بچے زیادہ پیدا ہون پھر جب کوئی بچہ پیدا ہو تو اول اوسکی تبریک تحنیک کرنا چاہیے عائشہ نے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بچونکو لاتے تھے آپ اونکو دعاء برکت دیتے تحنیک کرتے رواہ
مسلم یعنی کھجور چبا کر اوسکی مٹھاس بچے کے تالو مین ملدیتے اسماء بنت ابی بکر حمل سے تھین قبا
مین عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوتے وہ انکو لیکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین
آپکی گود مین رکھدیا رسول خدا نے کھجور منگوائی چبا کر بچے کے مونہہ مین ڈالی تحنیک کی دعاء برکت دی
سب سے پہلے اسلام مین یہی بچہ پیدا ہوا تھا متفق علیہ یعنی مدینے مین بعد ہجرت کے اولاد مہاجرین مین
سے ورنہ نعمان بن بشیر انصاری انسے بھی پہلے مدینے مین پیدا ہو چکے تھے بعد ہجرت کے یہ پہلا
معاملہ ہے جو اسلام مین بچے سے بعد ولادت کے کیا جاتا ہے اسکے بعد اذان دینا ہے کان مین
ابو رافع نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے اذان دی کان مین حسن بن علی کے

جب فاطمہ علیہا السلام نے انکو جنا مثل اذان نماز کے اسکو ترمذی و ابوداود نے روایت کیا ہے
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے معلوم ہوا کہ اذان دینا کان مین بچے کے سنت ہے مسند ابی یعلی
موصلی مین امام حسین سے مرفوعاً آیا ہے کہ جسکے بچا پیدا ہو پھر اوس نے دہنے کان مین اوسکے
اذان بائین کان مین اقامت کہی تو ام الصبیان کا ضرر اوسکو نہ پہنچیگا کذا فی جامع الصغیر للسیوطی
یہ دوسرا معاملہ ہے جو بچے سے کیا جاتا ہے تیسرا معاملہ یہ ہے کہ اوسکا عقیقہ کرے جسطرح سنت صحیح مین
آیا ہے نہ اوسطرح جسطرح کتابی مجوسی وغیرہ کرتے ہین حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہر بچہ فطرت پر
پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کرڈالتے ہین پھر یہ آیت پڑھی فطرۃ اللہ التی
فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم متفق علیہ معلوم ہوا کہ ہر کافر کا
بچہ بھی مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے گو پھر اوسکو کتابی یا مجوسی کرڈالا جاوے غرضکہ توحید ایک ایسی چیز ہے

عقیقہ

کہ ماں کے پیٹ سے ہمراہ ہر انسان کے آتی ہے اس تولید کے بعد جب سات دن گذر جاوین
تو عقیقہ کرنا سنت یا مستحب ہوجاتا ہے حدیث سلمان بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے ہر بچے کے ساتھ عقیقہ
ہے اوسکی طرف سے خون بہاؤ اوس سے ایذا کو دور کرو رواہ البخاری عقیقہ سے مراد ذبیحہ ہے
ام کرز نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طرف سے پسر کے دو بکریان
ہین طرف سے دختر کے ایک بکری کچھ نقصان نہین نر ہون یا مادہ اسکو ابوداؤد و ترمذی و نسائی
نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے حسن بصری کی حدیث مین سمرہ سے مرفوعاً یون آیا ہے
کہ بچا اپنے عقیقہ مین گرو ہوتا ہے ساتوین دن اوسکی طرف سے جانور ذبح کرین نام رکھین سر منڈائین رواہ
احمد والترمذی وابی داؤد والنسائی محمد باقر بن علی زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ
عنہم نے کہا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف سے حسن کے عقیقہ کیا تو فاطمہ سے
فرمایا اسکا سر منڈاؤ برابر وزن اسکے بالون کے چاندی صدقہ کرو تولا تو وہ چاندی برابر ایک درہم
کے یا کچھ کم درہم کے تھی اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن غریب کہا ہے چوتھا معاملہ یہ ہے کہ بچے کا
نام رکھے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ دوست

نام رکھنا

نام طرف اللہ کے عبداللہ عبدالرحمن ہین رواہ مسلم یعنی وہ نام جسمین خدا کا بندہ ہونا ثابت ہو ٩٩ نووونہ نام ہین جسکے ساتھ لفظ عبد کا ملا دیا جاویگا اوس نام کا بھی یہی حکم ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ سب سے زیادہ بدتر نالائق نام مین دن قیامت کے نزدیک اللہ کے وہ آدمی ہے جسکا نام شاہنشاہ ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے سب سے زیادہ جسپر خدا کو غضب و غصہ آویگا سب سے بڑکر ناپاک نام اوس آدمی کا ہے جو ملک الاملاک کہلاتا ہے کوئی بادشاہ نہین مگر اللہ تعالی معلوم ہوا کہ جو نام اسطرح کا ہو جیسے مہاراج قاضی القضاۃ شاہجہان صاحب عالم رفیع الشان رفیع الدرجات اوسکا بھی یہی حکم ہے ان نامون سے اسلیے منع کیا گیا ہے کہ انھین نام والے کی تعریف نکلتی ہے جس نام مین بڑائی فخر مدح نکلے اوس نام کا رکھنا حرام ہے زینب بنت سلمہ کہتی ہین میرا نام برہ تھا رسول خدا نے فرمایا لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم سموھا زینب رواہ مسلم تم اپنی جان کو آپ پاک صاف کہو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ تم مین کون اچھا ہے یعنی اپنا یا اپنی اولاد کا مدحیہ نام رکھنا اپنے مونہہ سے میان مٹھو بننا ہے یہ حکم جب ہے کہ جیسا نام ہے ویسا ہی کام بھی ہو اور جو نرا نام ہی نام ہے کام کچھہ بھی نہین ہے تو سمجھو کہ بالکل دروغ بیفروغ ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ ممانعت کچھہ خاص واسطے مردون ہی کے نہین ہے بلکہ ایسی بڑائی و مدح کے نام عورتون کے لیے بھی منع ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مردون عورتون کے نام جنمین کوئی بات تعریف یا شخصیت یا فخر ناز کی نکلتی تھی یا کوئی فال بد سمجھی جاتی تھی بدل دیے تھے جسطرح عاصیہ بنت عمر بن خطاب کا نام جمیلہ رکھدیا تھا رواہ مسلم عن ابن عمر سو وہ حکم ابتک بھی بدستور باقی ہے تو مومن آدمی اپنے لیے ایسا نام ہرگز پسند نہ کرے اگر ان ماں باپ یا کسی بادشاہ رئیس نے رکھدیا ہو تو اوسکو بدل ڈالے ورنہ سخت گنہگار ہوگا اسلیے کہ لا تزکوا انفسکم صیغہ نہی کا ہے نہی اصل مین واسطے تحریم کے آتی ہے ایسا اسما کا نام رکھنا حرام ہوا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیح نام کو بدل دیتے تھے رواہ الترمذی جس نام مین تعریف نکلتی ہے وہ قبیح ہے پھر جتنی زیادہ تعریف

نکلے گی اوتنی ہی قباحت بھی اوس نام مین زیادہ ہوگی جویریہ کا نام برہ تھا بجانے اوسکے جویریہ مقرر
کرو یا یعنی کنیزک یا دخترک ایک شخص کی کنیت ابوالحکم تھی فرمایا حکم تو اللہ ہی ہے تو ابو شریح ہے
عمر بن خطاب نے ایک شخص سے پوچھا تو کون ہے کہا مین مسروق بن الاجدع ہون کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اجدع شیطان ہے رواہ ابوداؤد وابن ماجہ اصرم کا نام زرعہ
رکھدیا عاص عزیز عتلہ شیطان غراب حباب شہاب نام تھے ان سب کو بدل ڈالا ایک شخص کا
نام حزن تھا اوسکا نام سہل مقرر کردیا فرمایا تم دن قیامت کے اپنے ناموں سے پکارے جاؤ گے سو اچھے نام
رکھو رواہ احمد وابوداؤد عن ابی الدرداء حدیث ابی وہب جشمی مین مرفوعا آیا ہے نام رکھو
پیغمبرون کے نام یہ بہت پسند نام خدا کو عبداللہ عبدالرحمن ہین بہت سچے نام حارث وہمام ہین بہت برے
نام حرب ومرہ ہین رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ پہلا مرتبہ ناموری کا یہ ہے کہ نام مین خدا کا بندہ
مملوک غلام ہونا نکلے پھر وہ نام جو پیغمبرون کے نام ہون جیسے ابراہیم اسمعیل اسحق یعقوب یوسف
موسی عیسی یونس شعیب زکریا یحیی الیاس وغیرہ اسلئے کہ یہ سب نام سچے اچھے ہین انہین کسیطرح کی
تعریف صاحب نام کی نہین نکلتی ہے لکن یہ سنت ایک مدت سے آسودہ لوگون نے منسوخ کردی ہے امیر تو
امیر ہی ہین غریب جاہلون نے بھی انہین کی چال سیکھی ہے کھانے کو تو ملتا ہی نہین ہے مگر نام میر نواب ہے
شخصیت کے نام رکھنا کام رؤسا واغنیا کا ہے جنکو نہ خدا سے کچھ غرض نہ دین سے کچھ مطلب
دنیا کا عیش یہانتک کہ فخر مقصود [illegible]ت رہے یا جاتے یہی حکم اون القاب وخطاب کا ہے جنمین تعریف
صاحب خطاب ولقب کی نکلتی ہے لقب وخطاب کا دینا لینا حدیث سے بھی ثابت ہے مگر نہ اسطرح
کے الفاظ جو سلاطین وملوک مین مروج ہین آدمی کا کیا ذکر ہے کسی حرام چیز کا بھی اچھا نام رکھنا
حرام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم شراب کو کرم نکہو انگور کہو اسکو مسلم نے ابوہریرہ
سے روایت کیا ہے اب یارون نے ہر قسم کی شراب کا ایک تعریفی نام علحدہ رکھا ہے سود کا نام منافع
وتنفیقہ وغیرہ ٹھہرایا ہے اسیطرح جب بچا پیدا ہوتا ہے تو اوسکا نام ایسا رکھتے ہین جس سے
اوسکی تعریف نکلے دین مین یا دنیا مین دین مین اسطرح جیسے ابوالبرکات ابوالحسنات محی الدین

نورالدین جلال الدین دنیامین اسطرح جیسے جہانگیر عالمگیر رفیع الدرجات رفیع الشان سو یہ سیارے
نام ولقب وخطاب دن قیامت کے کچھہ اور ہی رنگ لاوینگے جسکو آخرت کا یقین ہو اوسکو چاہیے
کہ اولاد ذکور کے نام انبیا صحابہ تابعین کے نامون پر رکھے اولاد اناث کے نام اونکی بی بیون کے
نام پر مقرر کرے جاہل لوگ قرآن شریف کھولتے ہین جو لفظ اول صفحہ پر نکلتا ہے اوسکو نام اولاد کا
مقرر کرتے ہین خواہ با معنی ہو یا بے معنی یہ کام اسلام مین بدعت ہے پانچوان معاملہ یہ ہے کہ
بچے کی تعلیم کرے یہ تعلیم کرنا اوسکا حق ہے مان باپ کے ذمہ پر انصاریون مین جب کوئی بچا بات
کرنے لگتا تھا تو سب سے پہلے اوسکو سوال جواب منکر نکیر کا سکہاتے تھے اسلیے کہ خدا جانے جوانی تک پہنچیگا
یا نہین اگر نہ پہنچا طفلی ہی مین مر گیا تو جواب سوال تو یاد رہے یہہ اس بنیاد پر تھا کہ بعض کے نزدیک
یہ سوال جواب قبر کا اطفال سے بھی ہوتا ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جبکہ سات برس کے
ہون مارو انکو نماز پڑھنے پر جبکہ دس برس کے ہون اونکو بستروں سے علیحدہ سلاؤ رواہ ابو داؤد
ایک روایت مین تعلیم اولاد تادیب اطفال کو صدقہ دینے سے بھی بہتر فرمایا ہے اب اس تعلیم کی جگہہ
یہ ہوتا کہ جو کچھہ بچا کہے وہی کام کر دینا چاہیے خواہ باجا خرید کرے یا تصویر مول لے یا بیہودہ اسراف
کرے یا کسیکو گالی دے یا بے ادبی کرے یا میانجی کی نہ سنے یا دل لگا کر نہ پڑھے **فائدہ** سب سے
بہتر تعلیم یہ ہے کہ جب بچا حرف شناس ہو جاوے تو اول قرآن شریف پڑہاوے بے ترجمہ یا با ترجمہ پھر حدیث
سکھاوے اسلیے کہ علم دین انہین دو چیزون کے اندر منحصر ہے اسکے بعد جو علم دنیا مین نافع ہو
اوسکی تعلیم کرے تاکہ دین و دنیا دونون درست ہون جیسے علم حساب علم طب علم [illegible] حدیث جابر مین
آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر بات کتاب اللہ ہے بہتر سیرت سیرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بہت برے کام وہ ہین جو نئے نکالے گئے ہین ہر بدعت گمراہی ہے
رواہ مسلم اس زمانے مین کہ قیامت سے قریب ہے قرآن وحدیث کی جگہہ علم منطق وحکمت وغیرہ پڑھاتے ہین
اسی سبب سے اسلام غریب ہو گیا ہے اولاد بد دین ہو گئی ہے نام کی مسلمانی باقی رہگئی ہے قیامت ایسی ہی

نماز کی تعلیم

لوگون پر قائم ہوگی جو بدترین خلق ہونگے **فائدہ** لڑکون کو قرآن پڑہانے سے کچہہ لڑکون ہی کا نرا
فائدہ نہین ہے بلکہ پڑہانے پڑہوانے والا بھی اجر پاتا ہے سب سے بہتر شخص سمجہا جاتا ہے حدیث مرفوع
عثمان مین آیا ہے کہ بہتر آدمی تم مین وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکہا اور سکہایا رواہ البخاری اس
حدیث مین فضیلت ہے معلم ومیانجی کی خواہ باپ خود تعلیم کرے یا اور کوئی عائیشہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے
کہ جو شخص ماہر ہے قرآن سے وہ ہمراہ سفرۃ کرام بررہ کے ہوگا اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑہتا ہے
قرآن کا پڑہنا دشوار ہے اوسپر اوسکے لئے دو اجر ہین یہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ جو لڑکا
بوڑہا قرآن کو مشکل سے پڑہتا ہے وہ دلمین رنج نہ کرے کہ مجہے اچھی طرح پڑہنا نہین آتا بلکہ اسکو
دوگنا اجر ملتا ہے بہ نسبت اوس شخص کے جو اچھی طرح صاف صاف بے تکان پڑہتا ہے عمر بن خطاب نے
کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے بسبب اس کتاب کے کچہہ
قومونکو اور گہٹاتا ہے بسبب اسکے دوسری قومونکو رواہ مسلم یعنی جو کوئی قرآن پڑہکر عمل کرتا ہے
اوسکا درجہ بڑہ جاتا ہے جو اوسپر عمل نہین کرتا قرآن اوسکے لئے وبال دارین ہو جاتا ہے اس حدیث
مین بشارت ہے اون لوگون کو جنہون نے قرآن کا ترجمہ بعد فارسی عربی مین لکہا ہے یا کوئی
تفسیر مرغوب تالیف کی ہے جس سے خلق کو نفع ہوا ہے انکا مرتبہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہت بڑا ہے معہذا
دنیا مین بہی عالم باعمل سمجہے جاتے ہین قرآن شریف کی فضیلت بحد وبے حساب ہے اور کچہہ نہو تو
یہ کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک کا کلام ہے جو فضیلت اللہ کو ساری مخلوق پر حاصل ہے وہی فضیلت اس
کلام کو ساری مخلوق کے کلام پر میسر ہے ابو سعید کا لفظ نزدیک ترمذی ودارمی وبیہقی کے یہ ہے
فضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے ؎
حکایت ایک بی بی نے عہد کیا تہا کہ سوا قرآن کے اور کچہہ بات ساری عمر نہ کرونگی جب کوئی اون سے
کوئی بات کہتا پوچہتا ادہر اودہر کے ذکر کرتا تو وہ ہر بات کا جواب قرآن شریف سے دیتی تہین
اونکو قرآن حفظ تہا چالیس برس تک زندہ رہین یہی کام کیا سوا قرآن کے کوئی کلام کسی کام کے لئے نہ کیا
بے شبہ یہ ایک معجزہ ہے قرآن شریف کا کہ اوسمین سب کچہہ موجود ہے قیامت تک ہر بات کا جواب

اوس سے نکل سکتا ہے بہت وفہم ومحبت آخرت درکار ہے **فائدہ** حدیث مرفوع ابن عباس
مین آیا ہے کہ جس شخص کے اندر کوئی شئے قرآن مین سے نہین ہے وہ اجڑے گھر کیطرح پر ہے
اسکو دارمی و ترمذی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حدیث صحیح بتایا ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوع
یہ ہے کہ جسنے پڑہا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکے لیے ایک نیکی ہے نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے
مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے اسکو ترمذی
و دارمی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے اسناد کو غریب بتایا ہے غریب ایک قسم
صحیح کی ہے معلوم ہوا کہ الم پر تیس نیکیان ملتی ہین قرآن پر اطلاق حرف کا بھی درست ہے اسیطرح
اور حدیثون مین ذکر صوت کا بھی آیا ہے محدثین کا مذہب موافق انہین حدیثون کے ہے جو لوگ
اسکی تاویل کرتے ہین اونکے پاس کوئی دلیل نہین ہے **فائدہ** جسطرح فضیلت کتاب اللہ کی ثابت
ہے اسیطرح فضیلت اتباع سنت رسول اللہ کی بھی آئی ہے حدیث ابن عمرو مین مرفوعًا آیا ہے
پہنچاؤ مجہسے اگرچہ ایک ہی آیت کیون نہو اور جس نے جھوٹ باندہا مجہپر جان بوجھکر اوسکو چاہیے کہ
بنا رکھے جگہہ اپنی آتش دوزخ سے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے مراد لفظ آیت سے اس حدیث مین سنت
رسول خدا ہے گویا کہ حدیث بعینہ حکم قرآن مین ہے اسیلیے حدیث مالک بن انس مین مرفوعًا مرسلًا آیا ہے
کہ چھوڑی ہین مینے تم مین دو چیزین تم گمراہ نہوگے جب تک اون دونون کو پکڑے رہوگے ایک کتاب
اللہ کی دوسری سنت ہے رسول اللہ کی اسکو موطا مین روایت کیا ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ جسنے
پیروی کی میری ہدایت کی وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبخت رواہ رزین انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جسنے منہہ
پھیرا میری سنت سے وہ میرا نہین متفق علیہ معلوم ہوا کہ سنت سے بے رغبتی کرنا دلیل نامسلمانی
کی ہے یہ بھی حدیث ابن عمرو مین مرفوعًا آیا ہے کہ علم تین چیزین ہین ایک آیت محکمہ دوسری سنت
قائمہ تیسری فریضہ عادلہ جو کچہہ سوا اسکے ہے وہ زائد و بیکار ہے رواہ ابو داود و ابن ماجہ
جبکہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سوا قرآن و حدیث کے باقی فنون و علوم کو زیادہ و بیکار فرمادیا
تو اب جو کوئی ان دونون کے سوا کسی اور چیز کو علم دین ٹھیراوے وہ بیشبہہ مخالف ہے رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا جسطرح بدعات مشایخ کو مرید سنت سمجھتے ہین مسائل رائے وقیاس کو فقہا علیہم ٹہیراتے ہین یہ سبب انکی غلطی و نافہمی ہے کون سنتا ہے جو حدیث و قرآن سے بدلالت نص یا اشارت نص یا فحواے خطاب یا عموم دلیل نہین نکل سکتا ہے جسکے لئے حاجت طرف فتاوا آفتہ کے ہوتی ہے

شعر	مردم اندر حسرت فہم درست		اینکہ میگویم بقدر فہم تست	

اسلیے حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جسکو فتوی دیا گیا بغیر علم کے تو گناہ اس فتوی کا اوس شخص پر ہے جسنے اوس بے علم سے فتوی لیا ہے رواہ ابو داؤد جتنے لوگ کتب رائے وقیاس سے فتوی دیتے ہین یہ سب بے علم ہین اگرچہ بغل مین کتاب دابے پھرتے ہون یا پڑہتے پڑہاتے ہون مولوی ملا عالم فاضل مجتہد مجدد کہلاتے ہون اسلئے کہ علم نام فہم کتاب و سنت کا ہے سو وہ انکو آتا نہین ہے جو انکو آتا ہے اور جو دوسرونکو بتاتے ہین وہ جہل ہے نہ علم سو جب سائل انکا عاصی ٹہیرا تو سمجہو کہ یہ کس درجہ عاصی ہونگے اسیوجہ سے کہ گناہ مفتی کا بعید ہے ذکر مفتی کے گناہ کا نکیا فتوی لینے والے کا ذکر کیا کہ عقلمند خود سمجہہ سکتا ہے ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ٭ یا ذکر مستفتی کا اسلیے کیا ہے کہ اوسنے ایسے جاہل بے علم سے کیون مسئلہ پوچہا اسکو تو معلوم ہے کہ یہ شخص سوا فقہ مذہب یا رائے وقیاس کے کچھہ نہین جانتا ہے پہر اوس سے دیدہ و دانستہ استفتا کرنا گویا جہل کا پہیلانا ہے اسلیے اول اوسی پر گناہ اوسکے سوال کا ہونا لازم آیا یہ بہی ڈوبا وہ بہی ڈوبا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس جگہہ تفصیل اس کلام کی ضرور نتہی لیکن فقط اس غرض سے لکہی گئی کہ جس شخص کے اولاد ہو اوس پر واجب ہے کہ اولاد کو تعلیم اسی علم قرآن و حدیث کی کرے ورنہ اوسکو کچھہ اجر تعلیم نامناسب کا نہوگا وہ لڑکا کتنا ہی پڑہ جاویگا تب بہی جاہل کا جاہل ہی رہیگا ٭

فصل بیان مین جوانی کے

حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے تم حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جبکہ وہ سات برس کے ہون مارو انکو جبکہ وہ دس برس کے ہون الگ سلاؤ انکو بستر سے اسکو ابوداود نے روایت



کیا ہے دس برس کی عمر مین کوئی لڑکا جوان نہیں ہوتا مگر قریب جوانی کے سمجھا جاتا ہے ہاں لڑکی نو
برس کی عمر مین بھی جوان ہو جاتی ہے جسطرح حال عائشہ رضی اللہ عنہا کا تھا کہ چھہ برس کی عمر مین اونکا
نکاح ہوا نوین برس مین رخصت ہوئی وہ بالغ ہو گئی تھین بخاری شریف مین ذکر کیا ہے کہ ایک عورت
بیس برس کی عمر مین نانی ہو گئی تھی اسلیئے اس حدیث مین دس برس کی عمر مین ترک نماز پر اولاد کے مارنے کو
فرمایا ہے کہ اگر اس عمر مین بھی نماز کی عادت نہوئی تو پندرہ برس کی عمر مین بھی جسکو حکم عمر بلوغ کا ہے نماز
نہ پڑھیگا جب پڑھی تو کافر کا کافر رہا حدیث جابر مین مرفوعاً آچکا ہے کہ فرق درمیان بندے اور درمیان کفر کے
یہی ترک کرنا نماز کا ہے رواہ مسلم بریدہ کا لفظ یہ ہے کہ وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اون کے
ہے یہی نماز ہے جس نے نماز کو چھوڑا وہ بیشک کافر ہوا اسکو احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے روایت
کیا ہے نو برس کی لڑکی پندرہ برس کا لڑکا بے نماز کافر ٹھہرتا ہے گو قرآن پڑھ چکا ہو سپارہ مسائل
بھی پڑھے ہوں ماں باپ جو نازو نعمت کے سبب سے چشم پوشی کر جاتے ہیں گویا راضی بکفر ہیں حالانکہ
رضا بکفر بھی کفر ہوتی ہے سو انکا گناہ کچھہ اونکے کفر سے کم نہیں ہے ایسی اولاد کو یہ لوگ کیوں نہیں مارتے
کسلیئے گھر سے باہر نکال نہیں دیتے یا ملنا جلنا موقوف نہیں کر دیتے یا التفات قطع نہیں کرتے حدیث
ابن عمرو مین آیا ہے جس نے محافظت نماز کی نہ کی اوسکے لیئے دن قیامت کے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات
وہ ہمراہ قارون فرعون ہامان ابی بن خلف کے ہوگا اسکو احمد و دارمی و بیہقی نے روایت کیا ہے
محافظت کے یہ معنی ہیں کہ نماز کو ارکان اور اذکار آداب مسنونہ کے ساتھ وقت پر ادا کرے معلوم ہوا جو
لوگ نماز تاخیر کر کے پڑھتے ہیں وہ محافظ نہیں ہیں اور محافظ ہمیشہ گناہ کرنیوالا ہے عبداللہ بن شقیق
کہتے ہیں کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کے ترک کرنے کو اعمال مین سے کفر
نہیں جانتے تھے سوا نماز کے رواہ الترمذی یعنی تارک نماز کو کافر سمجھتے تھے مسلمان نہیں جانتے
تھے اگرچہ وہ کلمہ گو ہوتا اعمال سے مراد اس جگہہ باقی فریضہ اسلام ہیں سوا نماز کے یعنی روزہ زکوۃ
حج ان کا یہ فہم صحابہ کا ہے عجب نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ جو حکم نماز کا ہے وہی حکم جیسے روزہ و زکوۃ
و حج کا بھی ہے جس شخص پر جونسا فریضہ انمین سے جسوقت فرض ہو جاتا ہے تو اوسکے ترک کرنے کے کفر

نماز

ادا ہو جاتا ہے تفصیل اس مسئلے کی کتاب وسیلۃ النجاۃ میں موجود ہے یہاں کچھ ضرورت بیان
کی نہیں ہے اسیقدر کافی ہے حدیث ابو الدرداء میں فرمایا ہے تو شریک نہ کر ساتھ خدا کے
کسی چیز کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا تجکو جلا دیں اور نہ چھوڑ نماز فرض کو عمداً جسنے نماز کو چھوڑا
اوس سے ذمہ خدا کا بری ہوا تو شراب نہ پینا بیشک شراب کنجی ہے ہر شر وفساد کی اسکو ابن ماجہ نے
روایت کیا ہے مسلمانوں کے گھر میں اولاد نرو مادہ ہمیشہ ہوتی ہے اگر ماں باپ بچوں کو سبق دلوا دیتے ہیں قرآن
پڑھوا دیتے ہیں مگر نماز روزے کی تاکید نہیں کرتے جو کرتے ہیں وہ محافظت کا خیال نہیں کرتے اسلیے
اولاد جوان ہو کر کچھ پروا نماز کی نہیں کرتی ہے پھر جبکہ اونکی شادی ہو جاتی ہے تو اور
بھی دھندے میں لگ جاتے ہیں پھر کہاں کی نماز کہاں کا روزہ اگر پڑھی بھی تو علی الٹپو ٹیپ نماز
کسیطرح ایسے شخص کو نمازی نہیں بناتی جب تک کہ وقت پہ ٹھیک ٹھیک اچھی طرح ادا نہ کرے
عورتیں جب تک بعد غسل میں دوپہر تک شام تک تاخیر کرتی ہیں صبح ظہر عصر سب گئی بعضی پہر بھر دن
چڑھے سو کر اوٹھتی ہیں بھلا یہ بھی کوئی نماز ہے قرآن شریف میں ایسے نمازیوں سے مرد ہوں یا
عورت وعدہ عذاب کا کیا ہے فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون مراد ہوسے
اسجگہہ غفلت ہے کہ نماز نہ پڑھے یا دیر کر کے پڑھے یا بے وقت پڑھے یا کبھی پڑھے کبھی اوڑا دے
یا ایسی پڑھے کہ فقط ٹکر لگا دے نہ رکوع درست ہے نہ سجدہ ٹھیک لاحول ولا قوۃ یہ پہلا حکم تھا
اسلام کا جو جوان ہوتے ہی ہر مرد عورت پر فرض ہوا ہے دوسرا حکم جوانی کا یہ ہے
جو حدیث ابن مسعود میں مرفوعاً آیا ہے کہ اے گروہ جوانوں کے جسکو تم میں طاقت خانہ داری
کی ہو تو وہ بیاہ کرے بیاہ کرنا آنکھ کو چھپاتا فرج کو بچاتا ہے جسکو طاقت نہو وہ روزہ رکھے روزہ
اوسکے لیے خصی ہونا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ جو شخص مالک نان نفقہ کا ہو مہر
ادا کر سکے وہ نکاح کرے ورنہ واسطے شہوت تکنی کے روزہ رکھے مگر زنا نہ کرے بیان نکاح کا
علیحدہ فصل میں آویگا حقوق نکاح کے رسالہ صلاح ذات البین میں مفصل لکھے گئے ہیں
اس جگہہ اسیقدر کافی ہے کہ جوان آدمی مرد ہو یا عورت استطاعت کے بے نکاح نہ رہے کیونکہ جوانی

ایک جنون کی نشانی ہوتی ہے اسلیئے گناہ سے بچنے کو نکاح کرنا ضرور ہوا ہان جو مرد عورت صبر کر سکے گناہ مین نہ پھنسے اوسکو اختیار ہے کہ جب چاہے نکاح کرے کچھہ جلدی نہین ہے اسمین مان باپ کا کچھہ زور بھی اولاد پر نہین پہنچتا ہے یہ کام اختیار اولاد پر ہے تیسرا امر متعلق جوانی کے یہ ہے کہ جوان صالح کو جسکی نشو ونما عبادت پر ہوتی ہے دن قیامت کے نیچے عرش کے سایہ ملیگا یعنی خواہ مرد ہو یا عورت یہ مضمون حدیث صحیح مین آچکا ہے یہ خیال بعض عورتونکا کہ ہم جوانی مین مزے اوڑالین بڑھاپے مین توبہ کر ڈالینگے کیونکہ اعتبار خاتمہ کا ہے بالکل خلاف عقل ونقل ہے یہ کہان سے معلوم ہوا کہ بڑھاپے تک زندگی ہوگی اگر ہوئی بھی تو پھر اگر اوس پیری مین دوبارہ شوق جوانی کا ہوا جسطرح بعض لوگونکا حال دیکھا سنا گیا ہے تو کیا امید حسن خاتمہ کی باقی رہی خاتمہ کا اعتبار تو یہی ہے کہ مرنے سے پہلے جوانی کے بعد زمانہ آغاز پیری سے پرہیزگاری اختیار کرے ع

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

بڑھاپے مین تو اکثر خلق گناہ سے تھک کر بیٹھہ رہتی ہے یہ کوئی تعریف کی بات نہین ہے ہمت وہ ہے کہ گناہ کو باوجود قدرت کے ترک کرے اور اگر کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اوس سے جلد توبہ کر ڈالے پھر اوس توبہ کو نہ توڑے اگر توڑیگا تو اگلے گناہ پھر بدستور قائم ہو جاوینگے کچھہ حاصل نہوا ع

	یکسر مو دولت سفید نشد ای حسن توبہ آنگہہ کردی		گرچہ موئے بتن سیاہ نماند کہ ترا قوت گناہ نماند	

سارے گناہونکا منبع یہی عمر جوانی ہوتی ہے شباب ایک شعبہ ہے جنون کا اس جنون کا علاج نکاح ہے ایک نکاح سے کام چل جاوے تو بہتر ورنہ دو تین چار نکاح تک بھی درست ہین یہ وسعت اسی لیئے دی گئی ہے کہ گناہ نہ کرے عورت کو نسبت مرد کے زیادہ شرم وحیا ہوتی ہے علاوہ اسکے حیض نفاس مین عمر گذرتی ہے بچون کے پالنے مین اوقات بسر ہوتی ہے اگر اوسکے لیئے بھی

ایک وقت مین چند نکاح جائز ہوتے تو اوسپر سخت مشکل گذرتی ایک شوہر کے حقوق تو ادا ہی نہین
ہو سکتے ہین چند شوہرون کے حقوق کسطرح وہ ایک وقت مین ادا کرتی اسلیے عورت کو ایک ہی
نکاح جائز ہے مگر موت یا طلاق یا خلع کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے اسکے سوا مرد جب چار عورتین
کریگا تو اولاد زیادہ ہوگی ایک سال مین چار بچے ہو سکتے ہین عورت اگر چار مرد کے پاس جاویگی
ایک ہی بچہ ہوگا پھر نہین معلوم کہ وہ بچہ کسکا ہے نسب قائم نہ رہیگا حقے ترکے میراث مین جھگڑا ہوگا
اسطرح کی اور بہت حکمتین مصلحتین ہین جنکے سبب عورت کے لئے ایک ہی شوہر ایک وقت مین
تجویز ہوا ہے بہر حال جوانی کا علاج شرع مین بتادیا گیا ہے کوئی لذت حرام ایسی نہین ہے جسکا بدل
حلال اسلام مین موجود نہو مگر نفس و شیطان نے سمجھا رکھا ہے کہ جو مزا حرام مین ملتا ہے وہ حلال مین
نہین ہے ابلیس کا مطلب تو یہی ہے کہ جسطرح ہو سکے انکو جہنم کی سیر کرانا چاہیے جو لوگ بے علم یا
بد صحبت ہین اونھین اس جادو کا اثر جلدی ہو جاتا ہے اونپر اوس شیطان و شیطانہ کا خوب چلتا ہے
جو لوگ عالم ہین صحبت نیک رکھتے ہین اونپر قابو اس دشمن کا نہین ہوتا یا کم ہوتا ہے ان عبادی
لیس لک علیھم سلطان بلکہ جوان مرد و عورتون مین ایسے لوگ بھی ہین جنکے ولمین خدا نے ازل
ہی سے کسیطرح کی لذت گناہ کی نہین رکھی ہے انسے اگر کوئی گناہ جوش شباب مین ہو بھی جاتا ہے
تو سخت پشیمان ہوتے ہین اپنی جان کو آپ ملامت کرتے ہین کہ یہہ کیا حماقت ہوئی پھر اپنے جی کو
اوس گناہ سے روکتے ہین اوسکے ارد گرد نہین پھرتے یہ نشان ہے انکے ایمان کا اللہ ایسے
ہی گناہگارون پر رحم کرتا ہے اونکے گناہ معاف فرماتا ہے انکے مقابل مین ایک وہ لوگ بھی ہین
جنکا جی کسی عبادت مین نہین لگتا کسیطرح اچھی صحبت پسند نہین آتی جب جوش آتا ہے تو
گناہ ہی کا ارادہ ہوتا ہے ساری عمر کھیل تماشے زنا شراب رقص و سرود و سیر و گلگشت و محفل فساق
مین گذر جاتی ہے آپنے مونہہ سے کہتے ہین کہ ہمتو فساق فجار کی اولاد ہین ہم سے یہ مجمع کیئے نہین رہا
جاتا لڑکپن سے کھلنڈرے ہین خوش خان ہین ہم سے دینداری نہین بنتی یہ گویا اقرار ہے اپنے تمرد کا
اس اقرار پر انشاء اللہ تعالی پورا مواخذہ ہوگا وہ کون مرد و عورت ہے جسکے اندر لذت شہوت

گناہ کی نہین رکھی گئی ہے مگر جسکو خوف خدا کا شرم خلق کی ڈر آخرت کا اندیشہ قبر کا انجام ہر گناہ کا
معلوم ہے وہ گناہ سے بچنے کے لئے کوشش کیا کرتا ہے اللہ کی طرف سے اوسکو مدد ملتی ہے
اپنا ناصح آپ ہو جاتا ہے غیر کی نصیحت کا محتاج نہین رہتا ہ

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان است
آدم آنست کہ اورا پدر و مادر نیست

ایسا آدمی مومن متقی ہوتا ہے رہے وہ لوگ جو صاف صاف گناہ کرتے ہین دوسرونکو اپنے گناہ
مین شریک کرنا چاہتے ہین جسکو دیکھتے ہین کہ یہ ہماری وضع پسند نہین کرتا اوس سے خوش نہین
ہوتے اوسکی صورت و سیرت سے گھبراتے ہین بی بی میان سے کہتی ہے کہ ہمتو ایسے جلسے
مین بیٹھین گے ایسے ہی جلسے کرینگے ہم سے بے اس مجمع کے رہا نہین جاتا مجمع بھی کون جسمین بد وضع
ملعون فاسق عورتین زیادہ نیک عورتین براے نام سو ایسے آدمی زبان شرع پر فاجر شقی ہوتے
ہین کچھ مضائقہ نہین یہی مجمع بعینہ دوزخ مین بھی ہوگا حشر مین حکم ہوگا کہ وامتازوا
الیوم ایہا المجرمون یعنی آج کے دن اے گناہگارو تم الگ الگ ہو جاؤ جو گناہ جس مرد وعورت پر
غالب ہوگا اونکی ٹکڑی الگ ہوگی مثلاً زانی زانیہ ایک جگہہ شرابی کبابی ایک جگہہ ناچنے گانیوالے
ایک جگہہ سود خوار ایک جگہہ ریاکار ایک جگہہ منافق ایک جگہہ تارک نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج
ایک جگہہ وعلی ہذا القیاس پھر اگر کسی مرد وعورت مین یہ سب گناہ یکجا جمع ہو گئے ہین تو اونکی
ٹکڑی سب سے علیحدہ ہوگی دوسرے جامعین کے ہمراہ ہونگے مثلاً جو زنا کرتا ہے شراب بھی پیتا ہے
گاتا بھی ہے گانا سنتا بھی ہے تو ایسے آدمی ہمراہ اسی صفت کے لوگون کے ہونگے جہنم مین بھی
یکجا رہینگے انکے مقابل مین وہ جوان صالح ہین جنپر اکثر یا بعض عمل صالح غالب تھے اونکا
گروہ الگ ہوگا جنپر نماز غالب تھی یا روزہ یا زکوٰۃ یا حج یا اور کوئی صفت محمودہ یا وصف حسن تو
ہر ایک وصف والے کا جرگہ الگ ہوگا جنمین اکثر اعمال صالحہ ہونگے اونکی ٹکڑی الگ ہوگی پھر جنت مین بھی
ہر صاحب عمل خاص یا عام رفیق اپنے ہم مشرب ہمسایہ ہم عمل کا رہیگا وللہ الحمد وحسن اولٰئک رفیقا
حاصل مقام یہ ہے کہ دنیا مین ہر طریقے والے کی مجلس و صحبت علحدہ علحدہ ہوتی ہے مومن

پاس مومن کے فاسق پاس فاسق کے بیٹھتا ہے سو جسطرح یہ محفل دنیا کی ہے اسیطرح آخرت مین ہر ایک محفل والے ہمراہ اپنے ہمنشینون کے ہونگے اتنا فرق ہوگا کہ یہان کے عیش والے وہان عذاب مین رہینگے یہان کے بے عیش لوگ وہان چین اوڑاوینگے اوسوقت یہ لوگ نیکو نکا سو نہہ تکینگے ان شاء اللہ تعالی +

فصل بیان مین پیری کے

اسلام مین بوڑہا ہونا ایک بڑی فضیلت ہے بوڑہے مسلمان کی توقیر کرنیکا حکم آیا ہے ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو چھوٹے پہ رحم نہ کرے بڑے کی توقیر نہ کرے نیکی کا حکم نہ دے بدی سے نہ روکے اسکو ترمذی نے حدیث غریب کہا ہے علم اخلاق مین لکھا ہے کہ ہر آدمی بہ نسبت دوسرے آدمی کے چھوٹا یا بڑا یا برابر عمر کا ہوتا ہے سو چھوٹی عمر والے کو اسلیے آپ سے بہتر سمجھے کہ جتنی عمر اوسکی کم ہے اوتنے ہی اوسکے گناہ کم ہین اسکی عمر جتنی اوس سے زیادہ ہے اوتنا ہی یہ زیادہ قصوروار ہے بڑی عمر والے کو اسلیے آپ سے اچھا جانے کہ جسقدر عمر اوسکی زیادہ ہے اوتنی ہی نیکیان اوسکی بہ نسبت اسکے زیادہ ہین برابر عمر والے کو اسلیے بہتر خیال کرے کہ اوسکے گناہ معلوم نہین ہین اپنے گناہ معلوم ہین تو وہ اچھا ٹھیرا یہ اوس سے گھٹکر ہوا پھر جو کوئی آپ سے عمر مین چھوٹا ہے اوسکو جانے بیٹے کے سمجھکر شفقت و رحمت کرے جو ہم عمر ہے اوسکو اپنا بھائی سمجھے جو عمر مین زیادہ ہے اوسکو بجاے والد کے ٹھیراوے جس مسلمان کا برتاو اسطرح پر ہوتا ہے وہ کامل الایمان ہے اسیطرح عورت صغیر کو مثل دختر ہمعمر کو مثل خواہر معمر کو مثل مادر سمجھے ہر آدمی سے معاملہ و برتاو لائق اوسکے حال کے کرے حدیث انس مین مرفوعا آیا ہے کہ نہین بزرگی دی کسی جوان نے کسی بوڑہے کو بسبب اوسکی عمر کے لیکن مقرر کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے بڑہاپے مین ایسے شخص کو جو اوسکی بزرگی کرتا ہے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے ٥

هر که خدمت کرد او مخدوم شد		هر که خود را دید او محروم شد	

حدیث ابی موسی کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اجلال کرنا اللہ کا اجلال کرنا ہے اسکو ابو داؤد و بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے یہ بڑی فضیلت ہے بوڑھے مرد مسلمت کی اوسکا اکرام کرنیوالے کی بھی اسمین فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جسنے کسی شیخ الاسلام کا اجلال کیا اوسنے گویا خدائے پاک کا اجلال اکرام کیا اللہ اپنے اجلال کرنیوالے کو ضرور ہی عزت عطا کریگا **فائدہ** حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو مسلمان اسلام میں بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بڑھاپا اوسکے لیے دن قیامت کے ایک نور ہوگا رواہ ابو داؤد و ترمذیکا لفظ یہ ہے کہ پیری ایک نور ہے مسلمان کا یہ حدیث حسن ہے اسکو نسائی و ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے حدیث اول کو بزار و طبرانی نے فضالہ بن عبید سے نسائی و ترمذی نے عمرو بن عبسہ سے ابن حبان نے عمر بن خطاب سے بھی روایت کیا ہے انس بن مالک کہتے ہین کہ آپ سفید بال چننے کو سر و داڑھی سے مکروہ رکھتے تھے رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے مت چنو تم بڑھاپے کو یہ نور ہے دن قیامت کے جو شخص بوڑھا ہو گیا اللہ نے اوسکے لیے نیکی لکھی اوسکی خطا دور کی اوسکا درجہ بلند کیا رواہ ابن حبان فی صحیحہ سب سے پہلے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفید ہوئے تھے کہا اے رب یہ کیا ہے فرمایا وقار ہے کہا رب زدنی وقارا اے رب میرے وقار و اعتبار کو زیادہ کر معلوم ہوا کہ بڑھاپا بھی ایک مرتبہ بزرگی و کمال انسانیت کا ہے جن باتونکو جوانون نے کان سے سنا ہے بوڑھے لوگ اونکو اپنی آنکھہ سے دیکھ چکے ہین انکا تجربہ جوانون کی عقل پر مقدم ہوتا ہے انکی تدبیر جوانونکی شمشیر سے زیادہ کام کرتی ہے ؎

در آرند دیوار رویین ز پای		جوانان بشمشیر و پیران برای	

خدا کی طرف سے تو بوڑھے کی یہ عزت و آبرو ہے لیکن اہل دنیا اسکو احمق و بیوقوف جانتے ہین **فائدہ** حدیث ابن عباس میں مرفوعاً آیا ہے کہ جسکی اللہ نے آنکھیں کھو دین یعنی وہ اندھا ہو گیا اوسکے لیے جنت واجب ہو گئی اسکو شرح السنہ میں روایت کیا ہے جو لوگ پیدایشی

اندھے ہین یا چیچک وغیرہ امراض مین اندھے ہوگئے ہین وہ تو اس حکم مین داخل ہی ہین مگر جسکی آنکھین بسبب بڑھاپے کے جاتی رہی ہین یہ بشارت جنت اوسکو بھی شامل ہے **حکایت** شیخ عبد الوہاب متقی آخر عمر مین نابینا ہوگئے تھے مریدین واحباب آئے تعزیت کرنے لگے شیخ نے کہا یہ جگہہ تعزیت کی نہین ہے بلکہ تہنیت کا مقام ہے اسلئے کہ مین خلوت کا مین ایک عمر دراز سے طالب تھا کہ غیر کو نہ دیکھون وہ خلوت اب مجھے حاصل ہوئی ہے

دلا رامے کہ داری دل درو بند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

بقول درد

بیک تغافل از آشفتہ خاطری رم لن ٭ حشرہ بہم زن واین بزم جملہ بہم کن ٭ ابن عباس نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کو وعظ کرتے تھے فرمایا غنیمت جان پانچ چیزونکو پانچ چیزون سے پہلے جوانی کو پہلے بڑھاپے کے صحت کو پہلے ورکے کے آسودگی کو پہلے محتاجی کے فراغ کو پہلے شغل کے جینے کو پہلے مرنے کے اسکو حاکم نے صحیح علی شرطہما کہا ہے معلوم ہوا کہ پیری مین وہ کام نہین ہوسکتا جو جوانی مین ہوسکتا ہے اسلئے جو نیک کام بن سکے جوانی مین کرلے ورنہ جب پیری آویگی تو کچھہ بھی نہو سکیگا ہے

میر نہین پیر تم کاہلی اللہ رے	نام خدا ہو جوان کچھہ تو کیا چاہیے

یہ مثل مشہور ہے ع پیری وصد عیب چنین گفتہ اند ٭ مرد کو بڑھاپا دیر مین آتا ہے اثر پیری کا ٹھیر ٹھیر کر ہوتا ہے عورت بنسبت مرد کے بسبب ولادت اولاد وغیرہ اسباب مرض ومحنت وجفاکشی رضاعت وغیرہ کے جلد بوڑھی ہوجاتی ہے مرد کی عمر جتنی بڑھتی جاتی ہے چہرہ نورانی ہوتا جاتا ہے صورت پر رونق ونورانیت وخوبی ظاہر ہونے لگتی ہے بخلاف عورت کے کہ جسقدر عمر اوسکی زیادہ ہوتی جاتی ہے صورت بگڑنے لگتی ہے بدبودار ہوجاتی ہے سینہ وشکم مین جھول آجاتا ہے چہرہ پہ نمک رہجاتا ہے اسلیئے یہ بات ہے کہ بوڑھی عورت کو سوا اسکے شوہر کے کوئی نہین نباہتا **فائدہ** حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے عذر بیان کردیا اللہ نے اوس آدمی سے جسکی موت مین تاخیر کی یہانتک کہ وہ ساٹھہ برس کو پہنچ گیا اسکو

بیہقی نے روایت کیا ہے یعنی جو مرد عورت ساٹھ برس کو پہنچ جاوے مگر گناہ سے باز نہ رہے تو الله کا عذر اوسکی سزا جزا مین ہو چکا کہ اوسکو اتنی لمبی تاخیر دی تھی لیکن وہ تائب نہوا اور نہ کوئی عمل صالح نہ کیا تو یہ اوسکا قصور ہے سب ورنہ اللہ اوسکے عذاب کرنے مین معذور ہے سہل کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ میری امت مین جو شخص ستر برس جیا تو الله نے اوسکی عمر مین عذر کردیا اسکو حاکم نے صحیح علی شرطہما کہا ہے معلوم ہوا کہ جسکی عمر ساٹھ ستر برس کی ہوئی وہ حد کمال کو پہنچ گیا بوڑہا ہو گیا اب اوسکو یہ بات زیبا نہین ہے کہ وہ حرکات جوانی کرے

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو
رندی و خرابانی در عہد شباب اولی

اس امت کی عمر حدیث مین بھی ساٹھ ستر برس یاد رمیان اس عدد کے آئی ہے چہرہ فرمایا ہے کہ جو لوگ اس عمر سے آگے بڑہ جاتے ہین وہ تھوڑے ہین یعنی اسی نوے سو برس کی عمر والے بہت کم ہوتے ہین سیکڑون مردون عورتون مین دو چار یا دس پانچ آدمی عمر مذکور کو پہنچتے ہین ورنہ ساٹھ ستر کے درمیان مین مرجاتے ہین کوئی چالیس برس مین کوئی پچاس پچپن برس مین اسلئے اہل علم و حکمت و تجربہ نے پنجاہ سالہ مرد و عورت کو بوڑہون مین گنا ہے اہل لغت و طب نے حد جوانی کی چالیس برس بتائی ہے سو جسکی عمر پچاس ساٹھ ستر برس کو پہنچی اور وہ تائب نہوا تو سمجھ لو کہ خود اوس نے اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری

دیگرے را چہ گناہ ست کہ تو
خویش را خویش بدوزخ بردی

فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تین شخص ہین جنسے خدا دن قیامت کے بات نہ کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھیگا بلکہ اونکے لئے عذاب دردناک ہوگا ایک بوڑہا زانی دوسرا بادشاہ جھوٹا تیسرا عیالدار متکبر اسکو مسلم و نسائی نے روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ بوڑہا زانی بڑہیا زانیہ دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ چار آدمی ہین جنکو خدا دشمن رکھتا ہے ایک بیوپاری قسم کھانیوالا دوسرا فقیر اترانے والا تیسرا بوڑہا زنا کرنیوالا یعنی خواہ مرد ہو یا عورت چوتھے امام ظلم کرنیوالا اسکو نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے

حدیث سلمان کی مرفوعًا اس لفظ سے آئی ہے کہ تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک بوڑھا زانی
دوسرا امام کذاب تیسرا عیال دار اترانا اسکو بزار نے باسناد جید روایت کیا ہے ابوذر کا لفظ
مرفوعًا یہ ہے کہ تین آدمیونکو خدا دشمن رکھتا ہے ایک شیخ زانی دوسرا فقیر مختال تیسرا غنی ظلوم
اسکو ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن
عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نظر نہ کریگا طرف اشمیط زانی
و عائل مزہو کے یہ روایت نزدیک طبرانی کے آئی ہے اسکے سب راوی ثقہ ہین اشمیط کہتے
ہین اوس شخص کو جسکے کچھہ بال سر کے سیاہ و سفید ہون اس حدیث مین کچھہ قید عمر کی نہین آئی
ہے بالون کی سفیدی پر حکم مذکور لگایا گیا ہے خواہ تھوڑی عمر مین بال سفید ہو جاوین یا زیادہ
عمر مین آدمی چالیس برس تک داخل جوانی رہتا ہے مرد ہو یا عورت جب چالیس سے آگے قدم
رکھا تو ادہیڑ ہوا گو قوی اسکے قدر درست کیون نہون یہ عمر توبہ و استغفار کرنیکی ہوتی ہے
نہ یاری آشنائی زناکاری شرابخواری گانے بجانے کھیل تماشے مین مبتلا ہونیکی
سعدی رح نے کیا خوب کہا ہے ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت	مزاج تو از حال طفلی نگشت

چالیس سال کو جانے دو پچاس برس کے بعد تو کسی کے نزدیک بھی آدمی جوان نہین سمجھا جاتا
اسکو بوڑھا جانتے ہین کیا طبیب کیا فقیہ کیا اہل تجربہ کیا اہل لغت یہ اور بات ہے
کہ اکثر امرا و روسا مرتے دم تک آپ کو جوان ہی سمجھتے ہین حرکات جوانانہ عالم پیری
مین بھی کیا کرتے ہین لوگ بھی اونکو جوان کہے جاتے ہین تاکہ فسق و فجور کا چرچا کم نہو آمدنی مین
خلل نہ پڑے سوا انکی مخلوق عام مخلوق سے خدا نے گویا علحدہ بنائی ہے انسے بڑہاپے مین وہ گناہ
ہوتے ہین جو غربا سے حالت شباب مین بھی نہین ہوتے یہ آنہین کبائر مین مبتلا رہکر دنیا سے
کوچ کر جاتے ہین انکو معلوم بھی نہین ہوتا کہ ہمنے یہ عمر عزیز کس کام مین بسر کی ہے جب قبر مین
جا کر سوتے ہین تب کہین انکی آنکہین کھلتی ہین لیکن پھر کیا فائدہ جو ہونا تھا سو ہو چکا اب ارگ

مانند آنکی امامت محال ہے وبدا لهم من الله ما لم یکونوا یحتسبون پس جو کوئی
جسے شوق ذوق مین مرجاتا ہے اوسکا حشر بھی اوسی حالت ناکارہ مین ہوتا ہے ع جو میرد
مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ۞ بوڑھے زانی زانیہ کے حقمین بہت حدیثین آئی ہین سبکے ذکر کرنے
مین کتاب بڑہتی ہے کسی حدیث مین یہ آیا ہے کہ بہشت مین نجاوینگے اگرچہ ہوا بہشت کی
ہزار برس کی راہ سے آتی ہے یعنی انکو جنت کی ہوا بھی نہ لگیگی کسی حدیث مین یون آیا ہے
کہ ساتون آسمان و زمین والے انپر لعنت کرتے ہین انکی شرمگاہون کی بدبو اہل نار کو ایذا دیگی
کسی حدیث کا لفظ یہ ہے کہ زانیات کی فروج سے نہرین بہین گی جسکی بدبو سے دوزخ
والے ایذا پاوینگے مدمن خمر کو مثل بت پرست کے فرمایا ہے سو جب شرابی مثل بت پرست کے ٹھیرا
تو زنا بنسبت شراب کے کہین زیادہ سخت و کلان تر گناہ ہے نعوذ باللہ منہ خصوصاً زنا
کرنا بوڑھے مرد و بوڑھی عورت کا جسکی عمر چالیس برس سے تجاوز کرکے پچاس کو یا پچاس کے
لگ بھگ پہنچی ہے اور بھی سخت و درشت و موجب ہلاک ابدی ہے ٥

	اکہ پنجاہ رفت و در خوابی		گر این پنج روز دریابی	

یعنی اب تو تیری عمر پچاس برس کی ہوگئی ہے اب جو دس پانچ برس تیری زندگی کے علم خدا
مین باقی ہین اونکو تو گناہگاری مین کسیطرح ضائع کرنا نہ چاہیے جسطرح بن سکے توبہ کرلے
باقی عمر مین اگر زیادہ عبادت نہو سکے تو گناہ کبیرہ ہی سے بچ ورنہ پھر پچتاوے **فائدہ** جسکی
عمر زیادہ ہو اور کام اچھے ہون وہ بڑا نصیب ور ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا خبر دون مین تمکو کہ تم مین کون آدمی بہت اچھا باخیر ہے لوگون نے
کہا ہان فرمایا بہتر لوگ تم مین وہ ہین جنکی عمر زیادہ لمبی ہے اور انکے عمل بہت اچھے ہین اسکو
امام احمد نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کے ہین ابن حبان و بیہقی بھی اس حدیث کے راوی ہین
اسکو حاکم نے جابر سے روایت کیا ہے صحیح علی شرطہما کہا ہے ابو بکرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا بہتر آدمی کون ہوتا ہے فرمایا جسکی عمر زیادہ ہو عمل اچھے ہون پوچھا برا آدمی

کون ہے فرمایا جسکی عمر زیادہ ہو عمل بُرے ہون اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے طبرانی نے
باسناد صحیح روایت کیا ہے حاکم و بیہقی بھی اسکے راوی ہین غربا مسلمین مین جنکی عمر زیادہ ہوتی
جاتی ہے اونکے اعمال صالحہ روز بروز بڑہتے جاتے ہین امرا اسلام مین جنکی عمر بڑہتی ہے مرد
ہون یا عورت اونکے گناہون کو دن بدن ترقی ہوتی رہتی ہے یہ لوگ زبان نبوت پر بدترین
مخلوق ہین جسطرح کہ پہلی قسم کے لوگ بہترین امت ہین عبد اللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یہ ہے
خیر الناس من طال عمرہ وحسن عملہ اسکو ترمذی نے حدیث حسن کہا ہے انس کا لفظ مرفوع
یہ ہے الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم اطولکم اعمارا اذا سددوا
رواہ ابو یعلی باسناد حسن معلوم ہوا کہ حالت اسلام مین عمر دراز کو پہنچنا ایک بڑی
فضیلت ہے مگر جبکہ بوڑھاپے مین سیدھا ہو جاوے ورنہ پھر بوڑھے فاسق بوڑھیا فاسقہ
کیطرف خدا نظر تک بھی نہ کریگا گناہون سے پاک کرنے بہشت مین لیجانے کا کیا ذکر ہے پنجاہ
سالہ مرد و عورت فاسق و فاسقہ عذاب الیم مین گرفتار رہینگے اللھم احفظنا اسلیے کہ
یہ عمر داخل پیری ہے اسوقت کے گناہونکی یہی سزا ہے کہ جہنم نصیب ہو جنت سے محروم رکھا جاوے
ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی
ہین کہ اللہ تعالی اونکے قتل کروانے مین بخل کرتا ہے اونکی عمر کو حسن عمل مین طول دیتا ہے
اونکو اچھا خاصا رزق بخشتا ہے اونکو تندرست رکھتا ہے آرام سے فرش پہ اونکی روح
قبض فرماتا ہے اونکو مرتبہ شہدا کا عطا کرتا ہے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اس حدیث
کے مصداق وہ محدثین و علما با تمکین ہین جنکی عمر دراز درس تفسیر و حدیث مین گذری یا
وعظ و نصیحت و کثرت عبادت مین بسر ہوئی یا وہ خلفاء و ائمہ دین ہین جنہون نے راہ
خدا مین جہاد کیا غازی ہوئے کبائر سے علحدہ تھے مگر ایسے لوگ زمرۂ امراء مین کمیاب ہوتے ہین
ہزارون لاکھون مین گنتی کے ملتے ہین وہ بھی بہت جستجو سے زمرۂ اہل حدیث و قرآن مین اسطرح
کے لوگ ڈہیر کے ڈہیر تھے آب بھی تلاش سے ملجاتے ہین خود علم حدیث کا ایک خاصہ یہہ ہے

فائدہ کہ جو شخص اس علم مبارک مین مشغول رہتا ہے اوسکی عمر زیادہ ہوتی ہے الا ماشاء اللہ
عبداللہ بن شداد کہتے ہین تین آدمی قبیلہ بنی عذرہ کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے آئے اسلام لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اوسمین ایک آدمی
انمین کا گیا وہ شہید ہوگیا دوسرے لشکر مین دوسرا آدمی گیا وہ بھی شہید ہوگیا تیسرا اپنے بستر پہ
مرا طلحہ کہتے ہین مین نے ان تینون کو بہشت مین دیکھا سب کے آگے وہ تھا جو فراش پر مرا تھا پھر اوس
دوسرے کو دیکھا جو پیچھے شہید ہوا تھا پھر اوسکو دیکھا جو اول شہید ہوا تھا کہ وہ سب پیچھے ہے میرے
دل مین اسکا خیال ہوا مین نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا یہ کیا جگہہ
انکار کی ہے کوئی آدمی نزدیک خدا کے اوس مومن سے زیادہ افضل نہین ہے جسکی عمر اسلام مین
گذری اور اوسنے تسبیح تکبیر تہلیل کی اسکو احمد وابو یعلی نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کے ہین معلوم
ہوا کہ جسکی عمر زیادہ ہوتی ہے اور وہ نیکو کار ہوتا ہے تو درجہ اوسکا کم عمرون سے گو شہید ہی
کیون نہون آگے بڑھجاتا ہے اس حدیث مین بڑی بشارت ہے واسطے اون بوڑھے اور
بوڑھیا کے جسکا انجام بخیر ہو آخر عمر مین گناہ سے بچتا رہا ہو ورنہ بجز ندامت ہے حدیث
جابر کا لفظ مرفوع یون ہے کہ سعادت یہ ہے کہ عمر بندے کی لمبی ہو اللہ اوسکو رجوع
نصیب کرے اسکو احمد نے باسناد حسن روایت کیا ہے بیہقی بھی اسکے راوی ہین ؛

فصل بیان مین طعام وشراب کے

کھانا پینا ایک ایسی چیز ہے کہ بغیر اوسکے کسی بوڑھے بچے جوان کا کام نہین چلتا کھانے پینے
سے دو امر متعلق ہین ایک آداب طعام وشراب دوسرے حلت وحرمت اطعمہ واشربہ کی سو بیان
ان دونون امر کا مختصر طور پر مطابق سنت مطہرہ کے یہ ہے کہ حدیث عمر بن سلمہ مین مرفوعا یہ حکم آیا
ہے کہ کھاتے وقت بسم اللہ کہے داہنے ہاتھ سے کھاوے سامنے سے کھانا اوٹھاوے یہ حدیث
متفق علیہ ہے حذیفہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہین لیا جاتا شیطان اوسے

اپنے لیے حلال کرلیتا ہے روا مسلم ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب کوئی تم مین سے کھانا کھاوے یا پانی پیئے تو داہنے ہاتھ سے پیئے روا مسلم اسلیے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے روا مسلم

عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھاکر ہاتھ دہونے سے پہلے اپنی اونگلیان چاٹ لیتے تھے روا مسلم عن کعب بن مالک مرفوعاً ابن عباس کی حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ کھانیوالا خود انگلیان چاٹے یا دوسرے کو چٹاوے متفق علیہ ہاتھ سے اگر لقمہ گر پڑے تو اوسکو اوٹھا کر پونچھکر کھالے شیطان کے لیے نہ چھوڑے روا مسلم عن جابر مرفوعاً انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی خوان پر یا تشتری مین کھانا نہین کھایا نہ چپاتی کھائی ہان دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے خوان وہ ہے جو تانبے یا لکڑی کا ہو دسترخوان وہ ہے جسپر کھانا رکھین خواہ چمڑا ہو یا گھاس یا پتا یا اور کچھ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی چپاتی نہین دیکھی نہ ثابت بکری بریان کی ہوئی نہ آٹا چھنا ہوا نہ چھلنی بلکہ جو کا آٹا ہوتا اوسکی بھوسی منہ سے پھونک کر اوڑا دیتے یہ سارا مضمون بخاری کی حدیثون مین انس و سہل بن سعد سے آیا ہے **فائدہ**

ابو ہریرہ کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایماندار ایک آنت مین کھاتا ہے کافر سات آنتون مین اسکو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ مومن ایک آنت مین پیتا ہے کافر سات آنتون مین پیتا ہے یعنی مومن کو حرص کھانے پینے کی کم ہوتی ہے تھوڑے کھانے پینے مین پیٹ اوسکا بھر جاتا ہے کافر کو کھانے پینے کی حرص زیادہ ہوتی ہے وہ جانورونکی طرح ہمیشہ فکر طعام و شراب مین رہتا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ کم کھانا پینا علامت ایمان کی ہے کم خوراک مسلمان اچھا ہوتا ہے بہت سا کھانا پینا علامت کفر کی ہے اسلیے یہ بات دیکھی سنی جاتی ہے کہ ہنود و مجوس و اہل کتاب وغیرہ بہت کھاتے پیتے ہین کوئی ایک دن رات مین تین بار چار بار کھاتا ہے بار بار پانی یا شراب پیا کرتا ہے پھر وزن طعام بھی زیادہ ہوتا ہے کوئی سیر بھر کوئی دوسیر ایک وقت مین کھاجاتا ہے کوئی کھانے کے سوا میر

زیادہ

آدہ سیر بلکہ زیادہ فواکہ و بقول نوشجان کر جاتا ہے پھر اس کثرت مقدار طعام پر اپنے ہمعصرون
پر فخر کرتا ہے کہتا ہے کہ مین ایکوقت مین اتنا گوشت کھا لیتا ہون اتنا دودہ پی لیتا ہون یا گھی پی جاتا ہون
سو یہ مقدار طعام پر افتخار کرنا مخالف طریقہ ایمان و اسلام ہے مانا کہ تم ایک بکری کا گوشت کھا گئے
یا ایک گوسفند سالم کے کباب اوڑا گئے اس سے کیا ہوا یہی ہوا کہ مثل حیوانات کے ٹھیرے انسانیت
سے باہر سمجھے گئے تم کتنا ہی زیادہ کھاو گے بیل بھینس گھوڑے ہاتھی سے پھر بھی زیادہ نہ
کھا سکو گے جو زیادہ کھاتا ہے وہ لید بھی زیادہ کرتا ہے صبح شام بیت الخلا مین گھسا رہتا ہے
اسمین کیا خوبی ہوئی بلکہ زیادہ کھانے والے جلد مر جاتے ہین کم کھانیوالا زیادہ جیتا ہے الا ماشاء اللہ
تعالی حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ زیادہ کھانا نحوست ہے ایک غلام کا خرید کرنا چاہا تھا وہ
بہت سے کھجور کھا گیا فرمایا اسکو پھیر دو رواہ البیہقی فی شعب الایمان معلوم ہوا کہ زیادہ
کھانا داخل عیب ہے اس عیب سے لونڈی غلام واپس ہو سکتی ہین ؎

جز خوردن و خواب چون نداری کارے
گوش تو ازین دراز تر بایستی

فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ دو آدمیونکا طعام تین آدمی کو تین کا طعام
چار آدمی کو کفایت کرتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اس حدیث سے بھی یہ سمجھا گیا کہ مومن کم
خوراک ہوتا ہے جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ایک کا کھانا دو کو دو کا کھانا چار کو چار کا کھانا
آٹھ کو کافی ہوتا ہے رواہ مسلم حدیث عائشہ مین مرفوعًا التعریف تلبینہ کی آئی ہے فرمایا بیمار
کے دل کو چین دیتا ہے غم کو دور کرتا ہے متفق علیہ مراد وہ کھانا ہے جو آٹے دودہ سے
بنایا جاتا ہے کبھی اوسمین شہد بھی ملاتے ہین عرب مین نام اوسکا تلبینہ ہے انس کی روایت
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوکی کو پسند کرتے رکابی کے ادہر ادہر سے
اوسکے ٹکڑے ڈھونڈھ کر کھاتے متفق علیہ عربی مین لوکی کو قرع و یقطین کہتے ہین اردو مین کدو بھی
بولتے ہین سوا اس ترکاری کے اور کوئی ترکاری بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کھائی
عائشہ نے کہا مٹھائی و شہد کو دوست رکھتے تھے رواہ البخاری جابر کا لفظ یہ ہے کہ سرکہ اچھا سالن ہے

رواہ مسلم عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ ککڑی کو کھجور کے ساتھ کھایا ہے متفق علیہ یہ بھی
فرمایا ہے کہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں رواہ مسلم معلوم ہوا کہ
گھر میں کھجور یا کسی اور میوہ فصل کا موجود رکھنا اچھا ہوتا ہے کہ اگر ایک وقت روٹی نہ ملے تو کھجور
ہی سے پیٹ بھر لے جہاں کھجور نہیں ہے وہاں چنے آم وغیرہ قائم مقام اوسکے ہوسکتے ہیں **فائدہ**
جس کھانے میں پیاز لہسن ہوتا اوسکو نہ کھاتے فرماتے جو اسکو کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے
پوچھا کیا حرام ہے فرمایا نہیں بلکہ مجکو اسکی بو مکروہ معلوم ہوتی ہے یہ مضمون احادیث صحیحین میں آیا ہے
حدیث مقدام میں مرفوعاً آیا ہے کہ تم طعام کا وزن کیا کرو اسمیں تمکو برکت ہوگی رواہ البخاری
یعنی غلہ وغیرہ کا تول کر لینا تول کر خرچ کرنا سبب برکت کا ہے انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ
اوس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانے پینے کے وقت الحمد للہ کہتا ہے رواہ مسلم جو شخص
وقت کھانا کھانے کے بسم اللہ کہنا بھول جاوے تو یوں کہہ لے بسم اللہ اولہ وآخرہ اسکو
ابوداود و ترمذی نے روایت کیا ہے جو شخص کھانا کھا کر شکر کرتا ہے وہ مثل صائم صابر کے ہوتا ہے
رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ والدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ کھانے
سے پہلے پیچھے ہاتھ دھونا موجب برکت کا ہے اسکو ترمذی و ابوداود نے سلمان سے مرفوعاً
روایت کیا ہے اگرچہ سند اسکی ضعیف ہے رکابی کے بیچ سے کھانے کو منع فرمایا ہے اسلئے کہ
برکت وسط ہی میں اترتی ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ابوداود کا لفظ یہ ہے کہ اسفل
صفحہ سے کھاوے کیونکہ برکت جانب علو سے نازل ہوتی ہے تکیہ لگا کر کھانے سے گوشت کو چھری سے
کاٹ کر کھانے سے منع فرمایا ہے صنع عجم بتایا ہے یہہ کہا کہ تم دانت سے نوچکر کھاؤ یہ خوشگوار و ہاضم ہوتا ہے
معلوم ہوا کہ کانٹے چھری چاقو سے گوشت کا ٹکڑا کھانا عادت اہل کتاب کی ہے مسلمانوں کو اس کام سے نہی
فرمائی ہے نیچر جو کاٹ کر کھاتے ہیں سو یہ کچھ مسلمان نہیں ہیں کہ انسے بحث کیجاوے **فائدہ**
حدیث ام المنذر میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضیٰ کو کہا تم نقیہ ہو
کھجور نہ کھاؤ جو اور چقندر کھاؤ اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ

بیمار کو پرہیز کرنا چاہئے انس کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تہ دیگی پسند آتی تھی
رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان نُبیشہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی کھانا کھا کر
رکابی کو چاٹتا ہے رکابی اوسکے لیے استغفار کرتی ہے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
والدارمی ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے ابن عباس کہتے ہین بہت محبوب کھانا رسول
خدا کو ثرید تھا روٹی کا ثرید حیس ہوتا ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے حَیس کہتے ہین کھجور کو
گھی و اقط مین ملانے کو حدیث ابی اسید انصاری مین آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا تم کھاؤ
تیل زیتون کا اور لگاؤ اوسکو یہ مبارک درخت کا تیل ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
فرمایا جس گھر مین سرکا ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہین اسکو ترمذی نے ام ہانی سے
روایت کیا ہے حسن غریب کہا ہے معلوم ہوا کہ گھر مین سرکہ رکھنا چاہئے اگر ایک وقت سالن نہ ملے
تو روٹی سرکہ سے لگا کر کھا سکتا ہے عائشہ کہتی ہین کہ آپ تربوز کو ہمراہ کھجور کے کھاتے تھے رواہ
ابوداؤد اسمین یہ حکمت تھی کہ ایک چیز کی گرمی دوسری چیز کی سردی کو توڑے معلوم ہوا
کہ طعام معتدل کھانا چاہئے ایسی چیز نہ کھاوے جو بالکل سرد یا بالکل گرم ہو اسکو ابوداؤد نے
روایت کیا ہے ترمذی نے حسن غریب کہا ہے انس نے کہا آپنے کھجور کے کیڑے نکال کر کھجور کو کھایا
رواہ ابوداؤد گوار وغیرہ مین بہنگے ہوتے ہین میوہ سے اونکو نکال کر میوہ کھاوے تو درست ہے
اسکے کھجور کو درست رکھتے تھے اسکو ابوداؤد نے ابن بسر سے روایت کیا ہے جب گھر مین کسیکو
تپ آتی اوسکو حسا پلاتے یہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے ترمذی نے اسکو
حسن صحیح کہا ہے حسا کہتے ہین گھی پانی کو آٹے مین ملا کر پینے کو یہ ایک طرح کا حریرہ ہوتا ہے
یہ غمگین کے دل کو قوی کرتا ہے بیمار کے دل سے تعب کو دور کرتا ہے فرمایا محمد ﷺ سالن تمھارا
نمک ہے اسکو ابن ماجہ نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اکثر لوگ روٹی فقط نمک سے
کھا لیتے ہین یہی نمک بجاے سالن ہو جاتا ہے فرمایا کھانا جوتا اوتار کر کھاؤ اسمین پاؤنکو آرام ملیگا
فرمایا گرم کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھانا بڑی برکت رکھتا ہے رواھما الدارمی عن انس واسماء بنت

یعنی پنیر

ای بکی معلوم ہوا کہ جبن کھانے مین بھاپ ہو وہوان اوٹھتا ہوا وسکو ٹھنڈا کر کے کھاوے
ایسا گرم نہ کھاوے کہ مونہہ جل جاوے انس کہتے ہین کہ آپ پانی پینے مین تین سانس لیتے تھے
متفق علیہ مشک کے دہانے سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے اسکو شیخین نے ابن عباس سے
روایت کیا ہے کھڑے ہوکر پانی پینے سے بھی منع کیا ہے اسکو مسلم نے انس سے روایت کیا ہے
مگر آب وضو و زمزم کھڑے ہوکر پینا درست ہے حدیث جابر مین آیا ہے کہ آپنے آب شبینہ مین دودھ
ملا کر پیا ہے رواہ البخاری اسکو لسی کہتے ہین سونے چاندی کے برتن مین کھانے پینے سے
منع فرمایا ہے متفق علیہ من حدیث ام سلمۃ کھانے پینے کی چیز پہلے اوسکو سے جو اونچی
طرف بیٹھا ہو یہ مضمون حدیث انس مین نزدیک شیخین کے آیا ہے ایک سانس مین پانی پینے سے نہی
فرمائی ہے بسم اللہ کر کے پانی پیے جب پی چکے الحمد للہ کہے اسکو ترمذی نے ابن عباس سے
روایت کیا ہے ابو سعید خدری کہتے ہین منع کیا پھونکنے سے اندر پانی کے اور اس بات سے
کہ سوراخ آبخورہ سے پانی پیے رواہ ابو داؤد عائشہ نے کہا آپ ٹھنڈے پانی کو بہت دوست
رکھتے تھے رواہ الترمذی فرمایا دودھ کفایت کرتا ہے عوض کھانے پینے کے اسکو ترمذی
وابو داؤد نے روایت کیا ہے آپکے لئے میٹھا پانی دو دن کی راہ سے آتا تھا اسکو ابو داؤد
نے عائشہ سے روایت کیا ہے آپکے واسطے نبیذ گھونٹی وار برتن مین بنایا جاتا تھا دو دن پیتے
تیسرے دن پھینک دیتے اسکو مسلم نے عائشہ و ابن عباس سے روایت کیا ہے فرمایا کچھ لوگ
میری امت کے شراب پئین گے اوسکا کچھ اور ہی نام رکھین گے رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ عن
ابی مالک الاشعری یہ خبر معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا
فرمایا جب رات ہو لڑکونکو باہر نکلنے نہ دو گھر کے دروازے بند کرو مشک کا مونہہ باندہ دو برتنونکو
چھپا دو کوئی چیز برتنون پر آڑی رکھدو چراغ بجھا دو متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ
سوتے وقت آگ گھر مین نہ رکھو امرا کے محلات مین رات بھر چراغ جلا کرتا ہے اور چنانہ
مین آگ رہا کرتی ہے یہ کام خلاف سنت ہے یہ سب آداب ہین طعام و شراب کے رہی وہ چیزین

جنکا کھانا پینا حرام ہے سو ان چیزونکا ذکر کچھ قرآن مین آیا ہے کچھ حدیث مین اصل ہر چیز مین
حلت ہے حرام وہی چیز ہے جسکو خدا و رسول نے حرام کیا ہے اور جس چیز سے سکوت کیا ہے
وہ معاف ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے حرام ہے تمپر مردار خون روان گوشت خوک اور وہ
چیز جو نام غیر خدا پر پکاری گئی ہے اور گلا گھونٹا ہوا جانور اور چوٹ سے مرا ہوا حیوان اور گر کر
مرا ہوا اور سینگ کا مارا ہوا اور درندہ کا کھایا ہوا انتہی حدیث مین آیا ہے کہ دو جنس مختلف کا
نبیذ بنانا شراب کا سرکہ طیار کرنا درست نہین ہے ہر مسکر حرام ہے ہر نشے والی چیز شراب ہے
شراب اگرچہ پاک ہے مگر حرمت اوسکی قطعی ہے نبیذ کا بنانا جوش مارنے سے پہلے پینا درست ہے
جس چیز کی حلت حرمت نہین آئی نہ حکم قتل کا آیا نہ اوسکے قتل سے منع کیا ہے مرجع اوسمین
طرف شرفاء عرب کے ہے جسکو وہ پاک صاف سمجھین وہ حلال ہے جسکو وہ ناپاک جانین وہ حرام ہے جسکے
قتل کرنے سے شرع نے منع کیا ہے یا اوسکے قتل کا حکم دیا ہے وہ حلال نہین حاصل یہ کہ طیبات
حلال ہوتے ہین خبائث حرام ہوتے ہین حلال جانور کا گوشت کھانا درست ہے گو بذریعہ نسکار
کے حاصل ہوا ہو شراب پینا حرام قطعی ہے دس آدمیون پر مقدمہ شراب مین لعنت آئی ہے
شرابی کو مثل بت پرست کے ٹھیرایا ہے جس دسترخوان پر دور شراب ہو اوسپر کھانا درست نہین ہے

فائدہ

ابن ماجہ نے عمر بن خطاب سے مرفوعا روایت کیا ہے تم ملکر کھانا کھایا کرو برکت ساتھ جماعت کے
ہے فرمایا برا برتن جو آدمی نے بھرا پیٹ ہے کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدھا
رکھین پھر اگر بغیر پیٹ بھرے کام نہین چلتا ہے تو ثلث طعام ثلث پانی ثلث سانس کے لیے رکھے
اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے ابن ماجہ و ابن حبان نے بھی اسکو روایت کیا ہے ایک آدمی نے
ڈکار لی فرمایا اپنی ڈکار کو روک سب سے زیادہ سیر شکم دنیا مین سب سے زیادہ بھوکا دن قیامت کے ہوگا اسکو
حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے عائشہ کہتی ہین پہلی بلا جو اس امت مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نکلی پیٹ بھر کر کھانا ہے جب تنک کھایا بدن موٹا ہوا دل کمزور پڑ گئے شہوتون کا ہجوم ہوا
رواہ البخاری فی کتاب الضعفاء جعدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک

مرد کو دیکھا جسکا پیٹ بڑا تھا اونگلی سے اشارہ کر کے فرمایا کہ اگر یہ کھانا کسی اور کام میں ہوتی تو
بہتر تھا اسکو ابن ابی الدنیا و طبرانی نے باسناد جید روایت کیا ہے حاکم و بیہقی بھی اسکے راوی ہیں
ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک بڑے
لمبے کھانے پینے والے کو لائینگے وہ اللہ کے سامنے برابر ایک پشہ کے بھی نہوگا رواہ
الشیخان حلاج نے کہا جب سے میں مسلمان ہوا ہوں بقدر قوت کھاتا پیتا ہوں رواہ
الطبرانی والبیہقی یعنی ڈٹ کر نہیں کھاتا انکی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی پچاس برس کی
جاہلیت میں ستر برس کی اسلام میں یہ خیال اکثر لوگونکا کہ زیادہ کھانے سے زیادہ عمر و قوت ہوگی
غلط ہے بلکہ کم کھانے میں صحت و درازی عمر کی متصور ہے عائشہ کو دیکھا کہ اونھوں نے ایک
دن میں دو بار کھایا فرمایا کیا تجکو یہ بات پسند ہے کہ سوا پیٹ کے کوئی دھندا تجکو نہو ایکدن
میں دو بار کھانا اسراف ہے اللہ اسراف والونکو دوست نہیں رکھتا رواہ البیہقی یعنی
چار پہر دن میں ایک بار کھانا چار پہر رات میں ایکبار کھانا بس ہے دن میں دو بار
یا رات میں دو بار کھانا داخل اسراف ہے رمضان میں دن کو روزہ ہوتا ہے اسلئے
اوسکی عوض سحری مقرر ہے آٹھ پہر میں دو بار کھانا ہوگیا اتنا کھانا بہت ہے انس بن مالک کا
لفظ یہ ہے کہ جب تو نے ہر چیز کھائی تو یہ اسراف ہوا رواہ ابن ماجۃ امرا ء رؤسا کے دسترخوان
پر الوان طعام ہوتے ہیں یہ داخل اسراف ہے ورنہ ایک دو چیز کافی ہے دس طرح کے کھانے
ایک وقت میں کیا ضرور ہیں اسلئے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں آیا ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کھاؤ پیو صدقہ دو جب تک کہ
اسراف و اترانا نہو رواہ النسائی وابن ماجۃ جو لوگ طرح طرح کے کھانے کھاتے کھلاتے
ہیں وہ کھانا بدون اسراف و اترانے کے نہیں ہوتا پھر یہ تکلف علیحدہ ہے کہ دہلی و پشاور
کے چاول آتے ہیں کابل کے دنبے منگائے جاتے ہیں کسی شہر کا گھی طلب ہوتا ہے
کسی شہر سے کوئی اور چیز آتی ہے کہیں سے برف منگوایا جاتا ہے کسی جگہ کے خربزے

انگور سنگترے طلب کئے جاتے ہین اوس چیز کی قیمت سے زیادہ صرف کرایا وغیرہ کا پڑجاتا ہے
یہہ سب داخل اسراف ہے معاذ بن جبل نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے خبردار رہو تو نے
چین کیا اللہ کے بندے چین کرنیوالے نہین ہوتے رواہ احمد و رواتہ ثقات والبیہقی
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بدترین امت وہ لوگ ہین جو چین اوڑاتے ہین انکے بدن پر
گوشت اوگتا ہے یعنی خوب کھا کھا کر موٹے تازے بنتے ہین رواہ البزار و رواتہ ثقات
یہہ بدن لائق دوزخ کے ہوتا ہے موٹاپے کو دوست رکھنا علامت ہے ضعف ایمان کی نشان
ہے قرب قیامت کا ابی امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کچھہ لوگ
میری امت کے طرح طرح کے کھانے کھائینگے طرح طرح کی شراب پئین گے طرح طرح کے کپڑے
پہنین گے مونہہ بھر کر باتین کرینگے یہ لوگ بدترین امت ہین اسکو ابن ابی الدنیا وطبرانی نے
روایت کیا ہے یہ حدیث معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جسطرح فرمایا تھا ویسا
ہی ہوا اس حدیث کے مصداق آسودہ لوگ ہین جو رات دن الوان طعام وشراب ولباس
مین رہتے ہین جو مونہہ مین آتا ہے بکڈالتے ہین خصوصاً امراء ورؤساء جنکا کام یہی
کھانا پینا پہننا واہیات بکنا مسخراپن کرنا پھکڑ لٹنا ہنسی ٹھٹے اوڑانا دل لگی کرنا تیرا میرا اوگر
نکالنا غیبت کرنا جھوٹ بولنا دہوکے وشہری کی باتین بنانا ہر کسیکو ٹیڑا کہنا زندون مردون پر
طعن تشنیع کرنا ہے عبداللہ بن جعفر کا لفظ مرفوع یہ ہے بدترین امت وہ لوگ ہین
جو ناز ونعمت مین پیدا ہوتے ہین طرح طرح کے کھانے کھاتے ہین چبڑ چبڑ باتین بنایا
کرتے ہین رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی +

فصل بیان مین لباس کے

حدیث انس مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہننا چادر کا بہت پسند تھا لفظ
حدیث کا حبرہ ہے حبرہ اوس چادر کو کہتے ہین جسمین سرخ سبز دھاریان ہون یہ چادر یمن مین بنتی

جاتی تھی یہ حدیث متفق علیہ ہے دوسری روایت مین مغیرہ سے آیا ہے کہ آپنے ایک جبہ رومی پہنا
جسکی آستینین تنگ تھین یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے آپ کا انتقال ایک کملی پیوند دار اور
ایک موٹے تہبند مین ہوا اسکو شیخین نے ابی بردہ سے روایت کیا ہے جس بچھونے پر آپ سوتے
تھے وہ چمڑے کا تھا اوسکے اندر چھال کھجور کی بھری تھی یہ مضمون حدیث عائشہ کا ہے نزدیک
بخاری و مسلم کے جس گدیلے پر بیٹھتے تھے وہ بھی ایسا ہی تھا اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے
یعنی لباس و فرش مین تکلف نہ کرتے جسطرح اکثر امراء رؤساء و اہل دنیا کیا کرتے ہین کہ شروع
کمخواب کی توشکون پر سوتے ہین صد ہا روپیہ کی قیمت کے قالین و فرش گھر مین بچھاتے ہین
جابر نے کہا آپنے فرمایا ہے ایک فرش مرد کے لیے ایک عورت کے لیے ایک مہمان کے لیے کافی ہے
چوتھا فرش شیطان کے لئے ہوتا ہے سواے مسلم امراء رؤسا ما سودہ مرد عورت اپنے لئے
متعدد فرش رکھتے ہین کئی طرح کی توشک کئی طرح کی رضائی تیار رہتی ہے حدیث ابی ہریرہ
مین آیا ہے کہ جو کوئی اپنی ازار کھینچکر اتراتا چلتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نگاہ نکریگا
متفق علیہ جو عورتین کلی دار پایجامہ پہنکر اترالی چلتی ہین وہ اس حدیث کی مصداق
ہین انکی ازار سے خدا بیزار ہوتا ہے آسودہ عورتونکی کلی دار پایجامہ مین تھان کے تھان
لگ جاتے ہین گوٹے پٹے کا تو کچھ حساب ہی نہین یہ سب داخل اسراف ہے اسراف کرنیوالے
شیطانون کے بھائی ہین بلکہ حدیث ابن عمر مین مطلقا کپڑے کو کھینچکر چلنے کا یہی حکم آیا ہے یہ
حدیث بھی متفق علیہ ہے جو مرد عورت عمدہ لباس پہنکر چادر دوپٹہ اوڑھکر بنی سنبہلی پھرتی ہین
اپنا لباس دوسرونکو دکھاتی ہین یہ سب خدا کی نظر سے گری ہوئی ہین بخاری مین ابن عمر
سے آیا ہے کہ ایک آدمی اسیطرح ناز نخرے سے اپنی ازار کھینچتا ہوا چلتا تھا وہ زمین مین دھنس گیا
قیامت تک زیر زمین دھنستا چلا جاویگا مرد کے حق مین جو کپڑا ایڑی سے نیچا ہے وہ دوزخ
مین جاویگا اسکو بخاری نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے عورت کی ازار ایڑی سے
بالشت بھر یا ہاتھ بھر لٹکی رہے تاکہ پاؤن اوسکے نظر نہ آوین یہ مضمون بھی حدیث ام سلمہ مین

آیا ہو اسکو مالک اہل سنن نے روایت کیا ہے اس سے زیادہ لٹکانا عورتونکو بھی منع ہے جو عورتین
تنگ پاجامہ پہنتی ہین اونکے پاؤن کھلے رہتے ہین یہ سخت ممنوع ہے یہ عرض کا نیچا پاجامہ پہنین یا
تنگ پاجامہ پر موزے پہنین ورنہ بےستر رہین گی اسلیے حرمین شریفین کی عورتین چمڑے کے موزے
پہنے رہتی ہین اونکے پاؤن بالکل چھپے ہوتے ہین ایسا تنگ پاجامہ مرد عورت کا جس سے نقشہ بدن کا
معلوم ہو بالکل خلاف شرع شریف ہے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے یہ حکم حدیث عمر و انس و ابی امامہ
مین نزدیک شیخین کے آیا ہے حدیث مرفوع حذیفہ مین فرش پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے یہ
حدیث بھی متفق علیہ ہے ہان دو چار انگل حریر کا سنجاف وغیرہ مین لگاکر پہننا جائز ہے اسکو مسلم نے عمر سے
روایت کیا ہے اسماء بنت ابی بکر نے ایک جبہ نکالا جسکے گریبان و جیب مین گوٹ دیباج کی لگی تھی کہا کہ یہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا جبہ ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اسقدر استعمال حریر کا مرد کو
درست ہے خارش مین حریر پہننا دفع خارش کے لیے جائز ہے حدیث ابن عمر مین جامہ عصفری کو لباس
کفار فرمایا ہے رواہ مسلم کُرتے کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے یہ مضمون حدیث ام سلمہ مین نزدیک
ترمذی و ابو داؤد کے آیا ہے کُرتے کی آستینین پہنچے تک ہوتی تھین اسکو ترمذی نے اسماء
بنت ابی بکر سے روایت کیا ہے حسن غریب بتایا ہے یہ لنبے لنبے فرغل جُبے کُرتے لنبا و جس سے
ہاتھ کی انگلیان چھپ جاتی ہین لباس عنت ہے قمیص کو داہنی طرف سے پہننا شروع کرتے رواہ الترمذی
عن ابی ھریرۃ تہبند کُرتا پگڑی سبکا لٹکانا منع ہے اسکو اہل سنن نے مرفوعاً ابن عمر سے روایت
کیا ہے سفید لباس پہننے کا حکم فرمایا ہے اس لباس کو اطہر و اطیب کہا ہے مردونکو سفید کپڑے مین کفن
کرنیکا حکم دیا ہے یہ حدیث نزدیک احمد و اہل سنن کے سمرہ سے آئی ہے پگڑی کا علاقہ دونون
کندھون کے بیچ مین چھوڑتے اسکو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے پگڑی کے نیچے ٹوپی ہوتی
فرمایا یہ فرق ہے درمیان ہمارے اور مشرکین کے اسکو ترمذی نے رکانہ سے روایت کرکے غریب
کہا ہے عورتون کے لیے سونا ریشمی کپڑا پہننا حلال فرمایا ہے جسطرح مردونپر حرام کیا ہے رواہ
الترمذی عن ابی موسی الاشعری و قال حسن صحیح جب نیا کپڑا پہنتے دعا کرتے اوس کپڑے کا نام

مقرر فرماتے جیسے عمامہ قمیص رواہ ابوداؤد عن ابی سعید الخدری **فائدہ** عائشہ
سے کہا اگر تو مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھکو دنیا سے اتنا کافی ہے جتنا توشہ مسافر لیتا ہے خبردار
کبھی آسودہ لوگون کے پاس نہ بیٹھنا کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھنا جب تک کہ تو اوسمین پیوند نہ لگائے
اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے غریب کہا ہے مراد آسودہ عورتین ہین جب انکے پاس بیٹھنا اچھا
نہ ٹھیرا تو خود دنیا سمیٹ کر آسودہ بننا اور یہی برا ہوگا ابو امامہ نے کہا آپنے فرمایا تم سنتے نہین
میلا کچیلا موٹا جھوٹا پہننا داخل ایمان ہے اسکو ابوداود نے روایت کیا ہے حدیث ابن عمرؓ سے
مرفوعاً آیا ہے جس نے دنیا مین شہرت کا کپڑا پہنا اوسکو خدا دن قیامت کے ذلت کا کپڑا
پہناویگا رواہ احمد واهل السنن لباس شہرت وہ ہوتا ہے جو انوکھا ہو لوگ اوسکو [illegible]
طرز وضع سمجھین معمولی لباس سے علیحدہ تراش خراش نکالی گئی ہو دوسری روایت کا لفظ یہ ہے
کہ جس نے مشابہت کی کسی قوم کے ساتھ وہ اوسی قوم مین سے ہے رواہ احمد و ابوداؤد عن
ابن عمر یعنی جو کوئی صورت سیرت مین مثل مشرکین و اہل کتاب و مجوس وغیرہم کے ہوتا ہے اونکا سا
لباس پہنتا ہے اونکا سا جوتا ٹوپی رکھتا ہے گو مسلمان ہو مگر حکم اوسکا وہی ہے جو حکم انکا ہے
اسیطرح جو کوئی انکو دوست رکھتا ہے وہ بھی اونہین کے حکم مین ہوتا ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے
ومن یتولهم منکم فانه منهم حدیث سوید مین آیا ہے جس نے چھوڑ دیا پہننا اچھے لباس کا
باوجود مقدرت کے واسطے خاکساری کے پہناویگا اللہ اوسکو حلہ کرامت کا اسکو ابوداود نے
روایت کیا ہے یہہ بھی آیا ہے کہ اللہ دوست رکھتا ہے اسبات کو کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا
اپنے بندے پر اسکو ترمذی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے اظہار نعمت بغرض
شکر ایک عمدہ کام ہے ایک شخص کو دیکھا کہ لال کپڑے پہنے تھا اوسکے سلام کا جواب نہ دیا رواہ الترمذی
و ابوداؤد عن ابن عمرؓ ابو ریحانہ کہتے ہین منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے — ترنج بنانا
دانت ریتنے بدن گودنے ریشمی استر لگانے کندھون پر ترنج بنانے سے جسطرح عجمی لوگ کیا کرتے
ہین رواہ ابوداؤد والنسائی حدیث علی مرتضی مین مرفوعاً آیا ہے کہ منع فرمایا سونے کے

انگوٹھی پہننے اور سرخ زین پوش پر سوار ہونے سے اسکے راوی اہل سنن ہین ابو رمثہ نے دیکھا کہ آپ دو کپڑے سبز رنگ پہنے ہوئے ہین بالون پر بڑھاپا آگیا بالونکا رنگ سرخ تھا یعنی خضاب حنا کیا تھا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے **فائدہ** مرد کو سوائے کسنب کے سب رنگ پہننا درست ہے کچے ہون یا پکے فقہا نے جو تفصیل الوان کی ہے وہ بیدلیل ہے کسنب کو عصفر کہتے ہین عورتون کو کسنب کا رنگا ہوا پہننا درست ہے یہ مضمون حدیث ابن عمرو مین نزد نسائی و ابو داؤد کے آیا ہے منی مین جب خطبہ پڑہا لال چادر اوڑہے تھے رواہ ابو داؤد عن علی معلوم ہوا کہ سوائے کسنب کے باقی لال رنگ مرد کو درست ہین حلہ حمرا سے بھی یہی مراد ہے جیسے سرخ بانات کا اوڑہنا پہننا عائشہ کہتی ہین کہ سیاہ چادر بھی اوڑہی ہے رواہ ابو داؤد ایک چادر ایسی اوڑہی تھی جسکے جھالے پاؤن پر پڑتی تھی اسکو بھی ابو داؤد نے روایت کیا ہے مصر سے باریک کپڑا آیا تھا دحیہ بن خلیفہ کو دیکر فرمایا اسکے دو ٹکڑے کرو ایک اپنا کرتا بناؤ ایک بی بی کو دو کہ وہ اوڑہنی بنا کر پہنے مگر یہ کہدو کہ اسکے نیچے استر لگالے تاکہ بدن نظر نہ آوے رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ عورت کو ایسا کپڑا پہننا جس سے بدن دکھائی دے منع ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوہرا اوڑہنا درست ہے دوہرہ وہ ہے جسمین ابرہ استر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے ام سلمہ اوڑہنی اوڑہ رہی تھین فرمایا ایک پیچ کافی ہے دو پیچ کی حاجت نہین اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے چار ہاتھ کا دوپٹہ جو زنان اہل اسلام مین مروج ہے اسمین ایک ہی پیچ پھیرنا پڑتا ہے یہ پانچ پانچ چھ چھ گز کے دوپٹے جسکے کئی ایک پیچ ہوسکتے ہین داخل اسراف ہین اللہ اسراف والونکو دوست نہین رکھتا ایسا لباس شرعاً ممنوع ہوتا ہے ابن عباس کا تہ بند پیچھے سے اوٹھا آگے سے لپشت قدم پر لٹکا ہوتا کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح تہ بند باندہتے تھے اسکو ابو داؤد نے عکرمہ سے روایت کیا ہے عبادہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم عمامہ باندہا کرو یہ بانا ہے فرشتونکا پشت کی طرف اوسکو چھوڑ دیا کرو رواہ البیہقی فی شعب الایمان **فائدہ** حفصہ عبد الرحمن کی بیٹی باریک اوڑہنی

پہنے ہوئے نزدیک عائشہ کے آئی عائشہ نے اوسکو پھاڑ ڈالا اور ایک موٹی اوڑہنی اوڑہا دی
رواہ مالک معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا جس سے بدن نظر آوے منع ہے اسلیے
کہ عورت سر سے پاؤن تک ستر ہوتی ہے جب ستر کھلا تو پھر چھپایا کیا حدیث ابن عمر مین آیا ہے آخر
زمانے مین ایسی عورتین ہونگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہونگی مگر وہ ننگی ہین جھکتی ہین جھکاتی ہین
انکے سرون پر چوٹیان ہونگی جیسے کوہان اونٹ کے یہہ سب ملعونات ہین اسکو ابن حبان نے روایت
کیا ہے حاکم نے شرط مسلم پر بتایا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے دو گروہ ہین اہل دوزخ
سے جنکو مین نے نہین دیکھا ایک وہ قوم ہے جنکے ساتھ کوڑے ہین جیسے دم گائی کی لوگونکو
اونکو کوڑون سے مارتی ہین دوسری وہ عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین مگر ننگیان ہین
مردونکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ اونکی طرف جھکتی ہین یہ جنت مین نہ جاوینگی نہ جنت
کی ہوا پاوینگی حالانکہ جنت کی ہوا بہت دور سے آتی ہے رواہ مسلم وغیرہ اس حدیث مین صاف
فرمادیا ہے کہ ایسے پتلے باریک کپڑے پہننے والیان مردونکی طرف جھکنے والیان اونکے جھکانے
والیان ملعون دوزخی ہین سو وہ وقت اب آگیا آسودہ عورتون کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہے
کہ اونکو فقط نام اسلام پر قناعت ہے مسلمانی سے کچھ غرض نہین غریب غربا عورتون نے بھی یہی
چال ڈھال اختیار کی ہے ایسا باریک کپڑا شربتی ململ جالی کریب کا لباس پہنتی ہین جس سے
سارا سینہ و شکم نظر آتا ہے ایسا لباس پہننا عورتون کو شرعا حرام ہے سخت گناہ ہے بلکہ ایسے لباس پر
لعنت آئی ہے **فائدہ** رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر چاندی کی تھی جب پہنتے تو نگینہ
ہتھیلی کیطرف رکھتے اسکو شیخین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے سونے کی مہر سے منع فرمایا ہے
رواہ مسلم عن علی انس کی حدیث مین آیا ہے کہ نگین آپ کی مہر کا بھی چاندی کا تھا رواہ
البخاری دوسری روایت مین آیا ہے کہ نگین مہر کا حبشی تھا یعنی سیاہ رنگ عقیق کا اس سے
دو مہر کا ہونا پایا گیا تیسری روایت مین آیا ہے کہ بائین ہاتھ کی خنصر یعنی چھنگلیان مین پہنتے
تھے رواہ مسلم علی مرتضی کہتے ہین کہ مجھکو منع کیا اس بات سے کہ مین مہر پہنون انگشت وسطی مین اور اوسکی

مین جو اوسکے پاس ہے یعنی مسجد مین روایۃ مسلم عبد اللہ ابن جعفر نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مہر داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے ابن عمر نے کہا
مہر بائین ہاتھ مین پہنتے تھے اسکو ابوداود نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ دونون طرح مہر
پہننا سنت ہے کبھی یون پہنے کبھی وون مگر ہمیشہ پہنے رہنا ثابت نہین ہوتا ہے ایک آدمی کو
دیکھا کہ مہر برنجی پہنے ہے فرمایا تجھ سے بتون کی بو آتی ہے وہ لوہے کی مہر پہنکر آیا کہا یہ
زیور ہے اہل نار کا اسکو ترمذی وابوداود ونسائی نے روایت کیا ہے **فائدہ** ابن زبیر کی
لڑکی پاؤن مین گھنگرو پہنے تھی یعنی زیور آواز دار عمر بن خطاب نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر جرس کے ہمراہ ایک شیطان ہوتا ہے رواہ ابی داؤد عائشہ کے پاس
ایک لڑکی آئی وہ جلجل پہنے ہوئے تھی جس سے آواز نکلتی تھی کہا میرے پاس مت آ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوس گھر مین فرشتے نہین آتے جسمین جرس ہوتا ہے رواہ
ابی داؤد عرفجہ کی ناک لڑائی مین قطع ہوگئی تھی فرمایا سونے کی ناک بناکر لگا لو اسکو ترمذی و
نسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ناک سونے کی لگانا سونے کے تار سے دانتونکا باندھنا
منع نہین ہے چاندی مین بو ہوتی ہے سونے مین بو نہین ہوتی یہ بات حکم لباس سے خارج حلیہ
باہر ہے **فائدہ** مرد پر ریشمی کپڑے کا پہننا سونے کا استعمال کرنا گو تھوڑا ہی کیون نہو بطور زینت
کے حرام قطعی ہے حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو
یہ بات پسند ہو کہ وہ اپنے دوست کو ایک حلقہ آتش دوزخ کا پہناوے تو اوسکے گلے مین سونے کا
طوق ڈالے یا جسکو پسند ہو کہ اپنے دوست کو آگ کا کنگن پہناوے تو وہ سونے کا کنگن ہاتھ مین
ڈالے ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بہا لیکن چاندی کا تو تمکو اختیار ہے یعنی جسطرح چاہو
اوس سے کھیل کھیلو اسکو ابوداود نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ استعمال چاندی کا مرد کو
درست ہے سوا اوس چیز کے جو مخصوص ہے ساتھ عورتون کے مثلاً سرمہ دانی دوات جوتا کمربند
قبضہ تلوار نیام تلوار وغیرہ چاندی کا بنانا درست ہے سونا سب مردون پر حرام ہے بچے ہون یا

ف سونے کی ناک

جوان یا پیر اسلیئے کہ لفظ حدیث کا نو کو رامتی ہے یہ لفظ شامل ہے ہر نر کو طفل ہو یا جوان یا شیخ بخلاف فرائض عبادات کے جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ کہ انکی فرضیت اطفال صغیر پر نہین ہے جب تک کہ عاقل بالغ نہون **فائدہ** حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ جوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے بالون کا تھا رواہ البخاری جوتے مین دو تسمے تھے رواہ البخاری عن انس یہ تسمے دو بہر تھے دو انگلیون مین رہتے تھے فرمایا تم جوتے پہنا کرو جب تک پاؤن مین جوتا ہے آدمی گویا سوار ہے رواہ مسلم عن جابر حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ داہنے پاؤن سے پہنے بائین پاؤن سے اوتارے متفق علیہ ایک جوتے مین نہ چلے یا تو دو جوتے پہنے یا ننگے پاؤن پھرے اسکو شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے فطرت پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا استرہ لینا موچھین کترنا ناخن تراشنا بغل کے بال دور کرنا متفق علیہ استرہ لینے مین مرد عورت دونون شریک ہین انس نے کہا چالیس دن سے زیادہ تاخیر نکرے رواہ مسلم مگر ابن ملک نے کہا ہے کہ بعض روایات مین ابن عمر سے یون آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناخن موچھ ہر جمعہ کو بناتے حلق عانہ بیس دن مین کرتے نتف بغل چالیس دن مین قنیہ مین لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ناخن موچھ حلق عانہ تنظیف بدن غسل جسم ہر ہفتہ مین ایک بار کرے ورنہ پندرہ دن مین ورنہ چلہ کے بعد پھر کوئی عذر نہین ہے انتہی حدیث ابن عمر مین داڑھی چھوڑنے کا حکم آیا ہے یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا یا چھٹانا یا کترانا حرام ہے ابن عمر ایک مشت داڑھی رکھتے تھے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض و طول لحیہ سے بال لیتے تھے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے غریب کہا ہے غریب ایک قسم ہے حدیث صحیح کی معلوم ہوا کہ داڑھی کا متقطع کرنا اچھا ہے گو ارسال بھی جائز ہو بہشت مین داڑھی نہوگی اسلیئے جو لوگ دنیا مین داڑھی نہین رکھتے منڈاتے گھٹاتے ہین اونکی بہشت

گویا یہی دنیا ہے اسکو اونہون نے جنت سمجھ لیا ہے الدنیا سجن المؤمن وجنت الکافر
فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین حکم خضاب حنا کا فرمایا ہے تاکہ مخالفت یہود و نصاری ہو یہ
حدیث متفق علیہ ہے حدیث جابر مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ سیاہ خضاب سے بچو اسکو
مسلم نے روایت کیا ہے سیاہ خضاب کرنا مرد و عورت دونون کو حرام ہے اسلیے کہ اسمین فریب دہی
ہے عمر کا چھپانا ہے جوان بننا ہے ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے آخر زمانے مین ایک قوم ہوگی وہ سیاہ خضاب کیا کریگی جیسے پوٹے کبوتر
کی یہ قوم جنت کی ہوا بھی نہ پاویگی رواہ ابو داؤد والنسائی لکن حدیث ابو ذر مین مرفوعاً
آیا ہے کہ بہتر چیز جس سے تم پیری کو متغیر کرو حنا و کتم ہے رواہ اهل السنن سوا اس خضاب
مین سیاہی خالص نہین ہوتی ہے حنا مہندی کو کہتے ہین کتم وسمہ کو حنا سے سرخی کتم سے سبزی
ظاہر ہوتی ہے حدیث ابن عمر مین زرد کرنا داڑھی کا ورس و زعفران سے بھی مرفوعاً آیا ہے
نسائی نے اسکو روایت کیا ہے ورس ایک گھاس ہوتی ہے زرد رنگ یہ گھاس ملک یمن
مین ہوتی ہے جسطرح ہند مین پھول ہار سنگھار کے ہوتے ہین واللہ اعلم ہان آپنے مانگ نکالی
ہے اسکو شیخین نے ابن عباس سے روایت کیا ہے مانگ نکالنے مین مخالفت ہے اہل کتاب
کی حدیث ابن عمر مین قزع سے منع کیا ہے متفق علیہ قزع یہ ہے کہ کچھ بال سر کے رکھے
کچھ منڈاوے دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے کہ سارا سر منڈاؤ یا سب بال چھوڑ دو رواہ مسلم
غرضکہ سوا اس صورت کے ہر طرح کا تصرف سر کے بالون مین منع ہے **فائدہ** ابن عباس
کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخنثین پر اور مردانہ وضع عورتون پر
پھر فرمایا کہ انکو گھر سے نکالدو رواہ البخاری زنانہ مرد مردانہ عورت کو گھر مین آنے نہ دے
انکا آنا جانا رہنا بسنا درست نہین ہے جو عورتین سر کے بال جوڑتی یا جوڑواتی ہین ماتھے کے
بال دور کرتی ہین اونپر حدیث متفق علیہ ابن عمر مین لعنت آئی ہے **فائدہ** ابوہریرہ نے
مرفوعاً روایت کیا ہے کہ عطر مردونکا وہ ہے جسکی بو کھلی ہوئی رنگ چھپا ہوا ہو عطر عورتون کا

کا وہ ہے جسکی رنگت ظاہر ہو بو چھپی ہوئی ہو رواہ الترمذی والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کو ایسا عطر لگانا جسکی خوشبو محفل مسجد مین اوڑے منع ہے مرد کو ایسی خوشبو ملنا جسکی رنگت سے داغ دہبا کپڑے پر ظاہر ہو درست نہین انس کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مین بہت تیل ڈالتے ڈاڑہی مین کنگہی کرتے رواہ فی شرح السنۃ معلوم ہوا کہ بالون کا پریشان رکھنا منع ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسکے بال ہون وہ انکو اچھی طرح رکھے رواہ ابوداؤد حدیث ابن مغفل مین دوسرے روز کنگہی کرنیکو فرمایا ہے رواہ اہل السنن الا ابن ماجہ اسلیے کہ ہر روز کنگہی کرنا مبالغہ ہے تزئین مین تہالک ہے بُریدہ کہتے ہین ہمکو آپ حکم فرماتے تھے کہ گاہ گاہ ہم برہنہ پا رہا کرین رواہ ابوداؤد یہ اسلیے کہ کثرت ارفاہ کی اچھی نہین کچہ خاکساری بھی چاہیے ۵

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے		جون جون بلند ہم ہوئے پستی طرح پر	

دستار کی نخوت پاپوش کی خاکساری ظاہر ہے اولیاء اللہ مین ایک بشر حافی تھے انکو حافی اسلیے کہتے ہین کہ ننگے پاؤن چلتے پھرتے تھے **فائدہ** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مت چنو سفید بالونکو یہ نور ہے مسلمان کا جو اسلام مین بوڑہا ہوا اللہ نے اوسکے لیے نیکی لکھی اوسکی خطا بخشی اوسکا درجہ بڑہایا رواہ ابوداؤد کعب بن مرہ کا لفظ یہ ہے من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ رواہ الترمذی والنسائی عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کان سے نیچے کندہے سے اونچے رہتے تھے اسکو ترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ کندہے سے نیچے بال رکھنا مرد کو حرام ہے جو مرد چوٹی رکھتے بال گوندہتے ہین وہ ملعون ہین عورت کو خضاب حنا کا درست ہے عائشہ نے لا بأس بہ کہا ہے رواہ ابوداؤد والنسائی ہند دختر عتبہ نے کہا مجہہ سے بیعت لو فرمایا مین بیعت نہین لیتا جب تک کہ تو اپنی دونون ہتھیلیونکو رنگین نہ کرے یہ ہاتھ گویا درندے کے ہاتھ ہین اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ایکدوسری

عورت سے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنون کو مہندی سے رنگتی رواہ ابی داؤد
والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کے ہاتھ پاؤن رنگین رہنا چاہیئے ورنہ بسبب مشابہت مرد کے
ملعون ہوگی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس مرد پر جو لباس عورت کا پہنے اور اوس عورت پر جو لباس مرد کا پہنے اسکو ابوداود نے
روایت کیا ہے مراد وہ لباس ہے جو خاص ہے ساتھ مرد یا عورت کے جیسے کسی عورت کا
ٹوپی لگانا مردانہ جوتا پہننا یا انگرکھا پہننا یا تہبند باندھنا یا گھوڑے پر سوار ہونا نیزہ بازی شمشیر بازی
کرنا و بالعکس عائشہ سے کہا ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے کہا رسول خدا نے ایسی عورت
پر لعنت کی ہے رواہ ابوداؤد ثوبان سے فرمایا کہ فاطمہ کے لئے دو کنگن ہاتھی دانت کے خرید لا
رواہ احمد معلوم ہوا کہ ہاتھی دانت کی چوڑی وغیرہ پہننا درست ہے **فائدہ** فرمایا سرمہ
لگایا کرو اس سے آنکھ کی جوت صاف ہوتی ہے پلک اوگتی ہے اور خود ہر شب تین تین
سلائیان سرمے کی لگاتے رواہ الترمذی عن ابن عباس حدیث ابن عمر مین آیا
ہے کہ حضرت سارے کپڑے زعفران مین رنگتے یہانتک کہ عمامہ بھی اس رنگ کو بہت دوست
رکھتے تھے اسکو ابوداود و نسائی نے روایت کیا ہے اہل تجربہ نے کہا ہے کہ رنگ زرد خوشی لاتا ہے
تسر الناظرین ہوتا ہے اسلیے اہل صلاح زرد مخمل کا جوتا پہنا کرتے ہین عورتون کو سر منڈانے
سے منع کیا ہے یہ حکم حدیث علی مین نزدیک نسائی کے آیا ہے یا اسلیے کہ عورت کے گیسو بمنزلہ
مرد کی داڑھی کے ہین حسن وجمال مین حدیث ابن مسیب مین آیا ہے اللہ پاک ہے پاکیزگی کو
دوست رکھتا ہے ستھرا ہے ستھرائی کو پسند فرماتا ہے کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے سو تم
صاف پاک رکھو صحن اپنے گھرون کے یہود کی طرح نہو جاؤ رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ
جاروب کشی کرنا گھر مین ضرور ہے گھر سے کوڑے کرکٹ کو دور کرے گھورے کا ڈھیر نہ بناؤ جو گھر
صاف پاک نہین ہوتا ہے وہ یہود کا سا گھر ہے انکے گھرون مین ملو نجاست خس و خاشاک
جمع رہتا ہے **فائدہ** تصویر بنانا بنوانا قطعی حرام ہے ابی طلحہ نے مرفوعاً کہا ہے جس گھر مین

تصویر ہوتی ہے وہان رحمت کے فرشتے نہین آتے یہ حدیث متفق علیہ ہے مراد تصویر سے
صورت حیوان کی ہے انسان کی تصویر ہو یا کسی اور جانور کی دستی تصویر ہو یا فوٹو گراف
کی خواہ یہ تصویر مخفی رکھی ہو یا ظاہر پھر خواہ کسی پیر پیغمبر یا مان باپ کی ہو یا اپنی اولاد و اقارب
کی پھر اوسکو خوار رکھے یا تعظیم سے اسلئے کہ حدیث مین مطلقاً ممانعت آئی ہے مگر فقہا نے
خوار رکھنے کو جائز رکھا ہے اس زمانہ اخیر مین امرا و رؤسا کے محلات مین ساری آرایش
انہین رنگا رنگ تصاویر انسان و حیوان کی ہوتی ہے گھر کیا ہے گویا بتخانہ و دیر ہے نعوذ باللہ منہ

بتخانہ چین ہے گر ترا گھر — مومن ہین تو پھر نہ آئین گے ہم

جس گھر مین فرشتے نہ آئے تو وہان سوا ہجوم شیاطین کے اور کیا ہوگا پھر دین کے کام نہین
کیا اچھے لگے لاحول ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** سفید کپڑون کو بہترین لباس فرمایا ہے سفید
لباس پہننے کا امر ہے مردونکو سفید کپڑے مین کفن کرنے کا حکم دیا ہے رواہ ابو داؤد و الترمذی
و قال حسن صحیح و ابن حبان فی صحیحہ ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے کہ اچھی ملاقات تمہاری اللہ
سے قبرون مین مسجدون مین یہ ہے کہ تم سفید کپڑے پہنو رواہ ابن ماجۃ حدیث ابی ہریرہ
مین مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا مین وہ شخص حریر پہنتا ہے جسکو آخرت مین حریر پہننے کی امید نہین ہے
رواہ احمد حسن بصری نے کہا ما بال اقوام یبلغھم ھذا عن نبیھم یجعلون حریرا
فی ثیابھم و بیوتھم یعنی لوگونکا کیا حال ہوگیا ہے کہ یہ حدیث نبوی اونکو پہنچی ہے پھر بھی
کپڑے مین گھرون مین حریر لگاتے ہین یعنی اسلام سے یہ بات بہت بعید ہے کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک کام سے منع فرماوین پھر خلاف رسول اللہ کیا جاوے اگر حدیث نہی
نہ پہنچتی تو بھی صبر تھا لکن اب تو کوئی عذر باقی نہین رہا ہے انس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ جب
حلال کریگی امت میری پانچ چیزونکو تو پھر انپر ہلاکت آویگی ایک کھلم کھلا لعنت کرنا دوسرے شراب
پینا تیسرے ریشمی کپڑا پہننا چوتھے گانیوالیان رکھنا پانچوین اکتفا کرنا مرد کا مرد پر عورت کا
عورت پر اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے مراد اس سے اغلام و مساحقت ہے یہ حدیث معجزہ ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلے فرقہ روافض کا سلف صالح پر لاعن طاعن تھا اب سنی
بھی ائمہ اربعہ مجتہدین واہل حدیث پر لاعن طاعن ہوتے ہین عورتین شوہرونکو تلے کھالی
ہین رات دن طعن تشنیع کیا کرتی ہین تہ دون مردونکو کوستی کاٹتی ہین غیبت کرتی برا کہتی ہین
امرا ورؤسا کے گھر مین خود شراب کا نہ مہ رقص وسرود کا رات دن منعقد ہوا کرتا ہے فارس وافغانستان
مین اغلام کی کثرت ہے ہندوستان وفرنگستان مین زنا کا کچھہ عیب نہین آسودہ عورتین جنکو
مرد نہین ملتا وہ مساحقت کیا کرتی ہین یہی سبب ہے کہ اس امت پر ادبار وہلاکت آگئی خدا نے
ان گناہونکا وبال ایسا ڈالا کہ حکومت وسلطنت اسلام کی جاتی رہی نام کی ریاست رہگئی ہے سو
وہ بھی مطیع کفار ہے معدودا امیر رئیس پھر بھی انہین افعال شنیعہ مین مبتلا رہتے ہین بلکہ اس بات کا
اقرار کرتے ہین کہ ہمارے گناہ بڑہتے ہین لباس خلاف شرع پہننا انکا دین ہے شراب پینا
گانا سننا مزامیر بجانا انکا مذہب ہے زنا انکا مشرب ہے عاشقی ودروغ انکا پیشہ
ہے مطلب کی محبت جتانا انکا شیوہ ہے ہلاکت نہ آئے تو پھر کیا ہو **فائدہ** عقبہ بن عامر کہتے
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ایک فرّوج حریر کا تحفہ ہدیہ کے بھیجا تھا اسکو
پہنکر نماز پڑھی پھر جلدی سے اوتار کر پھینکدیا فرمایا پرہیزگارونکو ایسا لباس نچاہیے رواہ
الشیخان فرّوج بہ تشدید را اوس قبا کو کہتے ہین جسکی پشت پر شگاف ہو جیسے لباس نصاری
ایک شخص کو دیکھا کہ جبہ مجیبہ حریر پہنے تھا فرمایا یہ طوق ہے آگ کا دن قیامت کے رواہ البزار
والطبرانی یعنی اوسکی جیب حریر کی تھی مراد جیب سے طوق ہے یعنی گریبان غالباً چار انگشت
سے زیادہ اوسمین حریر ہوگا موسی علیہ السلام سے جس دن اللہ تعالی نے بات کی اوس دن
وہ کملی جبہ ازار صوف کا پہنے ہوئے تھے جوتا مردار گدہے کے چمڑے کا تھا رواہ الترمذی
عن ابن مسعود مرفوعاً وقال حدیث غریب والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری
ابن مسعود کہتے ہین انبیا دوست رکھتے تھے پہننا صوف کا دوہنا بکریکا سوار ہونا گدہون پر
حاکم نے اسکو صحیح علی شرطہما کہا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ پہننا صوف کا بیٹھنا

پاس فقراء مسلمین کے سوا رہو نا گدہوں پہ رسی باندہنا پاؤن مین بکری یا اونٹ کی بزاری
ہے تکبر سے روا البیہقی یعنی ایسے کام کرنے والا آدمی تکبر سے دور رہتا ہے صوفیہ صافیہ
صوف پہننا اسی جگہہ سے جائز سمجہا گیا ہے اہل صفہ کا لباس بہی غالباً یہی صوف تھا یہ سنت کہ
لباس مین بذاذت ہوا نہین فقراء و مشائخ سے ادا ہوئی ہے وللہ الحمد **فائدہ**
ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین کہ جب مسلمان نے کسی مسلمان کو کپڑا اپہنایا وہ اللہ کے حفظ مین ہے
جب تک کہ کوئی لتہ بہی اوسکے بدن پہ باقی رہیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے حاکم کا
لفظ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ خدا کے پردہ مین رہیگا جب تک ایک تاگا بہی اوسکے تن پہ باقی ہے اسکو
حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے حدیث ابو سعید خدری مین یون آیا ہے کہ جس مسلمان نے کسی
مسلمان برہنہ کو کپڑا اپہنایا اوسکو اللہ حلہ سبز جنت سے پہناویگا جس مسلمان نے کسی بہوکے
مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ اوسکو بہشت کا میوہ کھلاویگا جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی
پلایا اوسکو اللہ شراب سربمہر پلاویگا اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے یہ حدیث حسن ہے معلوم ہوا
کہ یہ اعمال بڑا اجر رکھتے ہین ان سے بہتر دوسرا کام نہین ہے خیر الناس من ینفع الناس
سقوں کو بہشتی کہنا اسی جگہہ سے ماخوذ ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ جسنے نیا کپڑا پہنا پہر
پرانا کپڑا کسی مسکین کو دیا وہ ہمیشہ خدا کی پناہ مین رہیگا اللہ کے ذمہ و حمایت مین ہوگا حیات
و موت مین وللہ الحمد ؛

فصل بیان گھر کے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مدنی الطبع پیدا کیا ہے اوسکے رہنے کو گھر درکار ہے بلکہ انسان ہی
کچھہ موقوف نہین ہے حیوانات پرندہ ہون یا چرندہ یا درندہ سبکو حاجت مسکن کی ہوتی ہے
گو مساکن ہر جانور کے علحدہ طور پہ موافق اونکے حال کے ہوتے ہین سو آدمی کے لئے اوتنی
ہی عمارت کافی ہے جو گرمی سردی بارش سے بچاوے یہ تکلفات عمارات جو اہل دنیا نکالے ہین

ہرگز شرع شریف مین درست نہین ہین حدیث خباب مین مرفوعاً آیا ہے مومن کوئی خرچ نہین
کرتا مگر اوس خرچ کرنے مین اوسکو اجر ملتا ہے لیکن وہ خرچ جو مٹی مین کیا رواہ الترمذی
وابن ماجہ مراد مٹی سے گھر ہے یعنی جو روپیہ پیسا حاجت سے زیادہ گھر کے تیار کرنے مین صرف
ہوتا ہے اسکا اجر خاک بھی انکو نہین ملتا یہہ سارا خرچ مٹی مین ملجاتا ہے انس کا لفظ مرفوع
یہ ہے سارا نفقہ راہ خدا مین ہوتا ہے مگر بنیاد کہ اسمین کچھہ بھی خیر نہین ہے اسکو ترمذی نے
روایت کیا ہے حدیث غریب کہا ہے امراء و رؤسا کے محلات و مکانات و تعمیرات دیکھو ہزارون
لاکھون کروڑون روپیہ اونکی تیاری مین صرف ہو جاتا ہے آرایش کا خرچ علحدہ ہے پھر بعضے
اوس گھر کی شادی کرتے ہین ہزارون یا لاکھون روپیہ برباد کر دیتے ہین یہ شادی درحقیقت
ماتم اسلام ہے کسی حدیث صحیح ضعیف مین اس عرس کا ذکر نہین آیا بعض امراء کو یہ خیال
ہوتا ہے کہ محل بنوانے مین پرورش غرباء کی ہوتی ہے اس پرورش کا اجر اونکو ملیگا سو یہ
خیال بالکل باطل ہے غرباء کی پرورش کا طریقہ اسلام مین مقرر ہے اوسطرح پر اونکے ساتھ
سلوک کرنا چاہیے یہ کوئی طریقہ نہین ہے کہ جو مفلس ہین اونکو جوڑے قیمتی زیور برتن
گرانبہا دلے جاوین دیکھو ہزارون روپیہ اس سامان کی تیاری مین صرف ہو جاتا ہے
مگر جب وہ چیز پاس اوس غریب کے پہنچتی ہے تو آدھے دام بھی باقی نہین رہتے اگر سادہ
لباس یا زر نقد سے اونکی مدد ہوتی تو کتنا کام اونکا چلتا علاوہ اسکے جو لوگ یہ سامان
تیار کراتے ہین کارندے کاروار کارکن بیچ کے ہزارون روپیہ اوسمین غبن کر جاتے ہین
یہ اسراف نہین ہے تو پھر کیا ہے جب گھر بنانے مین حاجت سے زیادہ اجر نفقہ کا نہ ٹھیرا تو پھر اون
گھر کی شادی کا سوا اسکے کہ آخرت کی بربادی ہوئی اور کیا آنا اللہ پھر وہ محلات اسی دنیا مین بعد
چند روز کے ویران ہو جاتے ہین اون گھرون مین ابابیلین گھونسلہ رکھتی ہین چیلین بام
و در پر بولتی پھرتی ہین کوئی چراغ جلانے والا تک بھی نہین ہوتا ہے چولھے پھونکنے والے کا
کیا ذکر ہے جنھون نے یہ گھر و محل حویلی بنائے ہین اونکے سر و گردن پر وبال ہے یہ سارا

بار رہتا ہے دیکھیئے قیامت کے دن یہ کسطرح اوس وزن کو اوٹھاتے ہین اگر قدر حاجت پہ کفایت کرتے تو یہ وبال آخرت انشاء اللہ تعالی سر پہ نہ پڑتا ہے

الا یا ساکن القصر المعلّی ستدفن عن قریب فی التراب
له ملک ینادی کل یوم لدوا للموت وابنوا للخراب

ایک جلوہ تھا جس محل مین قندیلون کا اوسکی چھت مین ہے گھر ابابیلون کا
کل رقص کنان تھے جن منڈیرون پہ مور ہے آج وہان پہ آشیان چیلون کا

حدیث انس مین آیا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے ہم آپ کے ہمراہ تھے ایک اونچا قبہ دیکھا فرمایا یہ کیا ہے کہا فلان شخص انصاری کا گھر ہے چپ ہو رہے اس بات کو اپنے جی مین رکھا جب گھر والا آیا اور اوس نے سلام کیا تو آپنے مونہہ پھیر لیا کئی بار یون ہی ہوا اوس نے آپ کے غصہ و غضب کو پہچان لیا صحابہ سے شکایت کی کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف سے غضبناک پاتا ہون کہا باہر گئے تھے تیرے قبے کو دیکھا تھا اوس نے اوسیوقت جاکر اوس گنبد کو ڈھا دیا زمین کے برابر کر دیا پھر ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے قبہ کو نہ دیکھا پوچھا قبہ کدہر گیا کہا قبے والے نے ہم سے آپکی ناخوشی کا شکوہ کیا تھا ہم نے اوسکو خبر کر دی اوس نے قبے کو ڈھا دیا فرمایا سنلو ہر بنا وبال ہے اپنے صاحب پہ مگر جس بنا بغیر گذارہ نہو رواہ ابی داؤد معلوم ہوا کہ بلند گھر بنانا قبہ گنبد تیار کرنا سبب ہے وبال آخرت کا جنھون نے پنج منزل ہفت منزل گھر بنائے ہین وہ کہان گئے ذرا آوین اور اس بشارت کو سنین اور سمجھ لین کہ یہ بنا جہنم کی آبادی جنت کی ویرانی ہے عثمان نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین حق کسی آدمی کا سوا ان چیزون کے ایک گھر جسمین بسے دوسرے کپڑا جس سے ستر چھپاوے تیسرے سوکھی روٹی و پانی یعنی جس سے پیٹ بھرے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے یعنی ایک جھونپڑا رہنے کو ایک چادر و تہ بند پہننے کو سوکھی روٹی کھانے کو کفایت کرتی ہے جو اس سے زیادہ ہے وہ حق واجبی سے علحدہ ہے حدیث علی مرتضی مین مرفوعًا

آیا ہے کہ جب کسی بندے کے مال مین برکت نہین رکھی جالی ہے تو وہ اوس مال کو پانی مٹی مین
صرف کرتا ہے یعنی گھر بناتا ہے سارا مال خاک مین ملاتا ہے ملوک و روٴسا کی عادت ہے کہ رعایا
کو محتاج دیکھتے ہین اونکو کچھہ نہین دیتے بلکہ خلاف شرع طرح طرح کے رقوم اونپر واسطے تحصیل
مال کے باندہ لیتے ہین یہ سارا مال حرام ہے رعایا کو حالت تنگدستی فاقہ مستی مین چھوڑکر بڑے
بڑے مکان محل حویلی بنانا اونمین اوس مال کا صرف کرنا پھر اونمین داد عیش و آرام و شہوت
پرستی کی دینا ظلم صریح ہے اللہ نے ظلم کو حرام کیا ہے ظالمون کے لئے جہنم کو گھر بنایا ہے جس
ملک کے جتنے مسلمان بے رزق ہین کسب معاش سے عاجز ہین قدر کفاف نہین رکھتے اون
سبکا حق بقدر گذر اوقات کے بیت المال پر واجب ہے مگر کون دیتا ہے اولاد کی تقریبات
مین تیاری عمارات مین آرایش مکانات مین بنیاد باغات مین اپنے عیش و لذت کے لئے خرچ
کرین یا ان غربا کو دین بہتر ہے تم انکو ند و خدا شام تک سبکو رزق دیتا ہے انکے طفیل و صدقے
مین تمکو یہ دولت ملی تھی تمنے اوسکو انسے روکا اپنی جان اولاد کی خوشی مین صرف کیا اب
تم خدا کو جواب دینا ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم بچو حرام سے گھر بنانے مین یہ جڑ ہے ویرانی کی
رواہما البیہقی فی شعب الایمان اس حدیث کے دو معنی ہین ایک یہ کہ نفس بنیاد حاجت سے
زیادہ بنانا حرام ہے سو تم بڑے بڑے گھر محل حویلی دربار نہ بناؤ کہ یہ کام کرنا گناہ کبیرہ ہے
دوسرے معنی یہ ہین کہ گھر بنانے مین مال حرام صرف نہ کرو جسطرح امرا و روٴسا سارے اہل
حقوق کے حق تلف کرکے ادہر ادہر کا مال سمیٹ کر اپنے محل تیار کرتے ہین پھر سامان عمارت کا
ناجائز طور پر غربا رعایا سے کم داموں پر لیکر گھر مین لگاتے ہین سو ایسے گھر بہت جلد ویران
ہو جاتے ہین آباد نہین رہتے دنیا مین تو مال برباد ہوا آخرت مین یہ عمارت وبال ہوکر گلے کا
ہار ہو جاویگی ایک امیر نے ہمسایون کے گھر زبردستی کم دامون پر لیکر محل بنایا علاقہ جاگیر سے سامان
عمارت مفت یا کم قیمت پر لیکر صرف کیا سو دو کا مال لگا گھر تیار بھی ہونے نہ پایا کہ وہ دار
آخرت کو چلدئے حسرت وافسوس اپنے ساتھ لے گئے انا اللہ وہ گھر اب تک خالی پڑا ہوا ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا آگے آیا کہ ایک گھر بیابانی کی جگہ ہے لا حول و لا قوۃ
الا باللہ عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اوسکا گھر ہے
جسکا گھر نہیں اور اوسکا مال ہے جسکے لیے مال نہیں دنیا کے لیے وہ جوڑتا ہے جسکو کچھ عقل نہیں ہے
رواہ احمد والبیہقی معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے بیٹے ایسے مکان عمدہ بنا دیے ہیں مضبوط
قلعے سنگین گڑھیاں تیار کی ہیں جو لیا ہے پستی کی بنیاد رکھی ہے محلات کلان کلان کھڑے کیے ہیں
انکا گھر وہی عمارات دنیا ہیں آخرت میں انکے لیے کوئی گھر نہوگا اس سے پایا گیا کہ بہشت
میں نہ جاوینگے اگر بہشت ملتی تو بے گھر کیوں ٹھیرتے لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے
بیٹے لوگوں پر وعدہ لنبا ہو گیا اگرچہ طرف آخرت کے جلد چلے جاتے ہیں تو نے جب سے تو نے
دنیا کی طرف پشت کی ہے آخرت کی طرف منہ کیا ہے سو جس گھر کیطرف تو جاتا ہے وہ تجھسے
زیادہ تر نزدیک ہے بہ نسبت اس گھر کے جس سے تو باہر نکلتا ہے اسکو رزین نے مالک سے
روایت کیا ہے مطلب یہہ ہوا کہ لوگوں نے باوجود جلد مرنے کے وعدہ آخرت کو دور دراز
سمجھ لیا ہے مگر تو ایسا نکر تو آخرت کے گھر کو نزدیک اس دنیا کے گھر کو دور سمجھ لے کیونکہ جو چیز
گزر گئی وہ بہت دور ہو گئی جو آنیوالی ہے وہ بہت قریب ہے حدیث ابن مسعود میں آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو فمن یرد اللہ ان یشرح صدرہ
للاسلام پڑھکر یہہ فرمایا کہ جب نور سینے میں داخل ہوتا ہے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے
کہا گیا اسکی کچھ علامت ہے جس سے ہم اسکو پہچانیں فرمایا دور ہونا غرور کے گھر سے پھرنا خلود
کے گھر کیطرف تیار رہنا مرنے کے لیے موت کے آنے سے پہلے رواہ البیہقی غرور کا
گھر دنیا کو ٹھیرایا غرور کہتے ہیں فریب و مکر دہوکے کو خلود کا گھر آخرت کو فرمایا خلود کہتے ہیں
ہمیشہ رہنے کو غرضکہ خدا نے دو گھر واسطے ہر انسان کے بنائے ہیں ایک فانی
دوسرا باقی دنیا پہلے ہے یہ فانی ہے آخرت پیچھے ہے یہ باقی ہے جسنے فانی کو گھر سمجھا
وہ باقی سے محروم رہا جسنے باقی کو گھر ٹھیرایا اوسکا جی فانی میں نہیں لگتا ہے

جو رو پیہ اس فانی مین لگا وہ مٹی پانی مین برباد گیا ۵

ساغر فانی و بزم و ساقی فانی
بردار دل از ہستی بیہودہ جہان

باہر کشدی و درد ملاقی فانی
اللہ بود باقی و باقی فانی

ابن مسعود کہتے ہین ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوریئے پر سوئے بدن پر بوریئے کا نقش ہوگیا مین نے کہا اگر آپ حکم دین تو ہم آپ کے سلئے فرش بنا دین فرمایا کہان مین کہان دنیا میری اور دنیا کی ایسی مثال ہے جیسے ایک سوار کسی درخت کے نیچے سایہ لیکر چلدے رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ ثوبان نے کہا اے رسول خدا مجھکو کتنی دنیا کفایت کرتی ہے فرمایا جو تیری بھوک کو بند کرے تیرے ستر کو چھپا دے پھر اگر تیرا گھر ہو جو تجھکو سایہ مین رکھے تو یہ بھی بہتر پھر اگر کوئی جانور بھی ہو تو پھر کیا پوچھنا رواہ الطبرانی بیہقی نے عثمان بن عفان سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو چیز زیادہ ہے سایہ مکان پارہ نان پارچہ ساتر عورت سے اوسمین کچھ حق ابن آدم کا نہین ہے ایک آدمی نے ابن عمرو سے کہا کیا مین فقرا مہاجرین سے نہین ہون کہا تو جورو رکھتا ہے جسکے پاس رات بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جسمین تو بستا ہے کہا ہان کہا تو تو غنی ہے اوس نے کہا مین ایک خدمتگار بھی رکھتا ہون کہا اب تو تو بادشاہ ہے رواہ مسلم یہ بیان ہے مسکن کا پھر جس شخص نے گھر بنا پایا بلکہ اوسکو کوئی گھر بنا بنایا ملگیا کسی امر نے دیا یا والدین کیطرف سے ہاتھ آیا تو وہ اس گناہ اسراف سے علحدہ ہے اللہ سے امید ہے کہ اوس شخص سے مواخذہ نہو ۔

فصل بیان مین سواری کے

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برکت گھوڑونکے ماتھے مین ہے متفق علیہ یہ اسلئے ہے کہ گھوڑے پر سوار ہو کر راہ خدا مین لڑتے ہین جریر بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے مین نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ گھوڑے کے ایال اپنے ہاتھ سے بٹتے تھے فرماتے انکی پیشانی مین خیر ہے قیامت تک یعنی اجر و غنیمت ہے رواہ مسلم ابن عمر کی حدیث مین مرفوعًا

ذکر گھوڑ دوڑ کرنے کا آیا ہے حدیث مذکور متفق علیہ ہے یہ کام مشق جہاد کے لیئے تھا نہ کھیل
تماشے کے لیئے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے باندھا کوئی گھوڑا راہ خدا میں ایمان کی راہ
سے خدا کے وعدے کو سچا جانکر تو کھانا پینا لید پیشاب اوسکا دن قیامت کے میزان میں ہوگا
رواہ البخاری دوسری روایت میں نزدیک مسلم کے یون آیا ہے کہ اسپ شکال کو مکروہ
رکھتے تھے شکال وہ اسپ ہے جسکا سپید پاؤن بایان ہاتھ سفید ہو یا سپید ہاتھ بایان
پاؤن ابو قتادہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ بہتر گھوڑا وہ ہے جو ادہم اقرح ارثم ہو
یا اقرح محجل طلق الیمین ہو اگر ادہم نہو تو کمیت اچھا ہے اسکو ترمذی و دارمی نے روایت کیا ہے
اقرح وہ ہے جسکے ماتھے مین تھوڑی سی سفیدی ہو ارثم وہ ہے جسکے ناک اور اوپر کے ہونٹ پہ
سفیدی ہو محجل وہ ہے جسکے چارون ہاتھ پاؤن یا تین یا دو پاؤن سفید ہون خواہ کم یا زیادہ
طلق الیمین بضم طا و لام وہ ہے جو محجل نہو ابو وہب جشمی کی حدیث مین حکم کیا ہے کمیت اغر
محجل یا اشقر اغر محجل یا ادہم اغر محجل کا رواہ ابو داود والنسائی اشقر کہتے ہین اسپ سرخ
رنگ کو ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ برکت اسپ کی شقر مین ہے رواہ الترمذی و ابو داود
روایت عقبہ مین منع کیا ہے اسبات سے کہ گھوڑے کی نواصی و معارف و اذناب کو کاٹین
رواہ ابو داود ناصیہ پیشانی کے بالون کو کہتے ہین معارف گردن کے بالون کو اذناب
دم کو اسلیئے کہ دم سے مکھی اوڑاتا ہے معارف سے گرم رہتا ہے پیشانی مین خیر رکھی گئی ہے
یہ بھی فرمایا ہے کہ گھوڑے پالو اونکی پیشانی چوٹر پہلو پر ہاتھ پھیرو رواہ ابو داود والنسائی
کھریرا کرنا اسی حکم مین داخل ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
کوئی چیز بعد عورتون کے زیادہ تر محبوب گھوڑون سے نتھی اسکو نسائی نے روایت کیا ہے
ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسکے پاس زیادہ سواری ہو تو وہ دوسرے
مسلمان کو جسکے پاس سواری نہین ہے دیدیا کرے رواہ مسلم یعنی حق سواری رکھنے کا یہ
ہے کہ عاریۃً چڑہنے کو دیدے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے شیطانون کے اونٹ اور گھر

ہونگے سو اونٹ تو مین نے دیکھے ہی تمھاری اونٹنیان ہین جنکو تم لیکر نکلتے ہو خوب موٹی تازی
ہین کسی پر سواری نہین ہوتی جہان کسی مسلمان پر جو راہ مین رہگیا ہے تم گذر کرتے ہو اوسکو سوار
نہین کر لیتے ہے گھر سو اونکو مین نے نہین دیکھا ابو سعید کہتے تھے مین خیال کرتا ہون کہ وہ گھر
یہی قفص ہین جنکو تم دیباج سے مڑہتے ہو رواہ ابو داؤد مراد قفص سے ہودج و محمل و
عماری ہے اونٹ سے کوتل سواری مراد ہے گھوڑا ہو یا خچر یا گدہا یا اونٹ یہہ مرض غالبا امرا
رؤسا مین ہوتا ہے جو راتدن اسراف مال کیا کرتے ہین کوتل سواریان رکھتے ہین ہودج بے
تکلف بناتے ہین پر جہال لگاتے ہین سونے چاندی کی عماریان و محمل بناتے ہین ابو ہریرہ نے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حال گھوڑونکا پوچھا فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک
وزر یعنی گناہ کا سامان دوسرے ستر یعنی پردہ پوشی کا بندوبست تیسرے اجر یعنی ثواب کا ٹھاٹھ
تو جسکے لیے گھوڑا رکھنا گناہ ہے یہ وہ آدمی ہے جس نے ریا و فخر و دشمنی اہل اسلام کو لیے گھوڑا
پالا ہے یہ گھوڑا اوسکے واسطے وزر ہے ستر اوسکے لیے ہے جسنے اسپ راہ خدا مین باندہا
ہے پھر اللہ کا حق اوسکی پشت و گردن مین فراموش نکیا تو اوسکے لیے پردہ پوش ہے اجر
وہ ہے جسکو راہ خدا مین واسطے اہل اسلام کے کسی چراگاہ یا باغ مین باندہا ہے سو جو کچہہ یہ گھوڑا
اوس چراگاہ یا باغ سے کھاویگا اوسکا اجر اسکے لیے لکہا جاویگا لید و موت کی بقدر نیکیان لکہی
جاوینگی رسّی توڑکر جس ایک دو اونچی جگہہ پر چڑہجاویگا بقدر اوسکے نشان قدم کے اسکے لیے
نیکیان لکہی جاوینگی جس نہر پر گذر کریگا پانی پیئے گا اوتنی ہی نیکیان واسطے اسکے تحریر ہونگی
رواہ البخاری و مسلم و اللفظ لہ معلوم ہوا کہ جو لوگ گھوڑا شخصیت ظاہر کرنے کو پالتے ہین
ریا و فخر کرتے ہین یہ گھوڑا اونکے لیے گناہ کا سامان ہے جو شخص کسی مسلمان کو سوار کر دینے
کے لیے رکھتا ہے اوسکا پردہ فاش نہین ہوتا جس نے گھوڑا بہ نیت جہاد رکھا ہے اوسکے اجر کا
کچہہ حساب نہین آدمی اگر اسی نیت غزو سے مثلاً گھوڑا پالے گو اتفاق جہاد کا نہو تو کیا برا ہے
ورنہ ستر ہی سہی وزر سے تو نجات ملیگی خباب بن ارت نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ گھوڑے

تین طرح کے ہوتے ہین ایک رحمٰن کا ایک انسان کا ایک شیطان کا رحمٰن کا گھوڑا وہ ہے جو راہ خدا مین پالا گیا ہے او سپر اعداء خدا سے قتال ہوا ہے انسان کا گھوڑا وہ ہے جو کسی کو سواری مین دیا جاتا ہے شیطان کا گھوڑا وہ ہے جسپر بازی قمار مقرر ہوتا ہے روا الطبرانی دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے گھوڑے تین قسم کے ہین ایک وہ جسکو راہ خدا مین باندہا ہے اوسکی قیمت اجر ہے اوسکی سواری اجر ہے اوسکا عاریت دینا اجر ہے دوسرا وہ ہے جسپر کوئی بازی مارتا جیتتا ہے اوسکی قیمت گناہ سواری گناہ ہے تیسرا وہ ہے جو محتاجی چھپانے کے لیے باندہا ہے رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح حدیث ابی ذر مین نزدیک نسائی کے مرفوعاً آیا ہے کہ اسپ عربی ہر صبح کو اپنے مالک کے لیے دعاے خیر کرتا ہے الحدیث بہرحال شرع شریف مین سواری اسپ و شتر و خر و خچر کی آئی ہے یہ اقسام سہگانہ سواری مین معتبر ہوسکتے ہین سواری فیل کو فقہا نے مکروہ لکھا ہے کہا مثل چوپایون کے ہوتے ہین اولئک کالانعام بل ھم اضل اسلیے سوار ہونا پالکی نالکی میانہ پینس وغیرہ مین جائز سمجھا گیا ہے واللہ اعلم ؛

فصل بیان مین باغات کے

حدیث طویل ابی عسیب مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شب باہر نکلے مجکو اور ابوبکر و عمر کو لیکر حائط باغ انصار مین گئے صاحب حائط سے کہا کچہ کھلاؤ وہ ایک خوشہ کھجور کا لایا سب نے ملکر کھایا الحدیث رواہ احمد و رواتہ ثقات حائط اوس باغ کو کہتے ہین جسکے گرد دیوار یا آڑ ہو معلوم ہوا کہ باغ مین جانا وہان کا کچہ میوہ کھانا درست ہے جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اوس درخت سے جو کچہ کھایا گیا یا چوری گیا یا کم ہوا وہ صدقہ ہے دن قیامت تک دوسری روایت مین یون ہے درخت نہین لگاتا کوئی مسلمان پھر کھاتا ہے اوس سے کوئی انسان یا جانور یا چڑیان لیکن وہ سب دن قیامت کے صدقہ ہوگا رواہ مسلم اسمین بڑی فضیلت ہے درخت میوہ دار لگانے کی اگرچہ درخت

سایہ دار کا لگانا بھی خالی اجر سے نہین ہے اسیلیے درخت کے نیچے پاخانہ پھرنے سے منع فرمایا ہے اس کام کو موجب لعنت ٹھیرایا ہے بخاری ومسلم وترمذی کا لفظ انس سے مرفوعاً یون آیا ہے مامن مسلم یغرس غرساً اویزرع زرعاً فیاکل منہ طیر او انسان الاکان له به صدقة معنی وہی ہین جو اوپر گذرے فقط ایک کھیتی کا ذکر زیادہ آیا ہے معاذ بن انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بنایا کوئی گھر بغیر ظلم کے یا لگایا کوئی درخت بغیر ظلم کے اوسکے لیے اجر اوسکا جاری رہیگا جب تک کہ خلق خدا اوس سے منتفع ہوگی رواہ احمد یعنی کسیکا مال ظلم سے لیکر گھر بنایا ہو کسیکا درخت چھین کر نہ لگایا ہو تب یہ اجر ملیگا ورنہ خیر سائب کی حدیث مین آیا ہے جس نے کھیتی کی پھر اوس سے طیور وحیوانات صحرائی نے کھایا تو یہہ صدقہ ہے واسطے اوس کشتکار کے رواہ احمد والطبرانی حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے جو کچھہ ابن آدم کھاتے ہین یا درندے وطیر سب مین اجر ملتا ہے قوم انصار نے جب یہ سنا تو ہر ایک شخص نے اپنے حدیقہ مین تیس تیس دروازے رکھدئے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے منذری کہتے ہین اسمین نہی ہے اسبات سے کہ باغ کو ہر طرف سے روکین کھجور وانگور وغیرہا کو محتاجون بھوکون سے بچاوین کہ وہ کھانے نہ پاوین انتہی حدیث طویل ابی ہریرہ مین ذکر تشریف بری جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باغ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے یہ حدیث فصل ثالث کتاب الایمان مشکوۃ مین بطولہ لکھی ہے یہ حائط یعنی باغ انصار بنی النجار کا تھا اسی جگہہ یہ بشارت سنائی تھی من لقیک اشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنابھا قلبہ لبشرہ بالجنۃ الحدیث واللہ اعلم

فصل بیان مین نکاح کے

ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین اے گروہ جوانون کے جسکو تم مین طاقت جماع کی ہو وہ بیاہ کرے اسمین آنکھ کا چھپانا شرمگاہ کا بچانا ہے اور جس سے نہو سکے وہ روزہ رکھے کہ یہ خصی ہونا ہے

متفق علیہ انس کا لفظ یہ ہے جسنے مونہ پھیرا میری سنت سے وہ میری راہ پر نہین ہے یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ حکم کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کا منع فرماتے تھے تبتل یعنی ترک نکاح سے یہ بھی فرماتے تھے بیاہ کرو دوست رکھنے والی جننے والی عورت سے مین بڑا چاہتا ہون پیغمبرون سے دن قیامت کے اسکو احمد نے روایت کیا ہے ابن حبان نے صحیح کہا ہے عورت کا دوستدار جننے والا ہونا یون معلوم ہوسکتا ہے کہ اوس خاندان کی اکثر عورتین اسطرح کی دیکھی سنی گئی ہون حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت سے مال حسب جمال دین کے لیے سو تو دیندار عورت کر خاک پڑے تیرے ہاتھون پر متفق علیہ معلوم ہوا کہ رعایت دین کی سب خصال پر مقدم ہے اگر دین نہوا مال وجمال حسب ہوا تو خاک بھی نہوا عورت جب دیندار نہین ہوتی ہے تو مرد کو گھر جہنم ہوجاتا ہے ۵

زن بد در سرای مرد نکو	همدرین عالم است دوزخ او

اسیطرح عورت بد پر مرد کا یا ندار بھاری ہوتا ہے **فائدہ** جب نکاح کرے تو خود اپنا خطبہ آپ پڑھے یہ خطبہ حدیث ابن مسعود مین نزدیک اہل سنن کے آیا ہے جس سے منگنی ٹھیری ہے اوسکو دیکھ سکے تو دیکھ لے اسکو احمد و ابوداود نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے دوسرے کی منگنی پر منگنی کرنا منع ہے یہ مضمون حدیث ابن عمر مین نزدیک بخاری کے آیا ہے حدیث سہل ساعدی مین نکاح کرا دینا تعلیم قرآن پر آیا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ سکھانا کتاب اللہ کا بجاے مہر کے ہوسکتا ہے زبیر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نکاح کا اعلان کرو رواہ احمد وصححہ الحاکم اعلان اسطرح پر ہوتا ہے کہ ولی وشاہد اور دو چار اہل قرابت حاضر ہون حدیث ابی بردہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ بے ولی کے نکاح صحیح نہین ہوتا رواہ احمد نوشہ کا شہر کے گلی کوچہ مین سوار کرا کر پھرانا مکروہ یا حرام ہے اسکو تشہیر کہتے ہین نہ اعلان الذین خرجوا من دیارہم بطرا ورئاء الناس عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جس عورت نے اپنا نکاح بے ولی کے کیا اوسکا نکاح باطل ہے اگر دخول کیا ہے تو مہر واجب ہوا اگر اولیا مین جھگڑا پڑے تو بادشاہ ولی ہے

رواہ اهل السنن بالغہ عورت کا نکاح بے حکم اوسکے نہین ہو سکتا کواری ہو یا ثیب کواری کا
نکاح بے پوچھے نہوگا اوسکا اذن یہی ہے کہ وہ چپ ہو رہے متفق علیہ من حدیث ابی
ھریرۃ مرفوعا ثیب زیادہ ترحقدار ہے اپنی جان کی بنسبت ولی کے اسکو مسلم نے ابن عباس
سے مرفوعًا روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس ام سلمہ کے ایک آدمی بھیجا
پیغام نکاح کا دیا یہی مسلم مین آیا ہے کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرا دے رواہ ابن
ماجۃ والدارقطنی عن ابی ھریرۃ مرفوعًا معلوم ہوا کہ عورت شرعًا ولی نہین ہوتی ہے
ولایت کے لیے مرد کا ہونا چاہیے ابن عباس کہتے ہین ایک کواری لڑکی پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آئی کہا باپ نے اوسکا نکاح کر دیا ہے وہ ناخوش ہے حضرت نے اوسکو اختیار دیا
اس سے معلوم ہوا کہ جبر کرنا نکاح پر حرام ہے نہ باپ جبر کر سکتا ہے نہ اور کوئی ولی جس عورت کو
دو اولیا نے بیاہ دیا ہے وہ پہلے شوہر کو ملیگی اسکو احمد و اہل سنن نے جابر سے مرفوعًا
روایت کیا ہے دوسرا لفظ جابر کا یہ ہے کہ جس غلام نے بے اذن مالک کے نکاح کیا وہ زانی
ہے اسکو احمد و ابو داود نے روایت کیا ہے عورت اور اوسکی خالہ پھوپی یکجا نکاح مین نہین آسکتی
ہین اسکو شیخین نے مرفوعًا ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ نکاح
نہ کرے نہ منگنی نہ دوسرے کا نکاح کرا دے رواہ مسلم عن عثمان مرفوعًا حدیث عقبہ بن عامر
مین مرفوعًا آیا ہے کہ احق شروط جو لائق وفا کے ہین وہ شرط ہے جس سے شرمگاہ عورت کو
حلال کیا ہے متفق علیہ مراد اس شرط سے وہ شرط ہے جو شرعًا جائز ہے جیسے امساک بمعروف
یا تسریح باحسان نہ وہ شرط جو درست نہین جیسے یہ اقرار کہ مین تجہپر دوسرا نکاح نکرونگا نکاح متعہ
حرام ہے اسکی حرمت حدیث علی مین متفقًا علیہ آئی ہے محلل و محلل لہ حدیث ابن مسعود مین
لعنت آئی ہے رواہ احمد والنسائی والترمذی وصححہ محلل کہتے ہین شوہر ثانی کو محلل لہ
کہتے شوہر اول کو جس نے اپنی جورو کا طلاق مغلظہ کے بعد دوسرے سے نکاح کر دیا پھر اوس سے
طلاق دلوا کر اپنے نکاح مین پھیرنا چاہا وہ محلل لہ ملعون ہوا حدیث عائشہ سے معلوم ہوا تحلیل

مین مجرد تزویج کافی نہین ہے وطی بھی شرط ہے گو انزال نہو رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ نکاح نہین کرتا زانی حد زدہ مگر اپنی طرح کی عورت سے اسکو احمد و ابو داؤد نے
روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ مرد کو ایسی عورت سے نکاح کرنا درست نہین ہے جسکا زنا ظاہر ہو چکا ہے
نہ عورت کو ایسے مرد سے جسکا زانی ہونا ظاہر ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے حرم ذلک علی المؤمنین
یعنی یہ کام اہل ایمان پر حرام ہے اکثر جاہل مرد عورت پہلے آشنائی کرتے ہین پھر نکاح سو جب
حرام کر لیا تو اب اوس سے نکاح کرنا کیا ضرور پہلے توبہ کرکے یا حد قبول کرکے کسی نیک عورت سے
نکاح کرنا چاہیے اسیطرح اوس عورت کو کسی نیک مرد سے **فائدہ** حدیث ابن عمر مین مرفوعًا
آیا ہے کہ بعض عرب کفو ہین بعض عرب کے بعض موالی کفو ہین بعض موالی کے مگر حائک و حجام
اسکو حاکم نے روایت کیا ہے مگر یہ حدیث منکر ہے اسکی سند مین ایک مجہول ہے بزار نے ایک شاہد
اسکا معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے مگر اوسمین بھی انقطاع ہے فاطمہ دختر قیس سے فرمایا تھا اسامہ
بن زید سے نکاح کر لے رواہ مسلم یہ فاطمہ قرشیہ تھین اسامہ غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تھے معلوم ہوا کہ کفاءت نسب کی معتبر نہین ہے غیر کفو سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے اے بنی بیاضہ تم بیاہ دو ابا ہند کو اور بیاہ کرو اوسکے گھر رواہ
ابو داؤد ابو ہند کا نام یسار ہے یہ حجام تھے قبیلۂ مذکور کے معلوم ہوا کہ نکاح مین حرفہ معتبر
نہین ہے حدیث عائشہ سے نزدیک مسلم کے معلوم ہوا کہ لونڈی جب آزاد کر دیجاتی ہے تو
اوسکو اختیار ہے کہ نکاح مین شوہر غلام کے رہے یا نرہے دو بہنو کا نکاح مین جمع کرنا حرام ہے
ضحاک جب اسلام لائے تھے اونکے پاس دو بہنین تھین فرمایا ایک کو اونمین سے جسے تو چاہے چھوڑ دے
رواہ احمد واھل السنن غیلان سلمی کے پاس دس عورتین تھین وہ بھی ہمراہ اونکے مسلمان
ہو گئین فرمایا چار رکھ لے باقی چھ عورتونکو چھوڑ دے اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ و
شافعی نے روایت کیا ہے ابن حبان و حاکم نے صحیح بتایا ہے مگر بخاری و ابو زرعہ
و ابو حاتم نے معلل ٹھیرایا ہے سو یہ حدیث گو بوجہ اعلال ضعیف ہے اور رضعت و حرمت مین ایسی

دلیل حجت نہین ہوسکتی مگر عمل اسی حدیث پہ ہے کہ ایکمرد چار نکاح سے زیادہ ایک وقت مین فراہم کرے
چار سے زیادہ جمع کرنیوالا اگرچہ عاصی ٹہیرے لکن کافر نہین ہوتا ہے اور کیا عجب ہے کہ بسبب ضعیف
سند حدیث کے معذور سمجھا جاوے مگر تقوی یہی ہے کہ چار سے زیادہ نہون مگر بعد طلاق یا فوت کے

فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم قبول کرو وصیت میری حق مین عورتون کے انسے نیکی کرو وہ پیدا ہوئی ہین بائین پسلی سے پسلی مین سب سے زیادہ ٹیڑہی وہی اوپر کی ہڈی ہوتی ہے تو اگر سیدہا کرنا اوسکا چاہیگا تو اوسکو توڑ ڈالیگا اور جو چھوڑ دیگا تو وہ ہمیشہ ٹیڑہی رہیگی رواہ البخاری ومسلم مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ تو اگر عورت سے نفع لیا چاہتا ہے تو نفع لے اوسکو ٹیڑہا رہنے دے ورنہ اوسکے سیدہا کرنے مین اوسکا توڑنا ہے توڑنا اوسکا یہی طلاق دینا ہے معلوم ہوا کہ کجی ہر عورت کی خلقت اصلی ہے وہ ہرگز سیدہی چال نہین چلتی یا تو شوہر اوسکی کجی پر صبر کرے ورنہ بے چھوڑے بسر نہوگا مراد صبر کرنے سے کجی پر یہ ہے کہ اوسکی بدخلقی بدزبانی صبر کرے نہ یہ کہ اوسکے کفر و بدعت سے راضی رہے یا زناکاری سترنجواری گانے ناچنے پر خاموش ہو بیٹھے جو مرد عورت سے صحبت کر کے حال صحبت کا کہتا پھرتا ہے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدترین مردم نزدیک خدا کے دن قیامت کو درجے مین فرمایا ہے یہ مضمون حدیث ابی سعید مین نزدیک مسلم کے آیا ہے جاہل مرد عورت جماع کا طرز صحبت یکدیگر کا حال بیان کردیتے ہین یہ حرکت بے برکت نہایت بد ہے

فائدہ حدیث معاویہ قشیری مین آیا ہے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ حق جورو کا شوہر پر کیا ہے فرمایا جب تو کہاوے تو اوسکو کہلا جب تو پہنے تو اوسکو پہنا اوسکے موہنہ پر مت مار اوسکو سخت و درشت برا بھلا مت کہہ اوسکو الگ نکر مگر گھر مین رواہ احمد واہل السنن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نان نفقہ بی بی کا شوہر پر واجب ہے اپنا سا طعام و لباس اوسکو بھی کھلاوے پہناوے جابر بن عبد اللہ نے کہا یہود کہتے تھے عورت کے پس پشت کیطرف سے جماع کرنے مین بچہ احول پیدا ہوتا ہے خدا نے یہ آیت اوتاری نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم رواہ مسلم معلوم ہوا کہ عورت سے ہرطرح واندر جماع کرنا

درست ہے اوٹھا کر بیٹھا کر لٹا کر گرا کر سامنے کیطرف سے پشت کی جانب سے فقط دُبر مین جماع کرنا حرام ہے یہ بات آیت موصوفہ سے بھی سمجھی جاتی ہے اسلیئے کہ کھیتی وہی ہے جہان سے پھل ملے نہ وہ جہان جبک مایسے کہ بیکھاوے وقت ارادہ جماع کے حکم بسم اللہ کہنے کا حدیث ابن عباس مین مرفوعًا نزدیک شیخین کے آیا ہے پھیر دعا پڑھے اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا اگر تقدیر مین بچہ لکھا ہے تو کبھی شیطان اوسکو کچھ نقصان نہین پہنچا سکتا یعنی بسم اللہ کی اولاد صالح ہوتی ہے بے بسم اللہ کے شریر و بد ہوتی ہے پچھے حقیقی بچہ یا حرامی بچہ تو بالکل شیطان بصورت انسان ہوتا ہے ؎

اینکہ می بینی خلاف آدم اند		نیستند آدم غلاف آدم اند	

فائدہ ابوہریرہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب مرد نے جورو کو اپنے بستر پہ بلایا اوس نے انکار کیا کسی کی تو صبح تک سارے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین رواہ البخاری معلوم ہوا عورت پہ قبول کرنا طلب مرد کا واجب و فرض ہے کیونکہ ایسی سزا لعنت سوا فرض کے کسی دوسرے کام پہ نہین ہو سکتی ہے جس عورت سے شوہر ناراض ہوتا ہے جب تک کہ وہ راضی نہین ہوتا عورت کی کوئی عبادت فرض و نفل قبول نہین ہوتی جو شوہر ناخوش ہو کر سوتا ہے تو اللہ کا غصہ اوس عورت پہ نازل ہوتا ہے عورت کے لئے مرد کو جنت و نار ٹھیرایا ہے عورت پہ کسی کا اتنا حق نہین ہے جتنا شوہر کا حق ہے حتی کہ ماں باپ کا حق بھی عورت کی مغفرت رضاے شوہر پہ موقوف ہے ورنہ نجات نہو گی یہ سب مضمون حدیثون مین آیا ہے **فائدہ** حمل مین دودھ پلانا درست ہے عزل کو مخفی زندہ درگور کرنا ٹھیرایا ہے رواہ مسلم مرفوعًا عن جذامۃ عزل کہتے ہین شرمگاہ کے باہر انزال کرنے کو تاکہ نطفہ نہ ٹھیرے کہین ایسا نہو کہ حمل رہجاوے لکن دوسری حدیث سے اباحت عزل کی بھی نکلتی ہے اسلیئے عزل کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے ایک غسل سے چند عورات پہ طواف کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حدیث انس مین نزدیک مسلم کے آیا ہے **فائدہ** صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر یہی تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو لیکر آزاد کر دیا تھا باقی

بیبیونکا پانسو درہم مہر تھا ام حبیبہ کا مہر جو چار ہزار درہم کا تھا وہ نجاشی نے مقرر کیا تھا بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نتھا مگر آپنے اوسپر انکار نہ فرمایا اس سے فضیلت کم مہر کی اباحت زیادہ مہر کی معلوم ہوئی نکاح سے پہلے جو کچھ مہر دیا ہے یا بخشش کی ہے یا وعدہ کیا ہے اوسکی مالک عورت ہے یعنی گو دوسرے کے نام سے مثل باپ یا بھائی وغیرہما کے کیون نہ دیا ہو بعد عصمت نکاح کے جو کچھ دیا یا دیویگا وہ اوسیکا ہے جسکو دیا ہے رواہ احمد واھل السنن عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ معلوم ہوا کہ منگنی مین جو کچھ طرف سے شوہر کے دولہن کو جاتا ہے نقد ہو یا جنس وہ ملک عروس ہے نہ اہل عروس اسی حدیث مین یہ لفظ بھی ہے کہ احق ما اکرم الرجل علیہ ابنتہ او اختہ یعنی سالے سسر کا اکرام زیادہ لائق ہے اس سے یہ بھی نکلا کہ اقارب زوجہ کا صلہ رحم کرنا مشروع ہے مگر سوا ان دو شخص کے کسی اور رشتہ دار زوجہ کا ذکر کسی حدیث مین نہین آیا ہے رہی ساس سو اوسکا اور سسر کا ایک حال ایک حکم ہے ستو و کھجور پر بھی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے رواہ احمد عن جابر معلوم ہوا کہ مہر نقد ہی سے مقرر ہونا کچھ ضرور نہین ہے بغیر درہم و دینار کے بھی سویق و تمر پر عورت حلال ہو سکتی ہے بلکہ حدیث عامر بن ربیعہ مین اجازت نکاح کی ایک جفت پاپوش پر بھی آئی ہے اخرجہ الترمذی واحمد وابن ماجہ شاید اسی جگہ سے یہ مثل نکلی ہے کہ مرد کا کیا نقصان ہے ایک جوتی اوتاری دوسری پہنی ایک مرد کا نکاح فقط انگشتری آہن پر کر دیا تھا رواہ الحاکم عن سہل بن سعد یہ حدیث کہ مہر دس درہم سے کم نہین ہوتا ہے قول علی مرتضی کا ہے حدیث مرفوع نہین عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو یعنی مرد پر اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے عمرہ دختر جون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اعوذ باللہ منک آپنے اوسکو طلاق دیدی پھر اسامہ سے کہا کہ اسکو تین کپڑے دیکر رخصت کرو اخرجہ ابن ماجہ عن عائشۃ معلوم ہوا کہ مطلقہ کو تین پارچہ دیکر رخصت کرے یون ہی ہاتھ پکڑ کر گھر سے نہ نکالے یہی معنی ہین تسریح باحسان کے **فائدہ** انس کہتے ہین عبد الرحمن بن عوف سے

فرمایا تو ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری ہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا واجب ہے امام احمد نے کہا
سنت ہے جمہور نے کہا مندوب ہے قول اول قوی ہے وقت ولیمہ کا بعد دخول کے ہے دو تین دن تک
ولیمہ ہو سکتا ہے ولیمہ کا قبول کرنا واجب ہے یہ بات حدیث ابن عمر سے نزدیک شیخین کے ثابت ہوئی
ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جسمین آنیوالے کو منع کیا جاوے
جو نہ آوے اوسکو بلایا جاوے جسنے دعوت ولیمہ کی قبول نہ کی وہ خدا و رسول کا گنہگار رہا اخرجہ
مسلم غرضکہ قبول کرنا لازم ہے نہ کہانا چاہے کہائے یا نہ کھائے صائم ہو تو دعا دیکر چلا آوے
مفطر ہو تو کھانا کھالے یہ مضمون حدیث انس و جابر مین نزدیک مسلم کے آیا ہے صفیہ دختر شیبہ
نے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بعض بیبیوں کا دو مد جو پر اخرجہ البخاری
مد آدہ پاؤ کم ایک سیر کا ہوتا ہے سکہ کلدار سے صفیہ کے ولیمہ مین کھجور و اقط و گھی کھلایا اسکو بخاری
نے انس سے روایت کیا ہے **فائدہ** عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
قسمت کرتے تھے درمیان بیبیوں کے و فرماتے اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما
تملک ولا املک رواہ الاربعۃ معلوم ہوا کہ جسکے کئی بیبیاں ہوں اوس پر تقسیم واجب ہے
کمی و بیشی محبت پر پکڑ نہین ہے نان نفقہ شب باشی مین برابری کرے جماع مین برابری شرط
نہین ہے ابو ہریرہ نے مرفوعا روایت کیا ہے جسکی دو عورتین ہین اور وہ ایک کی طرف جھکتا ہے
تو اوسکا آدھا دھڑ دن قیامت کے مائل ہوگا رواہ احمد والاربعۃ جھکنے کے یہ معنی ہین کہ ایک بی بی
کو تو نان نفقہ وغیرہ سب کچھ دیتا ہے دوسری کو نہین دیتا یا رات کو اوسکے گھر نہین بستا
یہ اور بات ہے کہ نان نفقہ تو دیتا ہے مگر رات کو کسی کے جبر و قہر سے پاس اوسکے نہین
رہ سکتا شاید یہ حالت مجبوری کی سبب معذوری ہو اللھم غفرا نان محبت کی کمی و بیشی
پکڑ دھکڑ نہین ہے چاہے بہ نسبت اگلی بی بی کے پچھلی جورو کو زیادہ چاہے اختیار
ہے حدیث انس مین آیا ہے سنت یہ ہے کہ جب بیاہی پر کنواری لائے تو اوسکے پاس سات
رات رہے پھر قسمت کرے جب بیاہی لاوے تو اوسکے پاس تین شب رہے پھر تقسیم کرے اسکو بخاری نے

روایت کیا ہے عائشہ کہتی ہین سودہ نے اپنی نوبت مجھکو بخشدی تھی متفق علیہ معلوم ہوا
کہ ہبہ کرنا نوبت کا سوت کو جائز ہے مگر برضامندی شوہر اسلئے کہ یہ حق مرد کا ہے مگر رجوع کرنا
عورت کا اپنی نوبت ہبہ سے ہو سکتا ہے یہ بھی درست ہے آیندہ کے لئے نہ واسطے زمانہ گذشتہ کے عائشہ نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد عصر کے بیبیون کے پاس آتے ہر ایک سے بوس و کنار
کرتے اخرجہ مسلم بلفظہ متفق علیہ عائشہ کا یہ ہے کہ جب سفر مین جاتے تو قرعہ ڈالتے جس
بی بی کے نام کا نکلتا اوسکو اپنے ہمراہ لیجاتے فرمایا جورو کو غلام کیطرح نہ مارو اسکو بخاری نے ابن
زمعہ سے روایت کیا ہے **فائدہ** ثابت بن قیس کی جورو کا خلع باغ پھروا کر کرا دیا یہ مضمون
حدیث ابن عباس مین نزدیک بخاری کے آیا ہے معلوم ہوا کہ خلع مین جو مرد نے دیا ہو
پھیر لے کم و بیشی نہ کرے یہ خلع فسخ نکاح ہے نہ طلاق خلع کی عدت ایک حیض ہے ثابت بہت
بدشکل تھے یہ بی بی بہت خوبصورت تھین انکا نام بھی جمیلہ تھا انکو خوف اپنے کفر کا ہوا اوسنے خلع
چاہا ورنہ حدیث مین آیا ہے کہ خلع کرنیوالیان منافقات ہین یعنی جو شوہر بدلنے مزا چکھنے
کے لیے خلع کیا چاہتی ہین حالانکہ شوہر اچھا خاصا ہے کچھ برا نہین ہے **فائدہ** ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ بہت دشمن نزدیک خدا کے طلاق ہے روا ہ ابو داؤد و ابن ماجہ یعنی ہر کسی کو
ذراسی بات پر طلاق دینا چاہیے نہ عورت کو اوس سے طلاق لینا چاہیے پھر جو عورت اسلئے
طلاق لیا چاہتی ہے کہ کسی یار یا کسی عاشق زار سے ملیگی تو وہ طلاق اور بھی زیادہ خدا کو دشمن
ہے بغیر کسی کھٹکے کے طلاق لینے پر یہ آیا ہے کہ ایسی عورت کو جنت کی ہوا بھی نہ لگیگی کھٹکے کا
مطلب یہ ہے کہ عورت کو خوف اپنے کفر کا یا قتل کا یا فاقہ سے مر جانے کا یا کسی گناہ مین پھنس
جانیکا ہو نہ یہ کہ بیٹھے بٹھائے بلا کسی وجہ شرعی و دینی کے دوسرے سے میل ملانے یا نکاح کرنے
کے لیے طلاق چاہے ایسی طلاق ملعون مبغوض ہوتی ہے ابن عمر نے اپنی بی بی کو حیض مین طلاق
دی تھی فرمایا رجوع کر متفق علیہ معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا حرام ہے ایسی طلاق واقع
نہین ہوتی طلاق حالت طہارت مین دیجاتی ہے جسمین صحبت نکی ہو ابن عباس کہتے ہین عہد رسول خدا و ابوبکر

وشروع خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین تین طلاقین ایکبارگی ایک ہی طلاق گنی جاتی تھی عمر نے کہا
لوگ اس کام مین جلدی کرتے ہین اسلیئے اس طلاق کو جاری کرنا چاہیئے رواہ مسلم معلوم ہوا
کہ جو شخص ایک مجلس مین ایک مونہہ سے تین بار طلاق کہدیتا ہے تو اس کی وہ عورت بائن نہین
ہوتی تین بار کہے یا سوبار یا ہزار بار یہ ایک ہی طلاق ہوگی ابھی دو اور طلاق باقی ہین حدیث
ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تین چیزین ہنسی بے ہنسی دونون مین واقع ہوجاتی ہین
نکاح طلاق رجعت اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ہے اسلیئے حدیث عبادہ
بن صامت مین فرمایا ہے کہ جائز نہین لعب کرنا طلاق و نکاح و عتاق مین جس نے انکو کہا تو
یہ واجب ہوگئین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جب تک کام نہین کیا ہے یا مونہہ سے کچھ نہین کہا
ہے تب تک حدیث نفس اس امت کو معاف ہے متفق علیہ اس امت کا خطا و نسیان اور جس
کام کو زبردستی کرایا گیا ہے عفو ہے رواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس **فائدہ** عورت شوہر
کے حرام کرنے سے حرام نہین ہوتی جسنے اپنے اوپر عورت کو اپنی جان پر حرام کرلیا مثلاً یہ کہا
کہ تو برابر مان بہن وغیرہما کے ہے تو وہ کفارہ دے یہ مضمون حدیث بخاری و مسلم مین ابن
عباس سے آیا ہے عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہین ایک سوتا جب تک کہ
جاگے دوسرا دیوانہ یہانتک کہ ہوش مین آوے تیسرا بچہ یہانتک کہ بڑا ہو یعنی بالغ رواہ احمد
و الاربعۃ الا الترمذی و صححہ الحاکم **فائدہ** حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے
کہ جب رجوع کرے تو کسیکو طلاق و رجعت کا گواہ کرلے اسکو ابوداؤد نے بسند صحیح روایت
کیا ہے معلوم ہوا کہ بعد ایک یا دو طلاق دینے کے مدت عدت کے اندر رجوع کرنا درست
ہے جبکہ دخول ہوچکا ہو اسمین کچھ رضامندی عورت کی معتبر نہین یعنی خواہ وہ رجوع
سے راضی ہو یا ناراض رجوع ہوسکتا ہے گواہی مذکور مستحب ہے کچھ واجب نہین ہے یہ رجعت
قول و فعل دونون سے ہوسکتی ہے گو عورت ناخوش ہو ہان اگر عدت گزر گئی ہے اور رجوع نہ کیا ہے
تو بدون نکاح جدید کے حلال نہوگی **فائدہ** رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی

بیبیون سے ایلا کیا تھا یعنی قسم کھالی تھی کہ اونکے پاس نہ جاوینگے حلال کو اپنے اوپر حرام کرلیا
تھا پھر اس قسم کا کفارہ دیا یہ مہینا اونتیس دن کا تھا اسلیئے مدت ایلا مین اختلاف ہے ظاہر یہ
ہے کہ ایک ماہ سے کم چار ماہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے بعد ختم مدت کے کفارہ دے بی بی سے ملے
ایلا کچھہ طلاق نہین ہے **فائدہ** ایک مرد نے اپنی جورو سے ظہار کیا تھا پھر اوس سے صحبت کی
فرمایا تو اب اوسکے پاس نہ جا جب تک کہ کفارہ نہ دے اسکو اہل سنن نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے ایک شخص رمضان مین اپنی بی بی سے جماع کر بیٹھا فرمایا تو ایک گردن آزاد کر یا دو ماہ
تک پیاپے روزے رکھہ یا ساٹھہ مسکین کو کھانا کھلا اخرجہ احمد و الاربعۃ الا النسائی
عن سلمۃ بن صخر معلوم ہوا کہ جو کوئی ظہار یا ایلا کرے اوسکا یہی کفارہ ہے **فائدہ**
مسلم کے نزدیک حدیث ابن عمر مین قصہ لعان کا آیا ہے جبکہ مرد جورو کو تہمت زنا کی لگاوے تو
بصورت نہونے گواہون کے چار چار بار میان بی بی دونون قسم کھاوین اس قسم کے بعد تفریق
ہوجاتی ہے پھر قیامت تک دونون جمع نہین ہوسکتے یہ لعان فسخ ہے نہ طلاق کہ پھر رجوع ہوسکے
یہی قول قوی ہے لعان مین مہر واپس نہین ہوتا یہ مضمون حدیث متفق علیہ مین ابن عمر سے
مرفوعاً آچکا ہے ابن عباس کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو حکم
دیا کہ اپنا ہاتھہ مونہہ پر رکھہ لے یعنی پانچوین قسم نہ کھاوے اسلیے کہ یہ قسم تفریق کو واجب کردیتی ہے
یا موجب عذاب کی ہوتی ہے اگر جھوٹی قسم کھائی ہے اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے
دوسری روایت ابن عباس مین یون آیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہا کہ میری جورو کسی چھونیوالے کا ہاتھہ نہین پھیرتی یعنی فاسق فاجر ہے مرید جماع کو
مانع نہین ہوتی فرمایا اسکو چھوڑ دے کہا مین ڈرتا ہون کہ کہین اوسکے پیچھے میرا دم نہ نکل جاوے
یعنی مجکو اوس سے محبت ہے جدائی مین خوف ہلاک کا ہے فرمایا رہنے دے رواہ ابو داود والبزار
ورجالہ ثقات معلوم ہوا کہ جس عورت سے زنا ہوگیا ہے تو اوسکا نکاح نہین گیا یہ فرمانا آپکا
کہ اوسکو رہنے دے مراد اس سے اوسکی محافظت کرنا ہے زنا و مقدمات زنا سے نا جائز

زناکاران جو شخص زناسے زن پر راضی وغیر مانع ہے وہ دیوث ہوتا ہے اور مہر خبیث حرام ہے —

فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ بعد نزول آیت لعان کے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جس عورت نے کسی قوم پر ایسے شخص کو داخل کیا جو اوسمین کا نہین ہے تو وہ عورت بد دین ہے خدا اوسکو اپنے بہشت مین داخل نہ کریگا اسیطرح جس مرد نے انکار کیا اپنی اولاد کا اور وہ دیکھتا ہے کہ وہ اوسی کی اولاد ہے تو اللہ ایسے مرد سے پردہ کریگا اور سارے اگلے پچھلون کے سامنے اوسکو رسوا سے خلائق فرماویگا اخرجہ الاربعۃ الا الترمذی معلوم ہوا کہ حرامی بچے ولد الزنا کو کسی قوم مین ملا دینا بڑا گناہ ہے اسیطرح اپنے سچے بچے کا انکار کرنا منع ہے زانیات اپنی اولاد کو خصم شوہر کے باندہ دیتی ہین وہ اوسی شوہر کا بچہ کہلاتا ہے حالانکہ اوسکے نسب حسب کا نہین ہوتا ہے پھر اوس فرضی باپ کی میراث بدون کسی حق کے اوسکو ملتی ہے اگرچہ وہ وارث اس فرضی باپ کا نہین ہے اسکی سزا اگر جہنم نہو تو پھر کیا ہوگی ایک مرد کا بچا کالا پیدا ہوا تھا اوس نے رسول خدا سے کہا فرمایا اس بچے کو کسی رگ نے کھینچا ہوگا متفق علیہ یعنی گورے آدمی سے کالا بچا پیدا ہونا یا کالے مرد سے گورا بچا ہونا کچھ دور نہین ہے آبا و امہات مین کوئی اوس بچے کے رنگ کا آدمی ہوگا اوس رنگ نے اوسمین آکر اثر کیا یہ کوئی دلیل حرامکاری عورت کی نہین ہے کہ گورا کیون نہ جنا کالا کیون پیدا ہوا

فائدہ احادیث بلوغ المرام سے سمجھا گیا ہے کہ عدت طلاق کی تین حیض یا تین مہینے ہوتے ہین حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ جلدی ہو یا دیر مین نفاس مین نکاح ہوسکتا ہے گر قربت نہ کرے مطلقہ ثلثہ کے لئے نہ گھر ہے نہ نفقہ سوا شوہر کے کسیکا سوگ تین دن سے زیادہ نہین ہے بھائی ہو یا باپ یا مان یا بہن شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن کا ہوتا ہے سوگ والی کوئی رنگا کپڑا سوا چنری کے نہ پہنے سرمہ نہ لگاوے گو آنکھ دکھتی ہو خوشبو نہ ملے مہندی نہ لگاوے اس مدت عدت شوہر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ شوہر کا حق عورت پر مان باپ سارے بھائی بندون سے زیادہ تر ہے کہ سبکے لیے تین دن ہین اسکے لئے چار ماہ دس دن ہین پھر شکل سوگواری بھی نسبت اورون کے زیادہ تر

میلی کچیلی سفر ہوئی ہے مگر امراء کے گھر شوہر سب سے زیادہ حقیر فقیر ذلیل و خوار رہتا ہے زندہ
یا مردہ بی بی شوہر کو غلام کی طرح اپنا تابعدار بنائے رکھتی ہے مگر جس کسی سے آشنائی یاری
عشقبازی ہے اوسکے ہاتھ سے خود مار کھاتی ہے اوسکی لونڈی بنی رہتی ہے شاید انصاف اسیکا نام ہے
یہ کام دن قیامت کے کچھ اور ہی روپ لاویگا ع رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایکدن ۔ طلاق
بائن کی عدت میں ضرورت کے لیے گھر سے باہر نکلنا درست ہے بغیر عذر کے جائز نہیں عبادت
و قربت بھی داخل حاجت ہے مثلاً زکوٰۃ صدقہ خیرات کرنے کو باہر نکلے ام ولد کی عدت بھی وفات
سید پر وہی چار ماہ دس دن کی ہے کنیز کی طلاق دو طلاق ہیں عدت بھی دو حیض ہیں جس عورت کو غیر کا
حمل ہو اوس سے جماع نہ کرے تاکہ اسکا پانی دوسرے کے کھیت میں نجاوے یہ قطعی حرام ہے **فائدہ**
عمر رضی اللہ عنہ نے زن مفقود الزوج کے لیے چار سال کا انتظار کرنا پھر چار ماہ دس دن تک عدت
میں رہنا بیان کیا ہے اخرجہ الشافعی لیکن کوئی حدیث مرفوع اسمیں نہیں آئی ہے مذہب
قوی یہ ہے کہ جب عورت کو شوہر کے غائب و گم گشتہ ہونے سے ضرر پہنچے جسکا تحمل اوس سے نہیں ہو سکتا
ہے خواہ یہ ضرر طرف سے نان نفقہ کے ہو یا بسبب ترک جماع کے تو نکاح اوسکا فسخ ہو سکتا ہے
تحدید مدت کی معتبر نہیں ہے حدیث حتی یاتیہا البیان اگر ضعیف نہوتی تو تقویت اثر مذکور
کر سکتی تھی **فائدہ** جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مرد پاس
کسی عورت کے رات کو نہ رہے مگر ناکح یعنی شوہر یا محرم یعنی جس سے اوسکا نکاح درست نہیں ہے جیسے
باپ بھائی ماں اخرجہ مسلم اسیطرح حدیث ابن عباس میں مرد کا عورت سے تخلیہ کرنا منع آیا ہے اخرجہ
البخاری اوطاس میں جو عورتیں قید ہو کر آئی تھیں فرمایا انمیں جو حاملہ ہو اوس سے وطی بعد
وضع حمل کے کیجاوے جو حاملہ نہو اوس سے بعد ایک حیض کے اسکو احمد نے ابو سعید سے روایت کیا ہے **فائدہ**
فرمایا بچہ عورت کا ہوتا ہے زانی کو پتھر ہے یعنی وہ لائق رجم کے ہے یا محروم ہے ایسے بچے کا نسب فقط
ماں سے ملتا ہے اوس مرد زانی سے یہ حدیث ابو ہریرہ کی مرفوعاً متفق علیہ ہے اس زمانے میں اولاد زنا کی
بکثرت ہوئی ہے اور وہ اوسی فرضی باپ کی سمجھی جاتی ہے خواہ بیٹا ہو یا بیٹی یہ ایک نشان ہے قرب قیامت کا

شرفا نے بھی آجکل وہی چال کمینوں رذیلوں کی اختیار کر لی ہے کہ شراب زنا رقص سرود سے عار نہین کرتے حالانکہ یہ کام سب مذاہب مین گناہ ٹھیر چکے ہین **فائدہ** حرمت شیر خوارگی کی پانچ مرتبہ کے چوسنے سے ثابت ہوتی ہے نہ ایک دو بار سے رضاعت معتبر وہ ہے جو دو برس کی عمر تک ہو سبب اوسکا بھوک ہو جوان آدمی کو دودھ پلانے سے یہ ہوتا ہے کہ مرضعہ اوسپر حرام ہو جاتی ہے یہ پلانا اسطرح ہو سکتا ہے کہ چھاتی دوہکر دودھ پلاوے اوسکے مونہہ مین چھاتی دینا کچھ ضرور نہین ہے یہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے اگرچہ خلاف جمہور ہے مگر مطابق دلیل مرفوع ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو بات نسب سے حرام ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہے متفق علیہ رضاع سے سات عورتون کو حرام بتایا ہے ماں بہن بیٹی پھوپی خالہ بھتیجی بھانجی ماں بہن کا ذکر تو قران مین ہی آیا ہے باقی پانچ جو بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین وہ رضاع سے بھی حرام ٹھیرینگی رہی یہ بات کہ جو رضاع سے حرام ہے وہ رشتہ سسرال سے بھی حرام ہوتی ہے یا نہین سو مذہب آئمہ اربعہ کا یہ ہے کہ ماس رضاعی اور باپ کی جورو رضاعی اور جمع کرنا دو بہنون رضاعی کا اور پھوپی و خالہ رضاعی کا حرام ہے رضاع سے وہی دودھ مراد ہے جو آنت کو پھاڑے دودھ چھوڑانے سے پہلے ہو اسکو ترمذی نے ام سلمہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے رضاع دو سال تک ہوتا ہے پس بس ثبوت رضاعت کے لئے تنہا قول ایک مرضعہ کا کافی ہے اسکو بخاری نے عقبہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے **فائدہ** عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہندہ دختر عتبہ زن ابو سفیان سے فرمایا تو اوسکے مال سے مطابق دستور کے لیکر خرچ کر جو تجھکو تیرے بچونکو کفایت کرے متفق علیہ معلوم ہوا کہ بی بی بچون کا نان نفقہ مرد پر واجب ہے مگر بقدر کفایت نہ زیادہ از دستور حدیث مرفوع طارق مین آیا ہے کہ تو شروع کر عیال سے پہلے ماں باپ بہن بھائی سے پھر جو شخص جتنا تجھسے قریب ہو اسکو نسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ اول ان چار کو دے پھر اور قریب کے رشتہ دار کو یہ بات نہین ہے کہ سارے کنبے کا نفقہ اسپر واجب ہوتا ہے ہاں صلہ رحم کی بڑی فضیلت آئی ہے قطع رحم بڑا گناہ ہے صلہ رحم شوہر کا اور اوسکی اولاد کا عمدہ کام ہے

پھر اور اقرباسے اچھا سلوک رکھے اسلیئے کہ شوہر کا رشتہ سب رشتون پر مقدم ہے عورت کی نجات وہلاکت
رضاے شوہر پر منحصر ہے جسطرح اولاد کی نجات رضاے والدین پر موقوف ہے عورت پر حق شوہر کا
سب سے زیادہ تر ہے یہانتک کہ ماں باپ کے حق پر بھی مقدم ہے مرد پر سب سے مقدم حق والدین کا بالخصوص
ماں کا حق ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ مملوکہ یعنی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دے طاقت سے
زیادہ کام نہ لے رواہ مسلم جسکا قوت جسکے ذمہ پر ہے اوسکا ضائع کرنا گناہ کے لئے بس کرتا ہے
رواہ النسائی عن ابن عمرؓ و حاملہ عورت جسکا شوہر مرگیا ہے اوسکے لئے نفقہ نہین ہے اخرجہ
البیہقی عن جابر مرفوعاً دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے وہ اوپر ہے یہ نیچے
فرمایا جورو کہتی ہے اطعمنی او طلقنی مجکو روٹی دے یا چھوڑ دے رواہ الدارقطنی عن
ابی ھریرۃ ابن مسیب نے کہا جو آدمی عورت پر خرچ نہین کرسکتا ہے اون دونون کے بیچ مین
جدائی کرادیجاوے پھر کہا کہ یہ سنت ہے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو سعید
بن منصور نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ مرد و عورت مین بسبب تعذر نان نفقہ کے تفریق ہوسکتی ہے
جب مرد اداے حق زن سے بالکل عاجز ہے یا باوجود قدرت کے اوسکا حق ادا نہین کرتا ہے اور
عورت بھوک ننگی نہین رہسکتی ہے تو عورت کی درخواست پر حاکم شوہر سے فسخ نکاح کرواسکتا ہے
خلع یا طلاق دلواسکتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے امراے لشکر کو جو باہر گئے تھے لکھ بھیجا کہ جو لوگ اپنی
عورتون سے غائب ہین وہ اونکے لئے خرچ بھیجین یا اونکو طلاق دیدین اگر طلاق دیا چاہین تو
نفقہ گذشتہ بھیجدین اسکو شافعی نے باسناد حسن روایت کیا ہے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نان
نفقہ عورت کا ہر حال مین مرد پر واجب ہے اوسکو نفقہ دے ورنہ طلاق ہوسکتی ہے عورت کا
رک جانا جماع سے بصورت نہ ملنے نان نفقہ کے جائز ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی
جورو پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا جہان مناسب جان وہان خرچ کر اخرجہ
الشافعی واحمد و ابوداؤد یہ ترتیب سنت ہے اگر اولاد ہو تو بی بی بچونکو برابر رکھے ایک کو دوسرے پر

مقدم نہ کرے خادم سے مراد سواری ہے معاویہ قشیری نے پوچھا کہ میں کسکے ساتھ احسان کروں فرمایا ماں کے ساتھ کہا پھر کسکے ساتھ فرمایا ماں کے ساتھ کہا پھر کسکے ساتھ فرمایا ماں کے ساتھ کہا پھر کسکے ساتھ نیکی کروں کہا باپ کے ساتھ پھر جو زیادہ قریب ہو پھر جو بعد اوسکے قریب ہو اخرجہ الترمذی وحسنہ معلوم ہوا کہ احسان کرنے میں ماں باپ سب پر مقدم ہوتے ہیں لیکن ماں باپ پر بھی مقدم ہے بعد انکے جورو اولاد ہے جورو پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے پھر ماں باپ کا مقدام کا لفظ مرفوعًا یہ ہے کہ اللہ تعالی وصیت کرتا ہے تمکو تمھاری ماؤں کی پھر تمہارے باپوں کی پھر اقرب فالاقرب کی بیہقی نے کہا اسکی سند حسن ہے معلوم ہوا کہ جسکے ماں باپ محتاج ہوں اور اولاد آسودہ ہو تو اونکا نفقہ اولاد پر فرض ہے پہلے انکے ساتھ سلوک کرے پھر اور رشتہ داروں کے ساتھ اول خویش بعدہ درویش **فائدہ** ابن عمر کہتے ہیں ایک عورت سے فرمایا جب تک تونے نکاح نہیں کیا ہے پرورش اولاد کا حق تجھی کو ہے رواہ احمد حدیث براء بن عازب میں خالہ کو بمنزلہ ماں کے ٹھیرایا ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ جس بچے کی ماں نہو اوسکو خالہ پالے خالہ باپ پر مقدم ہے پھر باپ پالے باپ نہو تو جسکو حاکم حق میں بچے کے بہتر سمجھے اوسکو سپرد کرے خادم جب کھانا پکا کر لاوے تو اوسکو اپنے ساتھ کھلاوے ورنہ دو ایک لقمے اوسکے ہاتھ میں رکھدے اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے ایک عورت نے ایک بلی باندھ رکھی تھی اوسکو کھانا پانی ندیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کی گھاس وغیرہ کھاوے آخر وہ مرگئی دوزخ میں گئی اسکو شیخین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ جانور کا بھوکا پیاسا رکھنا حرام ہے بہائم کا نفقہ بھی واجب ہے جب ترک نفقہ بہائم پر عذاب نار ہوا تو ترک نفقہ انسان پر جسکا نفقہ شرعًا واجب ہوتا ہے بالاولی عذاب ہوگا ہ

ببین آن بے حمیت را کہ ہرگز — نخواہد دید روئے نیکبختی
تن آسانی گزیند خویشتن را — زن و فرزند بگذارد بہ سختی

جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہے اونہیں کا صلہ رحم بھی مقدم ہے صلہ رحم میں کچھ بھی ضرور

نہین ہے کہ اپنا مال ہی اونکو دیا کرے بلکہ بشاشت سے ملنا خوش خلقی سے پیش آنا نرم بات کرنا بیماری مین عیادت کرنا یہ سب داخل صلۂ رحم ہے صلۂ رحم کا جو اجر آیا ہے وہ تو ہر و اصل کو ملیہی گا مگر جسنے صلۂ رحم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا اہلبیت رسالت کا حق سمجھا اوسکے لیئے بڑی بشارت آئی ہے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ مین تم مین انکو چھوڑے جاتا ہون دیکھونگا کہ تم نے میرے بعد انسے کیسا برتاو کیا خلفائے راشدین و آئمہ اسلام ہمیشہ صلۂ سادات کو اپنے اقارب کے صلہ پر مقدم رکھتے تھے بلکہ اولاد سے زیادہ اونکو چاہتے اور بینے لیتے رہتے تھے +

فصل بیان مین موت کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ تمنا نہ کرے کوئی تم مین موت کی اگر نیک ہے شاید زیادہ نیکی کرے اگر بد ہے شاید کہ بدی سے باز رہے یعنی تائب ہو جاوے رواہ البخاری مسلم کا لفظ یہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے امید اوسکی منقطع ہو جاتی ہے مومن کو زیادتی عمر سے خیر پہنچتی ہے انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اگر بے تمنا موت کے نہ بنے تو یون کہے اللھم احیینی ما کانت الحیاۃ خیرًا لی و توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرًا لی یہ حدیث متفق علیہ ہے عبادہ بن صامت کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چاہا ملنا اللہ کا اللہ اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے جسنے مکروہ جانا ملنا اللہ کا اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکھتا ہے عائشہ نے یا کسی اور بی بی نے کہا ہم موت کو مکروہ رکھتے ہین فرمایا یہ بات نہین ہے مومن کو جب موت آتی ہے تو اوسکو اللہ کی رضامندی و کرامت کی بشارت دیجاتی ہے سو وہ اوسوقت موت کو دوست رکھتا ہے کافر کو جب موت آتی ہے اوسکو بشارت عذاب و عقوبت کی دیجاتی ہے وہ موت کو مکروہ رکھتا ہے متفق علیہ اسیطرح جو لوگ کثرت فسق و فجور مین مبتلا رہتے ہین اونکو اپنا مرنا بہت برا لگتا ہے وہ اپنا زیادہ جینا چاہتے ہین تا کہ وہ زیادہ جیے لیکن ایسے جینے کو ہمارا اسلام ہے کہ ساری عمر گناہ مین گذری گناہ کرنے کے لیے عمر کا بڑہنا کم جینے سے بھی بدتر ہے یود احدھم لو یعمر الف سنۃ جس طول عمر کے بعد جہنم ملے

اوس سے وہ تھوڑی عمر بہتر ہے جسکا انجام جنت ہو ابو قتادہ کا لفظ یہ ہے ایک جنازہ نکلا رسول خدا نے فرمایا یہ مستریح ہے یا مستراح منہ پوچھا اسکا کیا مطلب ہے فرمایا مومن مرکر تکلیف و ایذاے دنیا سے چھوٹ کر رحمت خدا سے راحت پاتا ہے فاجر کے مرنے سے عباد و بلاد و شجر و دواب کو راحت ملتی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے ۵

تو چنان زی چو بمیری برہی	نہ چنان گر تو بمیری برہند

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن مرنے سے پہلے یہ فرمایا کہ جو کوئی تم مین مرے چاہیے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے رواہ مسلم خدا کا معاملہ ہر بندے سے مطابق گمان بندے کے ساتھ خدا کے ہوتا ہے اسلیے بندہ خدا سے نیک گمان رکھے نہو رحمت سے نا امید نہو بلکہ گناہون سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ عفو و مغفرت کی امید رکھے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تم بہت یاد کیا کرو ہاذم لذات یعنی موت کو اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے یعنی موت قاطع لذات ہے موت کے یاد کرنے سے مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے ابن عمرو کا لفظ یہ ہے موت تحفہ ہے مومن کا رواہ احمد و الترمذی واستغربہ بریدہ کا لفظ یہ ہے کہ مومن مرجاتا ہے ماتھے کے پسینے سے رواہ اصحاب السنن یعنی آسانی سے مرتا ہے یا سختی سے مرگ مفاجات کو حدیث عبید اللہ بن خالد مین اخذۃ الاسف فرمایا ہے یعنی کافر کے لیے مومن کیواسطے رحمت ٹھیرایا اسکو ابو داؤد و بیہقی نے روایت کیا ہے یعنی ناگہان موت کا آنا حق مین کافر کے غصے کی پکڑ ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس آئے جو مرتا تھا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکھتا ہون اپنے گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا یہ دونون امر کسی بندے کے دلمین ایسے وقت مین جمع نہین ہوتے مگر اللہ اوسکی امید پوری کرتا ہے اوسکو خوف سے امن دیتا ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ فرمایا تم آرزو موت کی نہ کرو ہول مطلع کا سخت ہے دراز عمر ہونا بندے کا سعادت ہے اللہ اوسکو رجوع نصیب کرتا ہے رواہ احمد عن جابر سعد سے کہا اگر تو جنت کے لیے

پیدا کیا گیا ہے تو جتنی عمر تیری زیادہ ہوگی عمل اچھا ہوگا اوتنا ہی تیرے لئے بہتر ہے رواہ احمد عن ابی امامۃ اس سے یہ بھی نکلا کہ جسکی عمر زیادہ ہوئی مگر عمل اچھا نہوا تو اوتنا ہی اوسکے لئے برا ہے **فائدہ** فرمایا تلقین کرو اپنے مردونکو لا الہ الا اللہ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ یعنی اونکے سامنے کلمہ پڑہو کہ وہ اوسکو سنکر کلمہ پڑہیں اسی کلمہ پر مریں ام سلمہ نے مرفوعاً کہا ہے جب تم بیمار یا میت کے پاس جاؤ اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری بات پہ آمین کہتے ہیں اسکو مسلم نے روایت کیا ہے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ بہشت میں جاویگا رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ کلمہ پڑہتے ہوئے مرنا نشانی ہے حسن خاتمہ کی عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہے فرمایا جو مرا اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ وہ بہشت میں جاویگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جسکی زبان سے یہ کلمہ کسی بیماری وغیرہ کے سبب سے نہ نکلا مگر دل اوسکا معتقد اس کلمہ کا ہے تو وہ بھی بخشا جاویگا معقل بن یسار کی حدیث میں آیا ہے تم پڑہو سورہ یٰس اپنے مردونپر رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ یعنی حالت احتضار میں یا بعد مر جانے کے بھی ابوبکر صدیق نے بعد وفات نبوی کے آپکا بوسہ لیا اسکو ترمذی وابن ماجہ نے عائشہ سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا میت کا درست ہے یہ ایک محبت کی بات ہے ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا نے فرمایا ہے جب مومن کی روح نکلجاتی ہے تو دو فرشتے آکر اوسکو اوپر لیجاتے ہیں پھر اوسکی خوشبو و مشک کا ذکر کیا آسمان والے کہتے ہیں یہ روح پاک ہے زمین کیطرف سے آئی ہے اللہ تجھپر اور اوس بدن پر جسکو تونے آباد رکھا تھا رحمت کرے پھر اوس روح کو پاس خدا کے لیجاتے ہیں اللہ فرماتا ہے لیجاؤ اسکو آخر مدت تک جب کافر کی روح نکلتی ہے تو اوسکے بدبو و لعن کا ذکر کیا پھر کہا آسمان والے کہتے ہیں یہ روح ناپاک ہے زمین کیطرف سے آئی ہے کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو آخر مدت تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما کر کپڑا اپنی ناک پہ رکھ لیا رواہ مسلم یعنی اوسکی بدبو بہت بری ہے سونگھی نہیں جاتی فساق فجار کا رشتہ کفر سے قریب ایمان سے دور ہے خدا اونکی خیر کرے جو لوگ گناہ پر اصرار رکھتے ہیں یہ اصرار اونکو سر جا

کفن تک پہنچا دیتا ہے **فائدہ** عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑون
مین دفن کیا یہ سفید روئی کے تھے انمین نہ پگڑی تھی نہ کرتا متفق علیہ معلوم ہوا کہ مُردے کے
پگڑی کرتا پہنانا بدعت ہے اسیطرح قبر پر عمامہ رکھنا ام عطیہ نے کہا حضرت کی صاحبزادی کے تین حصے
بالون کے کرکے پیٹھ کیطرف ڈالدئے تھے متفق علیہ ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے کہ مردون کو
سفید کپڑے کا کفن کرو اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے قیمتی کفن سے منع فرمایا ہے اسلئے کہ جلدی گلجاتا
ہے رواہ ابی داؤد عن علی جابر کا لفظ یہ ہے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن دو رواہ مسلم یعنی
پورا ہو نہ یہ کہ قیمتی ہو نیا ہو تو بہتر ورنہ پرانا دُھلا ہوا بھی کافی ہے عبادہ بن صامت کی حدیث
مین آیا ہے بہتر کفن حلہ ہے یعنی ایک ازار ایک چادر رواہ اہل السنن معلوم ہوا کہ دو چادر
مین بھی کفن ہوسکتا ہے نہ ملے تو ایک کپڑا بھی کافی ہے تین پارچے ہونا شرط نہین ہے مصعب بن
عمیر کو ایک ہی چادر مین کفن کیا تھا اسکو بخاری نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے **فائدہ**
ابوہریرہ کہتے ہین آپنے فرمایا جلدی کرو جنازہ لیجانے مین اگر وہ مردہ نیک ہے تو تم اوسکو طرف
خیر کے بھیجتے ہو اگر بد ہے تو اس بدی کو اپنی گردن سے دور کرتے ہو متفق علیہ یعنی دونون
حال مین جلدی کرنا مستحب ہے مردہ اچھا ہو یا برا حدیث ابوہریرہ سے مرفوعاً ثابت ہوا کہ جو فقط
نماز جنازہ پڑھتا ہے اوسکو ایک قیراط اجر ملتا ہے جو ہمراہ جنازہ کے تا دفن رہتا ہے اوسکو
دو قیراط ملتے ہین ہر قیراط برابر کوہ احد کے ہوگا متفق علیہ جنازہ مین چار پانچ تکبیر کہنا آیا ہے
رواہ مسلم عن ابن ابی لیلی ابن عباس نے پڑھنا سورہ فاتحہ کا سنت ٹھیرایا ہے رواہ البخاری
عوف بن مالک نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ پر یہ دعا پڑھی
اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله و
اغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس
وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه و
ادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار کہتے ہین مجھکو تمنا ہوئی

گر کاش وہ مردہ میں ہی ہوتا رواہ مسلم بے شک یہ دعا لائق اسی رشک کے ہے خصوصاً جبکہ زبان نبوی سے ادا ہوئی خیر آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود نہیں ہیں کہ ہمارے جنازہ پر اس دعا کو پڑھیں بارے یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان یا خلف صالح موحد یہ دعا ہمارے نماز جنازہ میں اخلاص دل سے پڑھ دے اللھم ارزقنا مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا درست ہے اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے مرد کا جنازہ ہو تو برابر سر کے کھڑا ہو عورت کا جنازہ ہو تو وسط میں کھڑا ہو چمبر اخیر کو شیخین نے روایت کیا ہے ابن عباس کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی نماز پڑھیں جو مشرک نہیں ہیں تو اللہ اونکی شفاعت حق میں اوس مردے کے قبول کر لیتا ہے رواہ مسلم یعنی اوسکو بخش دیتا ہے گو وہ گنہگار نابکار ہی کیوں نہو گو بیحد ہو یہ شرط ہے اور اگر سو آدمی نے نماز پڑھی اور سب نے شفاعت کی تو پھر کیا پوچھنا اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے ورنہ سو کیا اگر ہزار نے نماز پڑھی ہے مگر مردہ مشرک بددین ہے تو کچھ بھی نہو گا یہ شفاعت اوسی مردے کو نفع کرتی ہے جو گنہگار تھا ایمان پر مرا ہے ایمان پر وہی مرتا ہے جو گناہ سے ڈرتا ہے ورنہ مصر پر خوف کفر کا ہے اللھم احفظنا انس کہتے ہیں ایک جنازہ پر لوگوں نے ثنا کی فرمایا جنت واجب ہوگئی دوسرے جنازے کو برا کہا فرمایا دوزخ واجب ہوگئی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں متفق علیہ معلوم ہوا کہ جسکو نیک مسلمان اچھا سمجھتے اچھا کہتے ہیں اوسکو اللہ بخش دیتا ہے گو عاصی ہو جسکو برا کہتے ہیں وہ بخشا نہیں جاتا برا کہنا یہی ہے کہ اوسکو ظالم فاسق کینہ پرور بدخو بدخلق بے مروت بے حیا بے وفا مرتکب کبیرہ جانتے ہیں اوسکے افعال بد کو ہمیشہ دیکھتے سنتے رہتے ہیں حدیث عائشہ میں مردونکو برا کہنے سے منع فرمایا ہے رواہ البخاری جب آدمی مر گیا اپنے کیے کو پہنچ گیا اب اوسکو برا کہنا کیا یہ شیوہ اہل رفض کا ہے کہ وہ اموات پر تبرا کیا کرتے ہیں جنازہ کے آگے پیچھے داہنے بائیں چلنا درست ہے پھرتے وقت سوار ہو کر آنا بھی جائز ہے یہ مضمون حدیث میں آیا ہے جب نماز جنازہ پڑھے اخلاص سے دعا کرے رواہ ابو داؤد وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے

یہ دعا کہتے اللهم اغفر لحینا ومیتنا وشاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا
اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان اللهم
لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه اهل السنن یہ دعا واسطے مرد عورت بوڑھے بچے جوان
سبکے لیے کافی ہے اسکے سوا اور بھی دعائین آئی ہین جو دعا پڑھی جاویگی وافی شافی ہے مگر یہ دعا اول
اصح ہے **فائدہ** لحد افضل ہے گو شق بھی جائز ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر
سنور لحد ہے قبر مبارک کو مسنم دیکھا گیا یہ فعل صحابہ کا تھا اسلئے حجت نہین ہے حجت حدیث ابی الہیاج
اسدی ہے علی مرتضی نے اسکو کہا تھا مین تمکو اوس کام پہ بھیجتا ہون جسپر مجھکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا کوئی تصویر نہ چھوڑو مگر اوسکو مٹا دو کوئی قبر بلند نہ پاؤ مگر اوسکو برابر
زمین کے کردو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبر برابر زمین کے چاہیئے بالشت بھر بھی اونچی نہو زیادہ
بلندی کا کیا ذکر ہے یہ قبور ریخت ومرتفع وعالی بالکل بدعت سیئہ ہین جابر کی حدیث مین مرفوعًا
آیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے کہ قبر پہ گچ کرین قبر پہ بنا بناوین قبر
پہ بیٹھین رواہ مسلم اصل نہی مین حرمت ہوتی ہے اسلئے قبہ گنبد بنانا قبر پہ حرام قطعی ہے ابی مرثد کا
لفظ یہ ہے کہ تم مت بیٹھو قبر پہ نہ نماز پڑھو نزدیک اوسکے رواہ مسلم قبر پہ بیٹھنا یا اوسپر پاخانہ پھرنا یا
اوسکا پامال کرنا منع ہے جب نماز نزدیک کسی قبر کے درست نہوئی تو بنانا مسجد کا قبرستان مین گو
قنانی مسجد ہو بالاولی جائز نہوگا حدیث ہشام بن عامر مین مرفوعًا آیا ہے کہ اُحد کے دن دو دو تین
تین شخصون کو ایک قبر مین رکھا جسکو قرآن شریف زیادہ یاد تھا اوسکو پہلے رکھا رواہ احمد و
اهل السنن معلوم ہوا کہ جمع کرنا چند میت کا ایک قبر مین منع نہین ہے خصوصًا معرکہ شہادت مین
ایسی ہی جگہہ کو گنج شہیدان کہتے ہین ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مردے کو
قبر مین رکھتے فرماتے بسم اللہ وباللہ وعلی ملة رسول اللہ رواہ احمد وغیرہ حدیث جعفر بن
محمد عن ابیہ مین آیا ہے کہ آپنے تین لپ بھر کے سر سے پر مٹی ڈالی پھر قبر پہ پانی چھڑکا رواہ فی شرح
السنة مٹی ڈالنا طرف سے سر کے چاہیئے تین بار ڈالے اسکو ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے مرفوعًا

روایت کیا ہے اس آیت کا پڑہنا بھی آیا ہے منها خلقناکم و فیها نعیدکم و منها نخرجکم تارة اخری
روایت جابر مین نہی آئی ہے قبر پر لکہنے سے رواه الترمذی مگر یارون نے نہ مانا سب کچھ لکھ ڈالا کیا قرآن
کیا تاریخ وفات کیا مدح صیت حدیث مطلب مین آیا ہے کہ آپنے سرہانے قبر عثمان بن مظعون کے
ایک بھاری پتھر رکھدیا فرمایا اس سے قبر معلوم ہوگی ہمارے گھر والے اس جگہ دفن ہونگے رواه
ابوداؤد پتھر اسلیے رکھا کہ قبر برابر زمین کے تھی معلوم ہوا کہ مقرر کرنا قبرستان کا جائز ہے فرمایا
توڑنا مردے کی ہڈی کا ایسا ہی ہے جیسا زندے کی ہڈی کا توڑنا اسکو مالک و ابوداؤد و ابن ماجہ
نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ مردے کو بھی مثل زندہ کے تکلیف ہوتی ہے یا
گناہ مین یہ دونون کام برابر ہین ابن مسعود نے کہا ہے اذی المؤمن فی موته کاذاه فی حیاته
اخرجه ابن ابی شیبة ڈاکٹر طبیب جو مردونکو چیرتے پھاڑتے ہین سخت معصیت ہے ہرگز
درست نہین ام کلثوم کے دفن مین فرمایا کہ جس نے آجکی رات صحبت نہ کی ہو وہ اوسکو قبر مین اوتارے
ابوطلحہ نے کہا مین نے نہین کی ہے پھر وہ اوترے رواه البخاری معلوم ہوا کہ جو عیش قریب سے
جدا ہوا اوسکا اوتارنا مردے کو بہتر ہے یہ امر مستحب ہے کچھ واجب نہین **فائدہ** مردے پر
آنسون سے رونا درست ہے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت انتقال ابراہیم اپنے
فرزند کے روئے تھے اس رونے کو رحمت کہا ہے فرمایا آنکھ روتی ہے دل غم کرتا ہے مگر ہم وہی کہتے ہین
جو خدا کی مرضی ہے وانا بفراقک یا ابراهیم لمحزونون متفق علیه من حدیث انس
لفظ تعزیت کا مرفوعاً حدیث اسامہ بن زید مین یون آیا ہے ان لله ما اخذ و له ما اعطی
و کل عنده باجل مسمّٰی متفق علیه فرمایا جس نے گال پیٹا یا گریبان چاک کیا جاہلیت کا سا
پکارنا پکارا وہ ہم مین سے نہین ہے اسکو شیخین نے متفقاً تعلیقاً روایت کیا ہے ابوبردہ کا لفظ یہ
ہے مین بری ہون اوس شخص سے جس نے سر منڈایا چلاکر رویا کپڑے پھاڑے رواه
مسلم حدیث ابی سعید خدری مین رونے والی سننے والی عورت پر لعنت آئی ہے رواه
ابوداؤد معلوم ہوا کہ عورتونکا واویلا کرنا مردے پر موجب اونکے ملعون ہونے کا ہے چھوٹے بچون کے

مرجانے پر بہمراہ صبر کے ایک ہو یا دو یا تین وعدہ جنت کا آیا ہے یہ مضمون کئی حدیثوں مین وارد
ہوا ہے ابوامامہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ فرماتا ہے اے ابن آدم اگر تو صبر کریگا امید اجر پر نزدیک
پہلے صدمہ کے تو مین تیرے لئے سواے جنت کے دوسرے ثواب پر راضی نہونگا رواہ ابن ماجۃ
بڑا کام یہی ہے کہ عین وقت مصیبت پر صبر کرے ورنہ بعد چند روز کے تو خود ہی صبر آجاتا ہے
مگر اوس صبر کا کچھہ اجر نہین ہوتا ایک عورت سے فرمایا انما الصبر عند الصدمۃ الاولی
رواہ الشیخان عن انس متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب تسمہ جوتے کا ٹوٹ جاوے
تو انا للہ الخ کہے کہ یہ بھی ایک مصیبت ہے رواہ البیہقی حسین بن علی علیہما السلام کا لفظ مرفوع
یون ہے کہ جس مرد و عورت مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچی ہے پھر وہ اوسکو یاد کر کے انا للہ کہتا ہے
گو بہت زمانہ گذرا ہو تو اللہ اوسکو ویسا ہی اجر دیگا جیسا کہ دن مصیبت کے دیا ہے رواہ احمد
والبیہقی **فائدہ** بریدہ کی حدیث مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا مین نے تمکو زیارت قبور سے
منع کیا تھا سو اب تم اونکی زیارت کیا کرو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبر پر واسطے دعا کرنے کے
جانا سنت ہے مگر سفر واسطے قبر کے سنت سے ثابت نہین ہوا ابوہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر پر روئے اور رولایا پھر فرمایا مین نے خدا سے استغفار کرنا چاہا تہا
اجازت نہوئی فقط زیارت کرنے کا اذن ہوا سو تم قبرونکی زیارت کیا کرو یہ زیارت موت کو یاد دلاتی
ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کافر قریب کی زیارت کرنا بھی درست ہے مگر اوسکے لیے دعاے
خیر نہ کرے یہ قبر درمیان مکے مدینے کے تھی اسکے لئے سفر نہین کیا تھا اثناء سفر مین اوسپر گذر
ہوا تھا رونا فراق مادری یا عذاب قبر پر تھا واللہ اعلم **فائدہ** حدیث بریدہ مین آیا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکھاتے تھے کہ جب قبر پر جاوین یون کہین
السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون
نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ گذرے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبور مدینہ پر پھر منہ طرف قبر کے کر کے فرمایا السلام علیکم

یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذی وحسنه مسلم کا لفظ عائشہ سے یہ ہے کہ جب میری رات ہوتی تو آخر شب کو طرف بقیع کے جاتے یہ کہتے السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بکم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقیع الغرقد دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ عائشہ سے کہا تو یون کہا کریعنی وقت زیارت قبور کے السلام علی اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم الله المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء الله بکم للاحقون اسکو مسلم نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی زیارت قبر کی جائز ہے مگر جبکہ اوس سے کوئی امر بیقراری حرکت اضطراری کا صادر نہو کوئی کام خلاف شرع منکر شرعی ہو مین نہ آوے ورنہ دوسری حدیث مین زائرات قبور پر لعنت آئی ہے اخرجه الترمذی عن ابی هریرة وصححه ابن حبان اسلیے کہ انکو صبر کم ہوتا ہے جزع زیادہ کرتی ہین یہ زیارت غالباً قبور محارم کے لیے ہے نہ واسطے ہر قبر کے مگر ترک زیارت ارجح ہے عائشہ نے کہا ہے کہ مین اپنے گھر مین رہتی اپنے کپڑے اوتار رکھتی جی مین یہ کہتی کہ یہان تو یہی میرے شوہر میرے باپ ہین جب عمر دفن ہوئے تو بغیر کپڑے کے اندر گھر کے نہ جاتی عمر سے شرماتی رواہ احمد

فائدہ حدیث ابی هریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جان مومن کی اوسکے قرض مین بلگی رہتی ہے یہانتک کہ وہ قرض ادا کیا جاوے رواہ احمد والترمذی وحسنہ معلوم ہوا کہ قرض داری موجب گرانباری ہے اسلیے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہین مگر قرض یعنی قرض کا مواخذہ اوسکے ذمے پر باقی رہتا ہے ؎

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا	بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

اس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ تم مرنے سے پہلے بار قرض سے سبکدوش ہو جاؤ کیونکہ یہ حق العباد اہم حقوق ہے سو جب قرض کی یہ گت ٹھہری تو پھر وہ مال جو لوٹ کھسوٹ کر یا چوری یا ظلم یا غصب سے لیا ہے اوسکا انجام دیکھیے کیا ہوگا **فائدہ** ابن عباس کہتے ہین ایک آدمی

اپنی سواری پر سے گرکر مرگیا یعنی دن عرفہ کے حجۃ الوداع مین فرمایا اسکو پانی و بیری کے پتون سے
نہلاؤ دو احرام کے کپڑون مین کفن کرو متفق علیہ معلوم ہوا کہ مردے کا نہلانا واجب ہے
مردہ اگر حاجی ہے تو احرام ہی مین مکفون ہوگا حدیث ام عطیہ مین یہ بھی آیا ہے کہ زینب دختر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین یا پانچ یا زیادہ بار نہلانے کا حکم دیا پھر فرمایا آخر کو
کافور بھی ملالو پہلے جانب یمین سے نہلانا شروع کرو مواضع وضو کو دہو و حدیث جابر سے
مرفوعا ثابت ہوا کہ شہید کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز جنازہ رواہ البخاری عائشہ سے کہا اگر تو
مجھ سے پہلے مرتی تو مین تجھکو نہلاتا رواہ احمد وابن ماجہ وصححہ ابن حبان معلوم ہوا
کہ مرد بی بی کو نہلا سکتا ہے اسیطرح بی بی شوہر کو ابو بکر صدیق کو اونکی زوجہ نے نہلایا تھا
فاطمہ علیہا السلام کو علی مرتضی نے غسل دیا تھا بلکہ غیر کے نہلانے سے یہی بہتر ہے کہ ایک دوسرے کو
نہلادے بریدہ کی روایت مین آیا ہے کہ غامدیہ مرجومہ پر جسکو حد زنا مین سنگسار کیا تھا نماز پڑھی
گئی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ محدود پر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے جابر کہتے ہین ایک شخص نے
تیر سے خودکشی کی تھی اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ نہ پڑھی رواہ مسلم معلوم
ہوا کہ قاتل نفس پر بھی نماز پڑہنا نہ چاہیے ایک عورت مسجد مین جاروب کشی کرتی تھی اوسکو لوگون نے
بے خبری مین دفن کردیا جب آپکو معلوم ہوا تو اوسکی قبر پر جاکر نماز پڑھی رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ
معلوم ہوا کہ قبر پر نماز جنازے کا پڑہنا سنت ہے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب خبر آئی کہ
نجاشی مرگئے تو عیدگاہ مین لوگون کو لیکر اونپر نماز پڑھی چار تکبیرین کہین متفق علیہ معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑہنا درست ہے یہ رسم ابتک حرمین شریفین مین بھی جاری ہے وللہ الحمد
سمرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت نفاس مین مرگئی اوسپر نماز جنازہ پڑہی متفق علیہ

فائدہ عثمان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دفن میت سے فارغ ہوتے
ذرا دیر قبر پر ٹہیرتے فرماتے تم مغفرت مانگو خدا سے واسطے اپنے بھائی کے اور اوسکا ثابت
رہنا چاہو جواب منکر نکیر مین کہ اسوقت اوس سے سوال کیا جاتا ہے اسکو ابوداؤد نے روایت

کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ہے ضمرہ بن حبیب نے کہا ہے صحابہ اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ جب قبر برابر کیجاوے اور لوگ واپس ہوں تو پاس قبر کے یہ کہا جاوے اے فلان کہہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ ربی اللّٰہ ودینی الاسلام ونبیی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم رواہ سعید بن منصور موقوفاً یہ حدیث موقوف ہے اسلئے حجت نہین ہوسکتی ہے اسی سبب سے بعض اہل علم نے اس فعل کو بدعت کہا ہے واللّٰہ اعلم **فائدہ** مقر ارواح مین احادیث مختلفہ آئی ہین زیر عرش سے لیکر فرش زمین تک مقر روح بتایا ہے جسکی جیسی روح عالی درجہ ویسا ہی اوسکا مقر ہوتا ہے لکن خلاصہ یہ ہے کہ روح مومنین کی علیین مین رہتی ہے گو تعلق اوسکا قبر سے ہوتا ہے روح کفار کی سجین مین رہتی ہے گو ریزہ ریزہ کیون نہو **فائدہ** جب یہ خبر آئی کہ جعفر وغیرہ شہید ہوگئے فرمایا اہل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو اونکو خبر موت نے مشغول غم کر رکھا ہے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی معلوم ہوا کہ مردے کے گھر کھانا بھیجنا درست ہے اسلئے کہ وہ لوگ اوسدن طیاری طعام کی نہین کرسکتے ہین سوم چہلم ششماہی برسی کرنا بدعت سیئہ ہے ہان مردے کو جس عبادت مالی بدنی کا ثواب پہنچانا منظور ہو وہ پہنچ سکتا ہے مثلاً اوسکی طرف سے روزہ رکھے نماز پڑھے تلاوت قرآن شریف کرے کوئی باغ یا زمین یا جائداد وقف کردے کوئی کنوان کھدواوے کوئی نہر جاری کرے کوئی درخت لگادے کوئی مسجد بنادے کوئی صدقہ وخیرات کرے دعا مغفرت مانگے کہ یہ درست ہے اسکا اجر اوسکو ملتا ہے +

فصل بیان مین اجر تکلیف ومصیبت کے

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی بہ تکلیف صبر کرتا ہے اللّٰہ اوسکو صبر دیتا ہے کوئی عطا کسیکو صبر سے زیادہ بہتر کشادہ تر نہین دی گئی رواہ الشیخان ٥

صبر ہست علاج دل بیمار تو واقف		افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورت	

سخبرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جس نے عطا مین شکر بلا مین صبر ظلم مین استغفار کی اونکے لئے ہے امن

اور وہی ہین ہدایت پانے ہوئے رواہ الطبرانی ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے مثال مومن کی ایسی ہے
جیسے کھیتی ہمیشہ ہوا اوسکو جھوکا دیتے رہتی ہے مومن کو بلا پہنچتی رہتی ہے منافق کی مثال
جیسے درخت صنوبر کا کہ بے کاٹے جنبش نہین کرتا رواہ مسلم وصححہ الترمذی معلوم ہوا
کہ کثرت مصیبت وبلا دلیل ایمان مبتلا ہے منافق کافر کو بلا کم پہنچتی ہے یا نہین پہنچتی اسیطرح
بہ نسبت شخص صالح کے فاسق کو بلا کم پہنچتی ہے اسلئے کہ غالباً اوسکی عاقبت بخیر نہین ہوتی
حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ جب کسی بندے کو
کسی بلا مین مبتلا کرتا ہے اور وہ اوسکو مکروہ رکھتا ہے تو یہ بلا اوسکے لئے کفارہ و طہور
ہوجاتی ہے جب تک کہ اس بلا مین غیر اللہ سے کام نہ رکھے رواہ ابن ابی الدنیا یعنی بلا مین
غیر خدا کی نذر نہ مانے نیاز نہ کرے کسی قبر کو نہ پوجے کسی پیر فقیر سے مدد نہ چاہے کسی ولی اللہ کو
نہ پکارے کسی کی منت نہ مانے خلاف شرع تعویذ گنڈا عمل نہ کرے مصعب بن سعد کا لفظ یہ ہے
کہ مین نے کہا سب سے زیادہ بلا کنپر سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء پر پھر جو بعد اونکے افضل ہین
آدمی مطابق اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے جسکا دین سخت ہے اوسکی بلا بھی سخت تر ہے جسکا دین
ضعیف ہے اوسکی بلا بھی بقدر اوسکے دین کے ہوتی ہے بندے کو بلا یہانتک گھیرے رہتی ہے کہ وہ
زمین پر بے خطا ہوکر چلتا پھرتا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ حدیث ابی سعید
مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ سخت بلا مین انبیاء ہین پھر علماء پھر صلحاء کوئی انھین جوئین
مارتا تھا کوئی سوا ایک چادر کے کچھ نہ پاتا تھا لکن اس بلا سے ایسا خوش ہوتا جسطرح تم عطا سے
خوش ہوتے ہو رواہ ابن ماجۃ حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے جابر کی حدیث
مرفوع مین یون آیا ہے کہ اہل عافیت دن قیامت کے جب اہل بلا کو ثواب ملیگا یہ چاہینگے
کہ کاش اونکی کھال قینچی سے کتری جاتی رواہ الترمذی واستغربہ معلوم ہوا کہ اجر اہل
مصیبت کا اہل عافیت سے زیادہ ہوگا اسیلئے اغنیاء پانسو برس بعد فقراء کے جنت مین جاوینگے
مراد وہ اغنیاء ہین جو ایمان پر مرے ہین نہ اشرار کہیں یا دغا فسق و فجور کرتے کرتے مرگئے

نہ تو بہ نصیب ہوئی نہ کوئی عمل صالح مرنے سے پہلے کیا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ جسکے ساتھ
ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو مصیبت مین ڈالتا ہے رواہ مالک والبخاری محمود بن لبید کا لفظ
یہ ہے کہ جب اللہ کسی قوم کو چاہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے جسنے صبر کیا اوسکے لیے صبر ہے جسنے
فزع کیا اوسکے لیے فزع ہے رواہ احمد و رواتہ ثقات معلوم ہوا کہ اہل مصیبت محبوب خدا ہین
بے صبری سے اجر مصیبت کا باطل ہو جاتا ہے سمجھو تو یہ ایک خود دوسری مصیبت ہے کہ اجر ملا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کسی آدمی کے لیے پاس خدا کے ایک درجہ ہوتا
ہے وہ وہان تک بسبب کسی عمل کے نہین پہنچتا اسلیے مکروہات مین مبتلا رہتا ہے وہ ابتلا اوسکو
وہان تک پہنچا دیتی ہے رواہ ابو یعلی وابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ابو سعید کہتے
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین پہنچتی کسی مومن کو کوئی تکلیف یا بیماری
یا غم حزن یہانتک کہ کانٹا جو اوسکو چبھ جاتا ہے مگر اللہ اوسکو کفارہ اوسکی خطاؤن کا کر دیتا ہے رواہ
الشیخان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جب کسی مسلمان کو بدن مین کچھ ایذا پہنچتی ہے
وہ اوسکی خطاؤن کا کفارہ ہو جاتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا واحمد عائشہ سے نزدیک
مسلم کے مرفوعاً آیا ہے کہ نہین لگتا کوئی کانٹا کسی مومن کو یا زیادہ کانٹے سے لیکن اوتنی ہی
خطا اوسکی گھٹ جاتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
ہمیشہ مومن و مومنہ کو بلا گھیرتی ہے جان مال اولاد مین یہانتک کہ وہ بے خطا ہو کر خدا سے ملتا ہے
ترمذی و حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جس نے اپنی مصیبت کو جان
مال مین چھپایا لوگون سے شکوہ نہ کیا تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشدے رواہ الطبرانی باسناد
لا باس بہ انس کہتے ہین آپنے ایک درخت کے پتونکو جھڑتے ہوئے دیکھا فرمایا مصیبتین اور
بیماریان اس سے بھی جلد تر گناہ بنی آدم کو جھاڑ دیتی ہین رواہ ابن ابی الدنیا وابو یعلی حدیث
ابی ایوب انصاری مین مرفوعاً آیا ہے کہ ساعات الامراض یذھبن ساعات الخطایا رواہ ابن
ابی الدنیا یعنی بیماری کی ساعتین گناہونکی ساعتونکو دور کر دیتی ہین عائشہ مرفوعاً

کہتی ہین جب بندے کے گناہ بہت ہو جاتے ہین اور اوسکے لیئے کفارہ نہین ہوتا تو اللہ اوس
بندے کو غم مین مبتلا کر دیتا ہے یہ غم اوسکے لیئے کفارہ ہو جاتا ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے
عائشہ کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے اللہ اوسکو گناہون سے ایسا پاک کر دیتا ہے
جیسے بہشتی میل لوہے کا نکال دیتی ہے رواہ الطبرانی وابن حبان ابن عباس نے عطا بن ابی
رباح سے کہا کیا مین تجکو ایک عورت جنتی نہ دکھاؤن مین کہا ہان کہا یہ کالی عورت ہے پاس رسول
خدا کے آئی عرض کیا کہ مجکو مرگی آتی ہے میرا بدن کھل جاتا ہے دعا کرو فرمایا اگر تو صبر کرے تو
تیرے لیئے جنت ہے ورنہ دعا سے عافیت کر دونگا اوس نے کہا مین صبر کرونگی مگر بدن تو
نہ کھلے اسپر دعا کی رواہ الشیخان ابو موسی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
بندہ جب بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اوسکے لیئے اتنا ہی لکھا جاتا ہے کہ جتنا عمل حالت اقامت و صحت
مین کرتا تھا رواہ البخاری وابی داؤد ایک مسلمان نے کہا اے رسول خدا یہ بیماریان جو ہمکو لگتی
ہین انمین ہمکو کیا فائدہ ہے فرمایا یہ کفارات ہین آپ سے پوچھا بھلا اگر بیماری تھوڑی ہو فرمایا
ایک کانٹا لگے یا زیادہ اوس سے کیون نہو انھون نے دعا کی کہ تپ انکو کبھی نہ چھوڑے
لکن حج عمرہ جہاد نماز فرض وجماعت سے باز نہ رکھے تو جب کوئی انسان اونکے بدن کو چھوتا
گرم پاتا یہانتک کہ وہ مرگئے رواہ احمد وابن ابی الدنیا وابو یعلی وابن حبان فی صحیحہ ابو بکر
صدیق نے کہا اے رسول خدا کیا صورت صلاح کی ہے بعد اس آیت کے لیس بامانیکم ولا امانی
اھل الکتاب من یعمل سوء یجز به الآیة ہم جو کام کرینگے اوسکی جزا پاوینگے فرمایا اے ابو بکر
اللہ تجکو بخشے کیا تو بیمار نہین ہوتا ہے کیا تجکو رنج نہین پہنچتا ہے کیا تجکو سختی و تنگی نہین
ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہی تمھاری جزا سزا ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے عطا بن
یسار مرفوعا کہتے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ دو فرشتے بھیجتا ہے فرماتا ہے دیکھو یہ
اپنے عیادت کرنیوالون سے کیا کہتا ہے اگر اوس نے اللہ کی حمد و ثنا کی تو وہ اوس
حمد و ثنا کو طرف خدا کے لیجاتے ہین حالانکہ خدا کو خوب معلوم ہے اللہ فرماتا ہے اگر مین اس

بندے کو وفات دونگا تو اسکو جنت میں داخل کرونگا اور اگر شفا بخشونگا تو اوسکے گوشت وخون
سے بہتر گوشت وخون بدل دونگا اوسکی برائیوں کا کفارہ کر دونگا۔ رواہ مالک مرسلا وابن ابی الدنیا
ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ درد سر وتپ استخوان ہمیشہ مومن کو ہوتا ہے اوسکے گناہ
مثل کوہ احد کے ہوتے ہیں یہ تپ اوسکو نہیں چھوڑتی کہ اوسپر برابر دانہ رائی کے کوئی گناہ
باقی رہے۔ رواہ احمد یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ میں نزدیک ابو یعلی کے رواۃ ثقات سے
آیا ہے بجاے مومن کے لفظ عبد واصب کا فرمایا ہے ابن عمر مرفوعا کہتے ہیں جسکے سر میں درد ہوا
راہ خدا میں اور اوس نے بامید اجر صبر کیا اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے۔ رواہ الطبرانی والبزار
باسناد حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ مبتلا
کرتا ہے بندہ کو بیماری میں یہانتک کہ اوسکے ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے ابو امامہ نے کہا رسول
خدا نے فرمایا نہیں پڑتا کوئی بندہ بیمار مگر اللہ اوسکو پاک صاف اوٹھاویگا۔ رواہ ابن ابی الدنیا
والطبرانی ورواتہ ثقات ام العلا کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو
آئے میں بیمار تھی فرمایا بیماری مسلمان کی خطاؤنکو ایسا دور کرتی ہے جیسے آگ میل چاندی کو
رواہ ابو داؤد حسن بصری نے مرفوعا کہا ہے اللہ کفارہ کرتا ہے مومن کی خطاؤنکا ایک رات کی
تپ سے۔ رواہ ابن ابی الدنیا ابن مبارک نے کہا ھذا من جید الحدیث یہ بھی اونھوں نے
کہا ہے کہ صحابہ ایک رات کی تپ میں کفارہ گناہان گذشتہ کی امید رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی الدنیا
ورواتہ ثقات ابو ہریرہ کا لفظ نزدیک انکے مرفوعا یہ ہے کہ جسکو ایک رات تپ آئی اوس نے
صبر کیا خدا سے راضی رہا وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل گیا گویا کہ اوسکو آج اوسکی ماں نے جنا ہے
ابو ریحانہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تپ بھاپ ہے جہنم کی اور یہ
حصہ ہے مومن کا آگ سے۔ رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی ابو امامہ کا لفظ یہ ہے حمی یعنی تپ
بھٹی ہے جہنم کی سو جس مومن کو تپ آئی یہ اوسکا حصہ ہے جہنم سے۔ رواہ احمد باسناد لا
باس بہ عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے حمی حظ ہے ہر مومن کا آگ سے۔ رواہ البزار

باسناد حسن معلوم ہوا کہ جسکو تپ آتی ہے اوسکو جہنم مین جانا نہوگا اوسکا حصہ جو آگ سے
مقرر تھا وہ یہین دنیا مین ملگیا مگر بیمار صبر و حمد الٰہی کرے الحمد للہ علی کل حال و فی کل حال
فائدہ احادیث متعددہ مین بسند صحیح وعدہ جنت کا نابینا ہونے پر آیا ہے کسی لفظ مین
یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ دوزخ مین نجاویگا انس کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا جب مبتلا کیا مین نے اپنے بندے کو اوسکی دونون آنکھون مین پھر اوس نے صبر
کیا تو مین عوض کرونگا اوسکا جنت سے رواہ البخاری **فائدہ** ابو ہریرہ کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی عیادت کرتا ہے کسی مریض کی تو ایک منادی
آسمان سے ندا کرتا ہے تو اچھا ہے تیرا چلنا اچھا ہے تو نے جنت مین گھر لے لیا رواہ الترمذی
وحسنہ وابن ماجۃ واللفظ لہ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے عیادت کی کسی بیمار کی
وہ گھسا رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پھر جب بیٹھا تو اوس نے رحمت مین غوطہ مارا اسکو مالک
واحمد نے روایت کیا ہے عمر بن خطاب مرفوعاً کہتے ہین جب تو بیمار کے پاس جاوے تو اوس سے
کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اوسکی دعا ایسی ہے جیسے فرشتون کی دعا رواہ ابن ماجۃ
ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ بیمار کی دعا واپس نہین ہوتی جب تک کہ تندرست ہو رواہ ابن
ابی الدنیا **فائدہ** ام سلمہ مرفوعاً کہتی ہین نہین پہنچتی کسی بندے کو کوئی مصیبت اور
وہ کہتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی من مصیبتی واخلف لی خیرا منہا
مگر اللہ اوسکو اجر اس مصیبت کا دیتا ہے اچھا بدلا اوسکا فرماتا ہے رواہ مسلم واہل السنن
قرآن شریف مین آیا ہے الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون
اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون حدیث ابی موسی مین
آیا ہے جب مرجاتا ہے بچا کسی بندے کا اللہ تعالی فرشتون سے کہتا ہے تمنے میرے
بندے کا بچا لے لیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہے تمنے پھل اوسکے دل کا لے لیا کہتے ہین ہان
فرماتا ہے پھر بندے نے کیا کہا کہتے ہین تیری حمد کی استرجاع کیا فرماتا ہے اوسکے لئے ایک

گھر بناؤ جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکھو رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان فی صحیحہ
فائدہ جس نے کسی مردہ کو نہلایا پھر اوسکا عیب چھپایا اللہ چالیس گناہ کبیرہ اوسکے معاف
کر دیتا ہے رواہ الطبرانی حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے طبرانی کا لفظ جابر سے مرفوعاً
یہ ہے جسنے کسو دی قبر بناویگا اللہ اوسکے لئے ایک گھر جنت مین جس نے کفن دیا مردے کو
پہناویگا اوسکو اللہ حلہ جنت کا ابو سعید خدری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سنا فرماتے تھے جس نے ایک دن مین یہ پانچ کام کئے وہ اہل جنت سے ہے مریض کی عیادت
کی جنازہ مین حاضر ہوا روزہ رکھا جمعہ کی نماز کو گیا بردہ آزاد کیا رواہ ابن حبان
ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کس نے تم مین سے روزہ
رکھا ابو بکر نے کہا مین نے پوچھا کس نے مسکین کو کھلایا کہا مین نے کہا کون ہمراہ جنازے کے گیا کہا مین نے
پوچھا کس نے عیادت بیمار کی کی کہا مین نے فرمایا جمع نہوتین یہ خصلتین کسی آدمی مین مگر
بہشت مین جاویگا رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ جنتی کی علامت دنیا مین یہ ہے کہ اوسکی
اوقات روزانہ اعمال صالحہ مین گذرے یہ نہو کہ ایک ہی اچھا کام کر کے بیٹھ رہے **فائدہ**
مالک بن ہبیرہ مرفوعاً کہتے ہین جس مسلمان میت کے جنازے پر تین صفوف مسلمین ہوتے ہین
اوسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے رواہ ابی داؤد واللفظ لہ وابن ماجۃ والترمذی
وقال حسن ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے فرمایا کہ ذکر کرو محاسن موتی کے اور باز رہو اونکی برائی
سے رواہ ابی داؤد والترمذی ابوہریرہ کہتے ہین آپنے فرمایا تین کام کفر ہین ساتھ
خدا کے پھاڑنا گریبان کا نوحہ کرنا میت پر طعن کرنا نسب مین رواہ ابن حبان حاکم نے کہا
صحیح الاسناد ہے انس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ دو آوازین ملعون ہین دنیا و آخرت مین ایک
آواز مزمار کی نزدیک نعمت کے دوسرے چلانا وقت مصیبت کے رواہ البزار و رواتہ
ثقات اہل نعمت جب اپنے عیش مین مشغول ہوتے ہین گانا بجانا کرتے ہین جب کوئی مرجاتا ہے
اوسکے لئے پیٹتے چلاتے ہین سو ان دونون آوازپر خدا کی لعنت پڑتی ہے حدیث ابی ہریرہ

مین مرفوعاً آیا ہے کہ ان نوحہ کرنیوالیون کی دو صفین قیامت کے دن بناوینگے ایک داہنی طرف جہنم کے دوسری بائین طرف جہنم کے یہ دوزخیون پر نوحہ کرینگی جیسے کُتّے بھونکتے ہین رواہ الطبرانی فی الاوسط **فائدہ** ابوذر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو زیارت کر قبر کی تجکو آخرت یاد آویگی نہلا مولی کو معالجہ کرنا خالی بدن کا ایک بڑی موعظت ہے نماز پڑھ جنازے کی شاید تو غمگین ہو غمگین خدا کے سایہ مین ہوگا ہر خیر کے سامنے آویگا اسکو حاکم نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقہ ہین ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً لعنت آئی ہے اون عورتون پہ جو قبر کی زیارت کرتی ہین اور اون لوگون پر جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین چراغ جلاتے ہین اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے نسائی وابن ماجہ وابن حبان بھی اسکے راوی ہین یہ سب ہون تمامی مسجدین جو قبرستانون مین بنائی گئی ہین انکے بنانیوالے ملعون ہین ان مسجدون مین نماز پڑھنا درست نہین ہے ابوہریرہؓ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے لعن اللہ زوارات القبور رواہ الترمذی وصححہ وابن ماجۃ وابن حبان **فائدہ** ابن عمر کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر دیار ثمود پر ہوا اصحاب سے فرمایا تم داخل نہو ان معذبین پر مگر روتے ہوئے اگر نہ رو تو پھر داخل بھی مت ہو کہین ایسا نہو کہ جو بلا اونکو پہنچی تھی وہ تمکو پہنچ جاوے رواہ البخاری ومسلم معلوم ہوا کہ معذبین کفار کے دیار پہ گذر نہ کرے جسجگہ اونپر عذاب نازل ہوا ہے وہان نہ جاوے اگر جاوے تو روتا ہوا جاوے غافلانہ گذر نکرے امم سابقہ جنپر عذاب الٰہی اوترا تھا اونکے شہر گاؤن قصبے اب بھی باقی ہین گو ویران ہون یا بعض آباد سوایسے مواضع سے بچنا ضرور ہے کہ مبادا بصورت غفلت کوئی بلا اس شخص کو بھی آگھیرے اللھم احفظنا +

فصل بیان مین عذاب قبر کے

حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے

ہر نماز کے بعد آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے رواہ الشیخان ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہ ہے مردونکو قبر مین عذاب ہوتا ہے بہائم اونکی آواز سنتے ہین رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن فرمایا اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چھوڑ دوگے تو مین خدا سے دعا کرتا کہ وہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دے اسکو مسلم نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات پائی تو مابعد آسانی ہے اگر نجات نہ پائی تو مابعد سخت تر ہے مین نے کوئی منظر کبھی نہین دیکھا مگر قبر اوس سے زیادہ تر وحشتناک ہے اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا ؎

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة	والا فانی لا اخالك ناجیا ؎
گر ناز کند فرشتہ بر پاکی ما ایمان چو سلامت بلب گور بریم	گہ خارکند دیو ز بیباکی ما احسنت برین چستی و چالاکی ما

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی مرتا ہے صبح شام اوسکی جگہ اوسکو دکھلاتے ہین اگر جنتی ہے تو جنت اور جو دوزخی ہے تو دوزخ اوسکو کہا جاتا ہے کہ یہ تیری جگہہ ہے جب تک کہ خدا تجکو قیامت کے دن اوٹھاویگا رواہ الشیخان واہل السنن عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہ امت قبر مین مبتلا ہوتی ہے میرا کیا حال ہوگا مین ایک عورت ضعیف ہون فرمایا اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والونکو قول ثابت پر زندگی دنیا و آخرت مین اسکو بزار نے روایت کیا ہے راوی اس حدیث کے ثقہ ہین انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ جب قبر مین رکھا جاتا ہے اور لوگ پھرتے ہین تو وہ آواز اونکے پاپوش کی سنتا ہے اوسوقت دو فرشتے آتے ہین وہ کہتے ہین تو کیا کہتا ہے حق اس نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے اشہد انہ عبد اللہ و رسولہ اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ تو اپنی جگہہ دوزخ مین خدا نے اوسکو بدلا جنت کی جگہہ سے فرمایا وہ ان دونون جگہون کو ایک ساتھ دیکھتا ہے اگر کافر منافق ہے تو کہتا ہے مین کچھ نہین جانتا جو

بات لوگ کہتے تھے وہی بات مین بھی انکے حق مین کہتا تھا اوس سے کہا جاتا ہے لا دریت ولا
تلیت تو نے نکچہ سمجہا نہ پڑہا پھر اوسکو ایک لوہے کے گرز سے درمیان دونون کانون کے
مارتے ہین وہ ایک ایسی چیخ مارتا ہے جسکو ہر پاس کی چیز سنتی ہے سوا ثقلین کے رواہ
البخاری ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی روح جب قبض
کیجاتی ہے تو پاس اوسکے فرشتے رحمت کے آتے ہین سفید حریر لیکر کہتے ہین نکل طرف رحمت خدا کے
وہ نکلتی ہے جیسے نہایت خوشبودار مشک یہانتک کہ بعض بعض سے لیکر اوسکو سونگھتے ہین جب دروازہ
آسمان تک لیجاتے ہین تو وہان کے فرشتے کہتے ہین یہ کیا خوشبو ہے جو طرف سے زمین کے آئی ہے
غرضکہ ہر آسمان پر یہی ہوتا ہے جب اوسکو ارواح مومنین کے پاس لاتے ہین تو اونکو اوس خوشی
سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی غائب کے پھر آنے سے اہل غائب کو ہوتی ہے یہ ارواح پوچھتی ہین
فلان شخص نے کیا کیا فرشتے کہتے ہین اسکو چھوڑو ذرا آرام تو لینے دو یہ دنیا مین گرفتار غم تھا یہ روح کہتی ہے
فلان مرگیا کیا تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے ہین اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے کافر
کے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ لیکر آتے ہین کہتے ہین نکل طرف غضب خدا کے وہ نکلتی ہے جیسے
نہایت بدبو دار مردار اوسکو دروازہ زمین پر لیجاتے ہین رواہ ابن حبان فی صحیحہ وھی
عند ابن ماجۃ بمعنیٰ باسناد صحیح ابو ہریرہ کا دوسرا لفظ مرفوع یون ہے کہ جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے
دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھون کے آتے ہین ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ پوچھتے ہین کہ تو حق
مین اس مرد کے کیا کہتا ہے یہ وہی کہتا ہے جو کہا کرتا تھا کہ ھو عبد اللہ و رسولہ اشھد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ وہ کہتے ہین ہمین معلوم ہے کہ تو یہی کہتا تھا
پھر اوسکی قبر مین ستر در ستر گز کشادگی کیجاتی ہے پھر قبر کو روشن کردیتے ہین پھر یہ کہا جاتا ہے کہ
سو جا وہ کہتا ہے ذرا مین اپنے گھر والون کے پاس جا کر اونکو اس حال کی خبر دون کہتے ہین تو تو سو
جیسے دولہن سوتی ہے نہین جگاتا اوس دولہن کو کوئی مگر جو کہ سب سے زیادہ اوسکے گھر مین محبوب ہے یہانتک
کہ اوٹھاویگا اوسکو خدا اوسکے اس خوابگاہ سے اگر منافق ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے سنا

مین نے لوگونکو کچھ کہتے تھے اوسیطرح مین نے بھی کہا مین کچھ نہین جانتا یہ کہتے ہین ہم کو معلوم ہے
کہ تو یہی کہتا تھا پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اسپر لپٹ جا وہ لپیٹ جاتی ہے اسکی پسلیان درہم
برہم ہو جاتی ہین یہ اسی عذاب مین رہتا ہے جبتک کہ خدا اسکو اسکے خوابگاہ سے اوٹھا دے رواہ
الترمذی وحسنہ وابن حبان فی صحیحہ حدیث مرفوع براء بن عازب مین آیا ہے کہ آتے
ہین پاس مردے کے دو فرشتے پھر اوٹھا بیٹھالتے ہین اوسکو کہتے ہین من ربک کون ہے رب تیرا
وہ کہتا ہے ربی اللہ میرا رب اللہ ہے کہتے ہین ما دینک کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے دینی
الاسلام میرا دین اسلام ہے کہتے ہین یہ کون آدمی تھے جو تمہارے درمیان بھیجے گئے وہ کہتا
ہے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین تو نے کسطرح جانا وہ کہتا ہے
مین نے اللہ کی کتاب پڑہی اوسپر ایمان لایا اوسکی تصدیق کی یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ
الذین آمنوا بالقول الثابت الآیہ فرمایا پھر پکارتا ہے ایک پکارنیوالا آسمان سے کہ سچ کہا
اس میرے بندے نے فرش بچھاؤ اسکے لیے جنت سے پہناؤ اسکو جنت سے کھولو اسکے لیے ایک دروازہ
طرف جنت کے سو یہ دروازہ کھولا جاتا ہے اوس سے راحت وخوشبو جنت کی آتی ہے پھر جہانتک نگاہ
جاتی ہے اوتنا ہی اوسکے لیے قبر کو کشادہ کردیتے ہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ذکر کافر کی موت کا کیا فرمایا اوسکی روح کو اوسکے بدن مین پھیر دیتے ہین دو فرشتے آکر اوسے اوٹھا
بٹھالتے ہین کہتے ہین تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا کہتے ہین دین تیرا کیا ہے
وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا کہتے ہین یہ کون شخص تھے جو تمہارے درمیان مین بھیجے گئے وہ
کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا تب ایک منادی آسمان پر سے ندا کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اسکے لیے
فرش کرو آگ دوزخ سے پہناؤ اسکو آگ دوزخ کی کھولو اسکے لیے دروازہ طرف آگ کے
پھر اوس دروازے سے اوسکو گرمی ولو نار کی آتی ہے قبر کو اوسپر تنگ کردیا جاتا ہے یہانتک کہ پسلیان درہم
برہم ہو جاتی ہین پھر ایک اندہے بہرے فرشتے کو اوسپر مقرر کردیتے ہین اوسکے ساتھ ایک لوہے کا ہتوڑا ہوتا
ہے اگر پہاڑ پر مارے تو پہاڑ خاک ہو جاوے وہ اوس ہتوڑے سے اوسکو مارتا ہے جو چیز درمیان

مشرق مغرب کے ہے وہ اونکو سنتی ہی مگر ثقلین یعنی جن وانس پھر وہ اس مار سے مٹی ہو جاتا ہے
پھر روح کو اوسکے اندر پھیرتے رہتے ہین رواہ احمد وابو داؤد معلوم ہوا کہ قبر مین تین سوال
ہوتے ہین ایک رب سے دوسرا دین سے تیسرا نبی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فقط ذکر
کرکے حال اقرار یا انکار نبوت کا دریافت کر لیتے ہین یہ بات کسی حدیث صحیح مرفوع مین نہین آئی ہے
کہ آپ کی صورت مبارک کو دکھلاتے ہین یہ فقط عوام الناس کا قول بے اساس ہے رب کا سوال
اسلئے ہے کہ اکثر کفار ومشرکین قائل ہین الوہیت باریتعالی کے انکا کفر وشرک اسی مسئلہ ربوبیت
مین ہوتا ہے لہذا رب سے سوال کیا جاتا ہے دین سے اسلئے پوچھا جاتا ہے کہ جبسے اسلام آیا ہے
سارے دین منسوخ ہو گئے گو اسلام سے پہلے دین موسوی عیسوی حق تھا بعض روایات
سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض اموات سے سوال بعض عقائد کا بھی کیا جاتا ہے عقیدہ جزئی
پوچھا جاتا ہے یہ سوال اہل بدعت سے ہوگا خواہ وہ بدعت نزدیک اوس مبتدع کے بدعت حسنہ
ہی کیون نہو اگرچہ حدیث صحیح کل بدعة ضلالة سے ہر بدعت کا سیئہ ہونا ثابت ہو چکا ہے
رائے وقیاس واجتہاد بھی بمقابلہ نص صریح صحیح کے بدعت ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس بدعت کا سوال
یا مواخذہ نہوگا جو حال ساری بدعتونکا ہے وہی حال اس بدعت تقلید کا بھی ہے بلکہ کبھی یہ بدعت
جبکہ صریح مضاد سنت صحیحہ یا آیت کریمہ ہوتی ہے اور اوسکے اعتقاد وعمل سے مشاققت خدا
ورسول کی لازم آتی ہے تو شرک کفر تک پہنچا دیتی ہے جائز ضلالت پہنچا دیتی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اقرار اس حدیث مین اس دلیل سے مذکور ہوا ہے کہ مین نے قرآن شریف پڑھا اوسکی
تصدیق کی اوسپر ایمان لایا سو یہ دلیل نہایت واضح ہے اسلئے کہ جب قرآن پاک کو خدا کا کلام مان لیا
نظم معجز پایا تو اب جو کچھ اوسمین لکھا ہے وہ سب سچ ٹھہرا اسکو کتاب اللہ مین نبوت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کئی جگہ ذکر کی گئی ہے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن خوان نہین ہے یا قرآن پہ
سرے ہی سے ایمان نہین لایا ہے وہ اس جواب سے محروم رہیگا یا جس نے قرآن کو طوطے کیطرح پڑھا ہے
مگر مطلب سمجھا یا بوجھا ہے لیکن اوسپر عمل نہین کیا ہے اوسکو سارے جہان کے کلامون پر حکم وامر نہی

وموعظت ونصیحت مین مقدم نہین رکھا ہے بلکہ غیرون کی راے وقیاس واجتہاد کو اوسکے اوپر ظاہر ونصوص قطعی پر مقدم کیا ہے تھے وہ بھی جواب مذکور مین عاجز ہوگا جسطرح پہلے گذر چکا ہے کہ اوس سے کہین گے لادریت ولا تلیت حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم وہی قرآن پاک کا حکم ہے یہ دونون درحقیقت حجیت وقبول مین مثل ایک ہی چیز کے ہین چنانچہ حدیث مقدام بن معدیکرب مین مرفوعاً آچکا ہے الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ رواہ ابو داؤد والدارمی نحوہ وکذا ابن ماجۃ عرباض بن ساریہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ کیا تم مین کوئی آدمی یہ گمان کرتا ہے اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے کہ اللہ نے کوئی چیز حرام نہین کی ہے مگر وہی چیز جو اس قرآن مین ہے سو تم خبردار ہو جاؤ کہ مین نے امر کیا وعظ کیا بہت چیزون سے نہی کی انہا لمثل القرآن او اکثر یعنی میری حدیث برابر قرآن کے ہے یا قرآن سے زیادہ تر ہے رواہ ابو داؤد یعنی مقدار مین معلوم ہوا کہ میزان اسلام کے دو پلے ہین ایک قرآن دوسرا حدیث سو جب تک یہ دونون پلے برابر نہونگے کوئی چیز وزن نہین ہو سکتی ہے پس ذکر رسول خدا وذکر قراءت کتاب اللہ مین گویا اقرار ہے اتباع کتاب وسنت کا کیونکہ درایت عبارت ہے دریافت سنت صحیحہ سے تلاوت عبارت ہے قراءت مصحف کریم سے حدیث کا جاننے والا عالم کتاب اللہ ہوتا ہے قاری قرآن عامل بسنت ہوتا ہے اسلئے کہ قرآن مین حکم اتباع رسول کا آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے سو اطاعت مذکور بدون اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ آدمی حدیث پر عمل کرے کسی کا مقلد مذہب مقتدی مشرب نہو ورنہ جسنے جسکی بات مانی جسکے کہنے پر چلا وہ اوسیکا متبع ہوتا ہے نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس حدیث سے بطور اشارۃ النص یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ جواب باصواب اوسی شخص سے بنے گا جو متبع کتاب وسنت ہے فحوائے خطاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مراد آیت یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت الخ سے وہی لوگ ہین جنھون نے قرآن وحدیث کو دانتون سے خوب ہی مضبوط پکڑا ہے باقی خیر وعافیت ہے کیونکہ قول ثابت سے مراد اعتقاد وعمل ہے کلمہ طیبہ پر کلمہ طیبہ شامل ہے اتباع کتاب وسنت کو ایک

جملہ کلمۂ مذکور کا دلالت کرتا ہے اخذ قرآن پر دوسرا جملہ دلالت کرتا ہے اتباع سنت پر کتاب
دین خالص اسی کلمۂ طیبہ کی شرح ہے اسمین رد شرک و بدعت کا اثبات اتباع سنت کا
بخوبی کیا گیا ہے اللھم احینا مسلمین متبعین وامتنا مؤمنین تابعین خود حدیث کو
قرآن شریف مین وحی فرمایا ہے گویا حکم قرآن پاک مین رکھا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی
سبحان اللہ ذکر کیا تھا بات کہان پہنچی **فائدہ** حدیث جابر مین آیا ہے کہ باہر نکلے ہم ہمراہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبکہ وفات پائی سعد بن معاذ نے جب آپ اونپر نماز پڑھ چکے
اور وہ قبر مین رکھے گئے مٹی برابر کیگئی تو دیر تک آپ تسبیح کرتے رہے پھر تکبیر کہی لوگ پوچھا رسول خدا
آپنے کیسی تسبیح تکبیر کہی فرمایا اس بندے نیک پر قبر تنگ ہوگئی تھی یہانتک کہ اللہ تعالی نے اوسکو کشادہ کردیا
رواہ احمد ابن عمر کا لفظ مرفوعا یہ ہے یہ وہ شخص ہے یعنی سعد جسکے لئے خدا کا عرش ہل گیا
آسمان کے دروازے کھولدئے گئے ستر ہزار فرشتے حاضر آئے قبر مین دبا جا گیا پھر قبر کشادہ کیگئی
رواہ النسائی معلوم ہوا کہ ضغطہ قبر کا حق ہے نیک و بد سبکو ہوتا ہے کوئی اس ضغطہ سے
نہین بچتا نہایت یہ ہے کہ جو ایمان پر مرتا ہے اوسپر اللہ اس صدمے کو آسان کر دیتا ہے جو کافر
منافق یا فاسق فاجر ہوتا ہے اوسکو تکلیف اس ضغطہ کی مطابق اوسکی حیثیت کے ہوتی ہے اللھم
یسر ولا تعسر **فائدہ** جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب داخل
کیا جاتا ہے مردہ قبر مین تو اوسکو صورت آفتاب کی سی نظر آتی ہے وقت غروب کے وہ اوٹھکر اپنی
آنکھین ملتا ہے کہتا ہے مجھکو چھوڑ دو مین نماز پڑھونگا رواہ ابن ماجہ یہ بات وہی شخص
نمازی کہیگا جو نماز پر قائم دائم تھا نہ وہ آدمی جو پانچ وقت کی نماز نہین پڑھتا یاد و ایک نماز
پڑھ لیتا ہے باقی اوڑا جاتا ہے یا بے وقت پڑھتا ہے جبکہ وقت نماز کا جانے لگتا ہے یا بالکل
اخیر ہو جاتا ہے جیسے نماز منافقون کی یا اکثر عورتون کی کہ صبح کی نماز وقت ظہر کے ظہر کی نماز
وقت عصر کے عصر کی نماز متصل مغرب کے پڑھتی ہین انکی وہی کہاوت ہے عاملۃ ناصبۃ
یعنی محنت کرلی تھکتی ہین اس محنت کا کچھ نتیجہ نہین ہے بلکہ محنت برباد گناہ لازم ہو **فائدہ** ابو ہریرہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب مُردہ قبر مین جاتا
ہے تو اوسکو اندر قبر کے بے خوف و خطر اوٹھا بٹھالتے ہین اوس سے کہا جاتا ہے تو کس دین مین
تھا وہ کہتا ہے مین اسلام کے کام مین تھا کہتے ہین یہ کون آدمی ہین وہ کہتا ہے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یہ ہمارے پاس خدا کی طرف سے روشن نشانیان لیکر آئے تھے
ہمنے اونکو سچا جانا کہتے ہین تو نے خدا کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے بھلا کوئی خدا کو بھی دیکھ سکتا ہے
پھر اوسکے لیے ایک کھڑکی طرف آتش دوزخ کے کھولدیتے ہین وہ دیکھتا ہے کہ بعضی آگ بعضی آگ کو
توڑے ڈالتی ہے اوسوقت اوس سے کہتے ہین دیکھ خدا نے تجھکو اس سے بچالیا پھر ایک
کھڑکی طرف جنت کے کھولدیتے ہین اوسکی رونق و سرسبزی دیکھتا ہے کہتے ہین یہ تیری
جگہہ ہے تو یقین پر تھا اوسی یقین پر مرا اوسی یقین پر اوٹھیگا ان شاء اللہ تعالی برا آدمی
قبر مین خوف زدہ گھبرایا ہوا بیٹھتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو کس کام مین تھا وہ کہتا ہے
مین نہین جانتا کہتے ہین یہ کون شخص ہین وہ کہتا ہے مین نے لوگون کو سنا کچھہ کہتے تھے مین نے
بھی وہی کہا پھر اوسکے لیے ایک کھڑکی طرف جنت کے کھولدیتے ہین یہ اوسکی رونق و بہار دیکھتا ہے
کہا جاتا ہے دیکھ تو اسکو اللہ نے تجھ سے پھیر دیا ہے پھر ایک کھڑکی طرف آگ کے کھولدیتے ہین
وہ آگ کو دیکھتا ہے کہ بعض آگ بعض آگ کو توڑے ڈالتی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیری
جگہہ ہے تو شک پر تھا اوسی شک پر مرا اوسی شک پر اوٹھیگا ان شاء اللہ تعالی اسکو ابن ماجہ نے
روایت کیا ہے احوال قبر و مقبور مین کتاب ثمار التنکیت بے مثل کتاب ہے ترجمہ اوسکا فارسی
سے اردو مین بعض اہل علم نے کیا ہے یہ کتاب جامع ہے سارے احوال برزخ کو اس حدیث
مین دو ہی آدمیونکا ذکر کیا ہے ایک نیک کا دوسرے بد کا سو مراد نیک سے مومن صالح ہے
مراد بد سے کافر و منافق ہے رہے وہ لوگ جو فاسق فاجر ہین اونکا کچھہ ذکر اس جگہہ نہین فرمایا
اسلیے کہ فسق و فجور کا قرب کفر و نار سے سبکو معلوم ہے کیونکہ عذاب قبر و حشر و نشر و نار کا اوسکو ہوگا
جو مرتکب کبیرہ ہے صغائر تو ادائے فرض و نفل و دیگر صدقات و خیرات و حسنات قولی و فعلی سے

مٹتے رہتے ہین سو مومن موحد اگرچہ معصوم نہین ہوتا لکن جب اوس سے کوئی گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے
تو وہ جھٹ پٹ نادم ہوکر توبہ کر ڈالتا ہے توبہ سے زیادہ کوئی چیز گناہ کی مٹانیوالی نہین ہے
رہے چھوٹے گناہ سو نماز پنجگانہ سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے
رمضان تک مٹ جاتے ہین اگرچہ اللہ تعالی کو اختیار ہے کہ صغیرہ پر پکڑلے کبیرہ پہ چھوڑ دے
مگر غالب حال یہی ہے کہ صغائر معاف ہوتے رہتے ہین کبائر توبہ و استغفار سے مٹ جاتے ہین
ہان جس نے کبائر پر اصرار کیا ہے اوسکو توبہ نصیب نہوئی اوسکے لئے عذاب قبر مقرر ہے مگر اتفاقاً خدا کو
جب کسی کا عذاب کرنا منظور نہو سو یہ بات ہزارون مین ایک دو کے ساتھ ہوتی ہے بطریق خرق
عادت کے نہ عموماً ورنہ پھر حاجت ان احادیث کی کیا ہے کسیکو بھی عذاب قبر وغیرہ کا ہونا نچاہیے
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً تقسیم لوگون کی یہ آئی ہے انما ھو مؤمن تقی او فاجر شقی اسکو
ترمذی و ابو داود نے روایت کیا ہے لفظ انما نے فائدہ حصر کا دیا ہے یعنی لوگ دو ہی طرح پر ہین
ایک مومن پرہیزگار جو گناہ کبیرہ سے بچتا رہتا ہے اگر بھولے چوکے کوئی گناہ اوس سے ہوتا ہے
تو جلد توبہ کر لیتا ہے دوسرا فاجر بدبخت اسمین کافر مشرک منافق فاسق سب داخل ہین سو مومن
تقی کو اللہ عذاب قبر و عقاب آخرت سے بچاویگا فاجر شقی کو عذاب قبر اور نار کا کریگا اسیلئے آیا
ہے کہ عاقبت نیک واسطے اہل تقوی کے ہے گویا دن قیامت کا جسطرح واسطے کفار فجار فساق
کے ماتم کا دن ہوگا اوسیطرح وہ دن متقیون کے لئے شادی کا دن ہو جاویگا اوس دن
انشاء اللہ تعالی سارے منکر اسلام قدر اسلام کی سارے فاسق فاجر قدر صلاح و تقوی
کی معلوم کرلینگے یہان کے امراء رؤسا ملوک سلاطین وہان حشم و خدم سے بھی بدتر ہونگے
وہان کے غربا مسلمین جنت کے بادشاہ ہونگے ارائک نعمت و رحمت و راحت پر جلوس کرینگے
حدیث حسن مین سمرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ حسب مال ہے کرم تقوی ہے رواہ الترمذی و ابن
ماجہ سو اوس دن کسی آدمی کے پاس کوئی مال نہوگا یہی اعمال ہونگے جسکے پاس تقوی ہوگا وہی اہل کرم
ہونگے قرآن پاک مین آیا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بڑا کریم صاحب کرم نزدیک

خداکے وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تر متقی ہے متقی کہتے ہین ڈرنیوالے کو گناہ سے بچنے والے کو
معصیت سے سو گناہ سے وہی شخص بچتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے یہ ڈرنا خاص حصہ علماء وصلحا کا
ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء جاہل کو ڈر نہین ہوتا بلکہ کمال ہے تمرد وسرکشی اوسکا
شیوہ ہوتا ہے مومن عالم سے گناہ بھولے چوکے اتفاقاً ہو جاتا ہے جاہل متمول ومتمرد ہمیشہ خدا
کرکے گناہ کیا کرتا ہے واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس
المھاد اس آیت مین ذکر مالدارون عزت والونکی ضد اور ہٹ وہرمی کا فرمایا ہے پھر جہنم کو
اونکا گہوارہ بتایا ہے دوسری آیت مین یہ فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنی جنت اوس کے
لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے سو جب ڈرنے والے رہے یہی اہل علم ٹہیرے تو گویا
جنت انہین کے لئے ہوئی علماء سے وہ لوگ مراد ہین جو حق بات جانتے ہین حق پہ چلتے ہین
حق بات کا حکم کرتے ہین برے کام سے منع کرتے ہین گو کتاب دان نہون وہ لوگ مراد نہین
ہین جنکو علوم حکمت ومنطق وعلم کلام ودیگر انواع فنون عقلیہ وعلوم فلسفیہ مین دستگاہ
کامل حاصل ہے مگر مسائل دین نہین جانتے کتاب وسنت کو نہین پہچانتے بہر حال آدمی سے
اگر بہت عبادت نہ بنے تو فقط فرائض ادا کرے مگر گناہ کبیرہ سے ضرور بچے اسلئے کہ دفع مضرت
جلب نفع پر نزدیک تمام عقلاء جہان کے مقدم ہے ایسا شخص عذاب قبر سے انشاء اللہ تعالے
نجات پاوے گا کبائر کا شمار اگرچہ بے شمار ہے لکن کتاب زواجر مین کچھ اوپر چار سو گناہ کبیرہ
لکھے ہین اونکو کتاب دلیل الطالب سے معلوم کر لینا چاہیے جو شخص فرائض ادا نہین کرتا ہے
یا عبادت بیہودہ طور پر بجا لاتا ہے رات دن کھیل تماشے اسراف ارتکاب کبائر مین رہتا ہے
توفیق توبہ کی نہین پاتا اوسکا خدا حافظ ہے چاہے معاف کرے چاہے پکڑے مگر اس نے اپنے ہلاک
کرنے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ایسے شخص پر اندیشہ سوء خاتمہ کا قوی تر ہے اللھم احسن
عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من
خزی الدنیا والاخرۃ

فصل بیان مین آداب کے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین جب ملے سلام کرے جب کھانے کو بلاوے قبول کرے جب نصیحت چاہے نصیحت کرے جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے جب بیمار ہو عیادت کرے جب مر جاوے تو ہمراہ جنازے کے جاوے سوا ان مسلم یہ کام ہر اجنبی مسلمان کے ساتھ کرنا چاہیے پھر جس سے رشتہ ہو اوسکے ساتھ یہ کام کرنا داخل صلۂ رحم بھی ہے فرمایا تم اسکو دیکھو جو تم سے کمتر ہے اوسکو نہ دیکھو جو تم سے بڑھ کر ہے اسمین تم خدا کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اس حدیث کو شیخین نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے نواس بن سمعان کا لفظ یہ ہے کسی نے پوچھا نیکی و بدی کیا ہے فرمایا نیکی خوش خلقی ہے بدی وہ ہے جو تیرے سینے مین کھٹکے اور تجھکو لوگوں کا مطلع ہونا اوس پر ناپسند آوے اخرجہ مسلم جب تین آدمی ہون تو دو آدمی کانا پھوسی نہ کرین کیونکہ اوسکو رنج ہوگا اسکو شیخین نے ابن مسعود سے مرفوعًا روایت کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو گذرنے والا بیٹھے کو تھوڑے بہت کو سلام کرین متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے کہ سوار پیادہ کو سلام کرے جماعت پر جب سلام کیا اور کسی ایک نے بھی جواب دیدیا تو سبکی طرف سے جواب ہوگیا یہ حدیث علی کے نزدیک احمد کی ہے ابن عمر مرفوعًا کہتے ہین اللہ نہین دیکھتا طرف اوس شخص کے جو اپنے کپڑے مین اترا کر چلتا ہے متفق علیہ اہل دنیا جب اچھا لباس پہنتے ہین سبکو دکھلاتے چلتے ہین یہ خدا کی رحمت و نظر سے دور پڑے ہین **فائدہ** جسکو منظور ہو کہ اوسکا رزق بڑھے اوسکی موت دیر مین آوے تو وہ صلۂ رحم کیا کرے اخرجہ البخاری بہت دیکھا سنا ہے کہ واصل رحم کی عمر زیادہ ہوتی ہے رزق زیادہ ملتا ہے اسیلیے حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہے کہ قاطع رحم بہشت مین نہ جاویگا متفق علیہ قطع رحم یہ ہے کہ جس سے قرابت قریبہ ہے اوسکی محتاجی مین سلوک نہ کرے اوسکی آسودگی مین اخلاق سے پیش نہ آوے اوس سے بلا وجہ شرعی ترک راہ و رسم ملاقات

کردے ہان اگر وہ کافر فاسق فاجر ہے تو ترک ملاقات ضرور ہے شاید نادم ہو کر راہ پر آجاوے کیونکہ
جسطرح صلہ رحم حق عباد تھا اسیطرح یہ ترک ملاقات حق اللہ ہے اللہ کا حق سب کے حق پر مقدم
ہے مومن کامل وہی ہے جسکو حب للہ بغض للہ ہو یہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے معلوم ہوا
کہ جسکو بغض للہ حب للہ نہین ہوتا ہے اوسکا ایمان کامل نہین ہے وہ ناقص الایمان ہے سب سے
زیادہ تارک اس سنت کی زمرۂ نسوان ہے انکا حب و بغض غرض مطلب رشتہ کے سبب سے ہوتا ہے
نہ خدا کے لیے مغیرہ بن شعبہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ نے نافرمانی مان باپ کی زندہ درگور کرنا
اولاد کا اختیار کرنا گدائی و بخل کا بہت باتین کرنا بہت سوال کرنا مال کا برباد کرنا حرام کیا ہے متفق علیہ
یہ سب اوصاف ذمیمہ اکثر اہل دولت مین موجود ہوتے ہین عوام الناس بھی اسمین شریک ہین
حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ رضامندی اللہ کی مان باپ کی رضامندی مین ہے غصہ اللہ کا
مان باپ کے غصے مین ہے اخرجہ الترمذی وصححہ انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی درست نہین ہوتا ایمان کسی بندے کا جب تک کہ دوست
نہ رکھے واسطے اپنے ہمسایہ یا بھائی مسلمان کے وہ چیز جو اپنے لیے دوست رکھتا ہے یہ حدیث
متفق علیہ ہے ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ بڑا گناہ یہ ہے کہ تو کسیکو خدا کا شریک
ٹھہراوے حالانکہ اوس نے تجکو پیدا کیا ہے پھر یہ گناہ ہے کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے
اس ڈر سے کہ کہین وہ تیرے ساتھ نہ کھاوے پھر یہ گناہ ہے کہ تو زن ہمسایہ سے
زنا کرے متفق علیہ مان باپ کو گالی دینا برا کہنا یا گالی دلوانا برا کہلوانا منجملہ کبائر کے
ہے اسکو شیخین نے مرفوعاً ابن عمر سے روایت کیا ہے ابو ایوب انصاری کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی مسلمان کو کہ جدا ہووے اپنے بھائی مسلمان سے
زیادہ تین شب سے ملاقات کے وقت یہ ادہر جاتا ہے وہ اودہر جاتا ہے بہتر انکا وہ شخص ہے
جو پہلے سلام کرے متفق علیہ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر نیکی صدقہ ہے اخرجہ البخاری
خواہ بڑی ہو یا چہوٹی مگر نیت صالح شرط ہے ورنہ عمدہ نیکی بھی بے نیت کے ضائع

ہو جاتی ہے خصوصًا جبکہ دکھانے سنانے کے لیے کوئی کام کرے کسی پر احسان رکھے اپنی ناموری
چاہے شہرت کا ارادہ ہو ابوذر کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کو کسی اچھی بات کو حقیر نہ سمجھ اگرچہ اتنا ہی
کر تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی ملے جب تو شوربا پکائے تو پانی زیادہ کر تاکہ ہمسایہ کی خبر لے
رواہ مسلم جسنے کوئی سختی کسی مسلمان کی دور کی اللہ اوسکی سختی دن قیامت کے دور کریگا
جسنے کسی تنگدست فاقہ مست پر آسانی کی اللہ دنیا و آخرت مین اوس پر آسانی کریگا
جسنے کسی مسلمان کا عیب چھپایا اللہ اوسکا عیب دونون جہان مین چھپا دےگا اللہ بندہ کی
مدد کرتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کا مددگار رہتا ہے رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ مرفوعًا
عیب پوشی بڑا ہنر ہے خواہ یہ عیب کسی زندے مین ہو یا مردے مین جو عورتین رات دن اپنے
مان باپ یا اقارب یا اجانب کو برا بھلا کہا کرتی ہین اونکے عیب کا ذکر نکالتی ہین اپنے ساتھ کے
بتاتو پر لعن طعن کرتی ہین انکی جگہہ دوزخ ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے واذا مروا باللغو
مروا کراما خدا می بیند و می پوشد ہمسایہ نمی بیند و می خروشد

اگر من ناجوان مردم بکردار	تو بر من چون جوان مردان گذر کن

ابن مسعود کا لفظ مرفوعًا یہ ہے جسنے کسی کو اچھا کام بتایا اوسکو اپنے فاعل کے اجر ہوگا رواہ
مسلم ابن عمر کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کہ جو تم سے پناہ مانگے اوسکو پناہ دو جو تم سے سوال
کرے اللہ کے نام پر اوسکو کچھ دیدو جو تمہارے ساتھ سلوک کرے اوسکا بدلا دو اگر کچھ
نہ پاؤ تو اوسکے لیے دعا کرو اخرجہ البیہقی **فائدہ** حدیث نعمان بن بشیر مین مرفوعًا
آیا ہے کہ حلال ظاہر ہے حرام ظاہر ہے انکے بیچمین مشتبہ چیزین ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے
سو جو کوئی شبہات سے بچا اوس نے اپنے دین و آبرو کو بچایا جو کوئی اونمین پڑا وہ حرام مین
پڑا جیسے چروانا جوار کے گرد چراگاہ کے چراتا ہے قریب ہے کہ چراگاہ کے اندر جا گرے ہر بادشاہ
کی ایک بڑ ہوتی ہے سو اللہ کی بڑ حرام چیزین ہین بدن مین ایک لوتھڑا گوشت کا ہے
جب وہ درست ہوا تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے جب اوسمین بگاڑ ہوا تو سارا بدن

بگڑجاتا ہے وہ پارہ گوشت دل ہے متفق علیہ یہ حدیث جامع الکلم ہے ہر لفظ کے نیچے
بے گنتی فوائد ہین معلوم ہوا کہ جس چیز کا حلال حرام ہونا صاف صاف معلوم ہو اوس چیز سے
بچے ورنہ حرام مین پھنسے گا حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے ہلاک ہو بندہ درہم کا بندہ
دنیا کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا خوش ہوا ورنہ ناخوش ہے اخرجہ البخاری معلوم ہوا کہ
محبت مال ولباس کی ایک طرح کی بندگی ہے غیر اللہ کی ایسے شخص کو یہ بددعا لگے گی ابن عمر کے
دوش کو پکڑ کر فرمایا تو دنیا مین یون رہ جیسے کوئی غریب یا مسافر رہتا ہے ابن عمر کہتے ہین جب
تو شام کرے تو صبح کی راہ نہ دیکھ جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر صحت مین بیماری
کے لیے کام کر زندگی مین موت کا ہنر اکر اخرجہ البخاری **فائدہ** حدیث ابن عمر مین
مرفوعاً آیا ہے جسنے مشابہت پیدا کی ساتھ کسی قوم کے وہ اوسی قوم مین سے ہے رواہ ابو داؤد
وصححہ ابن حبان معلوم ہوا کہ جو مسلمان غیر مسلمان کی سی شکل وصورت بناوے اونکا سا لباس
پہنے یا اونکی طرح کا کھانا کھاوے یا اونکی راہ ورسم پر چلے وہ مسلمان نہین ہے بلکہ اوسی قوم کا
ایک آدمی ٹھیر جاتا ہے گو نماز پڑھے روزہ رکھے کلمہ گو ہو مثلاً ایسا شخص یہودی نصرانی پارسی
ہندو ترکی کہلاویگا موت حیات مین مثل انہین کے سمجھا جاوے گا ابن عباس کہتے ہین ایکدن مین
پیچھے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا فرمایا اے لڑکے تو نگاہ رکھ خدا کو یعنی اللہ کا حق
ادا کر اللہ تجھکو نگاہ رکھیگا تو اللہ کا حق ادا کر اللہ کو اپنے سامنے پاویگا اور جب تو مانگے تو
اللہ ہی سے مانگ جب مدد چاہے تو خدا سے مدد چاہ رواہ احمد والترمذی وقال
حسن صحیح سہل ساعدی نے کہا ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا وہ کام بتاؤ جسکے کرنے سے
خدا مجکو دوست رکھے اور سب لوگ فرمایا تو دنیا مین زہد کر تجھکو اللہ دوست رکھیگا اوس چیز مین
زہد کر جو پاس لوگون کے ہے لوگ تجھکو دوست رکھین گے رواہ ابن ماجہ وسندہ حسن
معلوم ہوا کہ بے طمعی سبب ہے دوستی خدا وخلق کا سعد بن ابی وقاص کا لفظ مرفوع یہ ہے
کہ اللہ دوست رکھتا ہے اوس بندے کو جو پرہیزگار آسودہ حال غیر مشہور

ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ شہرت ایک بڑی آفت ہے یہ شہرت قطع نظر خرابی آخرت کے
دنیا مین بھی آدمی کو ہلاک کر دیتی ہے جو بلا آتی ہے وہ مشہور ہی آدمی پر آتی ہے امیر ہو یا عالم فقیر
گمنام یا عالم گوشہ گزین خانہ نشین کو کوئی نہین پوچھتا ع کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو
اسی لئے یہ بات ہے کہ جو راحت و امن غربا کو ہوتا ہے وہ مشاہیر و امرا و نامداران کو نہین ہوتا
غریب بیان وہان سب جگہ اچھے رہتے ہین مگر جبکہ صالح با ایمان ہون فاسق فاجر ناشکر غریب نہ
نہون ورنہ دونون جہان سے گئے پانڈے حلوا ملانہ مانڈے ابو ہریرہ کہتے ہین کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیفائدہ کام کو چھوڑ دے
رواہ الترمذی وحسنہ یہ حدیث نہایت جامع ہے ہر قول و فعل کو شامل ہے جسمین نہ
نہ کوئی فائدہ دین کا ہے نہ دنیا کا اکثر لوگ رات دن گپ شپ مین بیفائدہ کھیل تماشے مین مشغول
رہتے ہین انکا اسلام اچھا نہین انکا انجام بہت برا ہوگا حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے سارے آدمی
خطا وار ہین بہتر خطا وار وہ ہین جو توبہ کیا کرتے ہین اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا
معلوم ہوا کہ کوئی آدمی معصوم نہین ہے کچھ نہ کچھ بھول چوک ہر فرد بشر سے ہو ہی جاتی ہے گو پیغمبر ہی
کیون نہو پیغمبرون سے بھی صغائر ہو جاتے ہین مگر جلد متنبہ ہو کر استغفار کر لیتے ہین سو اس خطا کا
علاج یہ ہے کہ جلد توبہ کر ڈالے ایسا آدمی اچھا ہوتا ہے جو آدمی خطا کرتا ہے مگر توبہ نہین کرتا اوسکے
لئے اندیشہ سوء خاتمہ کا ہے نعوذ باللہ منہ روایت انس مین خاموشی کو حکمت فرمایا ہے پھر کہا
کہ اس حکمت پر چلنے والے کم ہین اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے آدمی پر جو بلا آتی ہے غالباً بولنے
ہی سے آتی ہے یہ زبان وہ چیز ہے جس سے کہ دوست دشمن ہو جاتا ہے دشمن دوست
بنجاتا ہے امیر مفلس مفلس امیر ہو جاتا ہے غیر رشتہ دارون سے بڑھ جاتا ہے رشتہ دار
چھوٹ جاتا ہے جسکی زبان قابو مین نہین ہے اوسکا خدا حافظ ہے

	زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم بکم		بہ از کسی کہ نباشد زبانش اندر حکم	

بات کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ کاری ہوتا ہے خصوصاً جو بات غصے مین مونہہ سے نکلتی ہے

وہ بالکل خراب بات ہوتی ہے سچی کم جھوٹی زیادہ ہے

بخاطر ہیچ مضمون بہ ز لب بستن نمی آید   خموشی معنئی دارد کہ در گفتن نمی آید

فائدہ ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بچو حسد سے حسد نیکیون کو ایسا کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے رواہ ابی داؤد دوسری روایت یون ہے کہ وہ شخص پہلوان نہین ہے جو کسی کو کشتی مین پچھاڑ دیتا ہے پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے جی کو تھامے رہتا ہے متفق علیہ قرآن مین فرمایا ہے الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین حدیث ابن عمر مین ظلم کو دن قیامت کے اندھیرا فرمایا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے ظلم بڑا ہو یا چھوٹا ظالم کے لئے قیامت مین ایک اندھیرا بنجاوےگا مسلم کی روایت مین آیا ہے کہ جابر کو ظلم کیا تھا بخل سے بچنے کا بخیل خدا سے دور جنت سے دور رہتا ہے محمود بن لبید کا لفظ یہ ہے کہ سب سے زیادہ ڈر تمکو تم پر اس چھوٹے شرک کا ہے جسکو ریا کہتے ہین اخرجہ احمد بسند حسن اہل دنیا ہمیشہ ہر کام دکھانے سنانے ناموری حاصل کرنے تعریف سننے کے لئے کرتے ہین سو یہی کام ریا ہے یہ ریا شرک ہے انکے سارے اعمال خیر اسی نیت کی وجہ سے برباد ہو جاتے ہین یہ مشرک ٹھیر جاتے ہین مشرک کی مغفرت نہوگی اوس دن انسے کہین گے کہ تم اپنا اجر اونہین سے لو جنکے لئے تمنے یہ کام کیا ہے بڑی بڑی عمارتین باغات بنانا اسراف مال کرنا خلاف مرضی خدا و رسول کچھ لینا دینا یہ سب داخل ریا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ منافق کی تین نشانیان ہین جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امین ٹھیرایا جاوے تو خیانت کرے جب جھگڑے تو گالی بکے متفق علیہ ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے کہ گالی دینا مسلمان کو فسق ہے یعنی باہر نکل جانا ہے اطاعت خدا و رسول سے اور قتل کرنا مسلمان کا کفر ہے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے تم بچو گمان سے گمان بڑی جھوٹی بات ہے متفق علیہ بدگمانی گناہ کبیرہ ہے خصوصاً حق مین کسی نیک مسلمان کے عورتون سے زیادہ کوئی بدگمان نہین ہوتا ہے یہ صاف باطن

آدمی یہ بھی گمان بد کرتی ہین متلون مزاج بے استقلال بے وفا بے مروت خود غرض طالب اشتہا
ہوتی ہین سو جب گمان اکذب الحدیث ٹہیرا تو بد گمان لوگ کذاب ہوئے کذب برابر شرک کے رکھا
گیا ہے علی الخصوص قول زور و شہادت زور حدیث معقل بن یسار مین مرفوعاً آیا ہے جو
بندہ کسی رعیت کا راعی ہوتا ہے اور وہ خائن ہے تو جسدن مریگا اللہ اوسپر جنت کو حرام
کریگا متفق علیہ یہ سخت وعید ہے اون حکام کے لئے جو رعیت کی خیانت کرتے ہین ظالم
ہین اونکو جنت نملیگی رسول خدا نے اوس شخص کو جو والی امت ہو اور امت پر شاق و گران ہو
بددعا دی ہے کہ اے اللہ تو اوسپر سختی کر اخرجہ مسلم سو جن امرا۔ ء و سردار کے ہاتھ
سے رعیت کو ایذا پہنچتی ہے خلق کے دل ستائے جاتے ہین خواہ یہ ایذا طرف سے
مال کے ہو یا جان کے یا آبرو کے سب کا انجام یہی ہے کہ دن قیامت کے عوض اس ترباو کے
اوس امیر و رئیس کو سخت ایذا دیجاوے گی جزاء سیئة سیئة مثلہا یہ بددعا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ضائع نہوگی اپنے کیئے کی سزا جزا ضرور پاوینگے یہ بھی فرمایا ہے
کہ لڑائی کے وقت مونہہ پر نمارو اسکو شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے مونہہ پر طمانچہ
مارنا تلوار مارنا منع ہے اسلیئے کہ یہ جگہہ سارے بدن مین مکرم و معظم ہے ابو ہریرہ کہتے
ہین ایک آدمی نے کہا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہا تو غصہ
نکیا کر اوس نے کئی بار یہی کہا ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نکر رواہ البخاری معلوم ہوا کہ غصہ کرنا
حرام ہے غصہ مین آدمی اپنے حال اصلی پر قائم نہین رہتا نہ زبان قابو مین ہوتی ہے نہ ہاتھ
اسلیئے حکم حاکم کا جو حالت غضب مین صادر ہوتا ہے لائق تعمیل کے نہین سمجھا جاتا کیونکہ غصے کی حالت کا
کچھ اعتبار نہین ہے مونہہ سرخ ہو جاتا ہے رگین گردن کی پھول جاتی ہین شیطان دلپر سوار
ہو جاتا ہے غصے کا یہ علاج فرمایا ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے بیٹھا ہو تو لیٹ جاوے
یا وضو کر لے خولہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کچھ لوگ ناحق خوض کرتے ہین مال مین خدا کے
انکے لیے آتش دوزخ ہے دن قیامت کے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے یعنی بیت المال

زکوۃ و غنیمت کا مال بے اذن لینا اور بیجا صرف کرنا حرام ہے پادشاہ و عمال کو جتنا مال لینا چاہئے اور جہاں کہیں صرف کرنا جائز ہے بیان اوسکا کتاب حسن المساعی مین لکھا گیا ہے قاضی مفتی عالم غازی حافظ کو بیت المال سے رزق دینا چاہئے مثلاً ہر سال ہر عالم حافظ کو دو ہزار درہم یا دو سو دینار بقدر کفایت کے دیوے جو حاکم دنیا مین نہ دیگا اوسکے حسنات دن قیامت کے عوض اس حق کے دلوائے جاوینگے فرمایا اللہ نے کہا ہے اے بندو میرے حرام کیا ہے مین نے ظلم کو اپنی جان پر اور تمپر بھی حرام کیا ہے سو تم آپس مین ظلم نہ کیا کرو اسکو مسلم نے ابوذر سے روایت کیا ہے جو برتاؤ خلق سے اپنے ہون یا بیگانے مطابق حکم شرع نہیں ہے وہی ظلم ہے لوگ رشوت لینے خیانت غصب چوری کرنے کو ظلم نہیں جانتے انکے نزدیک ظلم یہی ہے کہ کسیکا گھر لوٹ لے یا کسیکو جان سے مار ڈالے حالانکہ زنا کرنا شراب پینا گانا بجانا کھیل تماشے مین بہانا مال کا مکان باغ لباس طعام سواری و حشم و خدم مین زیادہ قدر حاجت و کفایت سے صرف کرنا علما و سادات و اہل حق کا حقیر کرنا اہل حقوق کو اونکے حق سے محروم رکھنا یہ سب داخل ظلم و ستم ہے ابو ہریرہ کہتے ہین آپنے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے کہا اللہ و رسول کو معلوم ہے فرمایا تیرا ذکر کرنا ہے اپنے بھائی کو اسطرح پر کہ اوسکو برا لگے کہا بھلا اگر وہ بات اوسمین موجود ہو جو مین کہتا ہون فرمایا اگر وہ بات اوسمین موجود ہے تو یہ غیبت ہوئی اور جو موجود نہیں ہے تو یہ اوسپر بہتان باندھنا ہے اخرجہ مسلم یعنی اور بھی زیادہ بدتر ہے غیبت کچھ زبان ہی سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اشارے سے بھی ہوتی ہے کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ جسکی غیبت کی ہے اوس سے بخشوا لے یا اللهم اغفر لی وله کہے دوسری روایت مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً نزدیک مسلم کے یون آیا ہے کہ تم حسد نہ کرو نرخ نہ بڑھاؤ آپسمین دشمنی نہ کرو غیبت نہ کرو بغاوت نہ کرو خدا کے بندے آپس کے بھائی بنے رہو مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اوسپر نہ ظلم کرتا ہے نہ اوسکو بے مدد چھوڑتا ہے نہ اوسکو حقیر رکھتا ہے تقویٰ یہان ہے تین بار طرف سینے کے اشارہ کیا پھر فرمایا کافی ہے اسقدر بدی کہ مسلمان اپنے بھائی مسلمان کو حقیر کرے ہر چیز مسلمان کی مسلمان پہ حرام ہے

خون مال آبرو واسطی مال وخون سے لو اکثر لوگ بچ بھی جاتے ہین مگر آبرو ریزی سے کم بچتے ہین
حالانکہ جان ومال وآبرو کا ایک ہی حکم ہے آبرو لینا بات سے ہو یا کام سے ایسا ہی گناہ ہے
جیسے جان سے مارنے کا اس گناہ مین دو گروہ کو بڑی دستگاہ حاصل ہے ایک فرقہ اہل اخبار کو
کہ رات دن ہر کسی پر تہمت افترا جھوٹ باندھا کرتے ہین عیب چینی کرنا بدنام کرنا لعن
طعن سے پیش آنا انکا شیوہ ہے دوسرا فرقہ مقلدین کا ہے یہ رد اہل حق مین مناظرہ چھیڑ کر
گالی گلوچ دشنام بازی سکابرہ مجادلہ خصومت لعن طعن تبرا الفاظ سخت ودرشت کلام
نا ملائم زبان قلم سے نکالتے ہین جب تک وہ رسالہ یا کتاب دنیا مین باقی رہتی ہے تب تک گناہ
اوسکا صاحب رسالہ وصاحب کتاب پر لکھا جاتا ہے من سن سنۃ سیئۃ الحدیث حدیث قطبہ
مین یہ دعا آئی ہے کہ اے اللہ بچا مجکو برے خلق برے عمل خواہش بد بری بیماری سے
اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے فرمایا تو مت لڑ اپنے بھائی مسلمان سے اور دل لگی نہ کر اوس سے
اور نہ جھوٹا وعدہ اسکو ترمذی نے ابن عباس سے بسند ضعیف روایت کیا ہے مومن مین
بخل وبدخلقی جمع نہین ہوتی یہ مضمون حدیث ابی سعید خدری مین نزدیک ترمذی کے بسند ضعیف
آیا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے دو گالی گلوچ کرنیوالون کا گناہ اوس شخص پر ہے جس نے
پہلے گالی دی ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نکرے یعنی پھر گناہ اوسکے ذمہ لگیا تاہے
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے ف

	کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد		دہن خویش بدشنام میالا صائب	

ابوالدرداء کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے بدزبان سخت گو آدمی کو رواہ الترمذی
وصححہ ابن مسعود کی حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ مومن طعن ولعن نہین کرتا نہ فحش وبیہودہ
بکتا ہے رواہ الدارقطنی معلوم ہوا کہ طعن ولعن وفحش وبدگوئی کو ایمان سے بیر ہے
جسمین یہ صفات بد ہوتی ہین اوسکا ایمان ٹھیک نہین ہے عورتونکو سب سے زیادہ یہ
مرض ہوتا ہے اسلئے سب سے زیادہ جہنم مین یہی ہونگی حدیث عائشہ مین مردونکو برا کہنے سے

سنع کیا ہے فرمایا وہ اپنے کیے کو پہنچ گئے یعنی اب اونکو برا کہنا کیا ضرور ہے اخرجہ البخاری انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی اپنا غصہ روک لیتا ہے اللہ اپنا عذاب اوس سے روک لیگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ غصہ پیجانا ایک بڑی فضیلت و نعمت ہے اللہ کے عذاب و عقاب سے بچاتا ہے آگے فرمایا بخیل و بدخلق جنت مین نجاویگا اخرجہ الترمذی عن ابی بکر الصدیق مرفوعاً جو شخص کسی قوم کی بات چپکے چھپکے سنتا ہے اور وہ قوم اوسکی اس حرکت سے ناخوش ہے تو قیامت کو اوس شخص کے کان مین سیسا پلایا جاویگا اخرجہ البخاری انس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما ہین خوشی ہو اوس شخص کو جسکو اوسکے عیب نے لوگون کے عیب سے باز رکھا اخرجہ البزار باسناد حسن یہ شبہ ہو کوئی اپنے عیب کو سمجھیگا وہ دوسرے کا عیب ہرگز بیان نکریگا عیب مردم نمودن عیب خود بمردم نمودن است

عیب خود در پس آئینہ نہان داشتہ		توکہ آئینہ لعیب دگران داشتہ

حدیث مرفوع ابن عمر مین آیا ہے جو شخص آنکھ بہ رگ جانتا ہے ناز سے چلتا ہے جب وہ اللہ سے ملیگا تو اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اخرجہ الحاکم یہ وصف امراء و ہو تو سارے کام آسودہ لوگون مین ہوتا ہے مرد ہون یا عورت فرمایا جلدی کرنا کام مین طرف سے شیطان کے ہے اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے سہل بن سعد نے روایت کیا ہے ع کہ تعجیل کار شیاطین بود بدخلقی کو نحوست ٹھیرایا ہے یہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک احمد کے آیا ہے حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے کہ لعنت کرنیوالے کسی کے شفیع نہونگے اخرجہ مسلم معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین جو اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ کا عیب لگاتا ہے عار دلاتا ہے وہ نہ مریگا جب تک کہ خود اس کام کو نہ کرلے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اسکا تجربہ بعض اہل علم کو ہوا ہے حکیم بن معاویہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے اوس شخص کی جو جھوٹی بات کرتا ہے لوگون کے ہنسانے کو خرابی ہے اوسکی خرابی ہے اوسکی اخرجہ اہل السنن یعنی تین بار یہ لفظ فرمایا اس تکرار نے فائدہ تاکید و تاسیس کا دیا اس حدیث کے مصداق وہ لوگ ہین جو مجالس امراء و غیرہم مین مسخراپن کیا کرتے ہین مضحکہ کرنا اونکا شیوہ ہے

اہل دنیا کی مجلس مین ایسے لوگ اکثر ہا کرتے ہین جو اونکو اپنے ہنسی ٹھٹھے دل لگی کی باتون سے ہنسایا کرتے ہین انکا انجام ہلاکت ہے اللہ تعالی جھگڑالو ونٹائیل آدمی کو سب سے زیادہ دشمن رکھتا ہے یہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے ؎

فصل بیان مین مکارم اخلاق کے

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم سچ بولا کرو سچ بولنا نیکی کی راہ دکہاتا ہے نیکی جنت تک پہنچاتی ہے آدمی ہمیشہ سچ بولتا سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے صدیق یعنی بڑا سچا لکھ لیا جاتا ہے تم دور رہو جھوٹ بولنے سے جھوٹ پہنچاتا ہے دوزخ تک آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے جھوٹ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے کذاب یعنی بڑا جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے متفق علیہ اب وہ وقت آیا ہے کہ جھوٹ کو سچ کیطرح عزیز رکھتے ہین سوا جھوٹ بولنے جھوٹ سننے کے سچی بات سے خوش نہین ہوتے خصوصًا عورات کہ انکو سچی بات سے نہایت دشمنی ہوتی ہے خود فریب کار دوسرون سے جھوٹ کی طلبگار انسے جسنے سچ بولا مارا گیا جسنے انکو فریب دیا باغ سبز دکھلایا وہ دوست ٹھیرا لاحول ولا قوۃ الا باللہ حدیث ابی ہریرہ مین راہ مین بیٹھنے کا حق یہ آیا ہے کہ آنکھ کو حرام سے بچاوے کسیکو ایذا نہ دے سلام کا جواب دے امر بمعروف نہی عن المنکر کرے متفق علیہ معاویہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جسکے ساتھ اللہ ارادہ بھلائی بہتری کا کرتا ہے اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہے یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے لفظ اس حدیث کا یہ ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین مراد فقہ سے اس جگہ فہم ہے مراد دین سے اسجگہہ کتاب وسنت ہے نہ فقہ اصطلاحی یعنی قیاس مجرد و اجتہاد رائے اسلئے کہ یہ فقہ مصطلح اوسوقت عہد نبوی ملت اسلام مین موجود نتھی ؎

نا تراز ہمت عالی سر سنت داریم	بر سر راہے فرو ماندہ ہرگز سر ما

ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے کہ میزان اعمال مین کوئی چیز حسن خلق سے زیادہ تر گران نہین ہے

اسکو ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث ابن عمر میں حیا کو شعبۂ ایمان کا فرمایا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے جب تک انسان میں شرم باقی ہے دین و دنیا دونوں درست ہیں جب شرم نہ رہی تو اب جو چاہے سو کرے بے شرمی پیشہ شیطان کا ہے حیا گناہ سے روکتی ہے بے حیائی ہر گناہ کا سبب ہوتی ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں مومن قوی بہتر و دوست تر ہے خدا کو مومن ضعیف سے گو ہر مومن میں خیر ہے تو حرص کر ہر فائدے کے حاصل کرنے پر مدد لے اللہ سے عاجز مت بن جب کچھ مکروہ پہنچے تو یہ مت کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو ایسا ہوتا لکن یہ کہہ کہ یہ تقدیر ہے خدا کی جو اوس نے چاہا سو کیا کیونکہ حرف لو شیطان کے کام کو کھولتا ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ مومن کو ضعیف بننا نچاہیے ہمت بلند رکھے ہر نفع کی چیز اپنے لیے حاصل کرے اللہ سے مدد مانگے شیطان کے دھوکے میں نہ آوے فرمایا اللہ نے مجھکو سندیسا بھیجا ہے کہ تم لوگ فروتنی خاکساری کرو کوئی کسی پہ بغی نہ کرے نہ فخر اخرجہ مسلم عن عیاض بن حمار فخر و مباہات کرنا آپکو معزز دوسرے کو حقیر سمجھنا ظلم ہے ظلم و ستم حرام ہے سارے انسان ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں پھر فخر کس بات کا دنیا کا مال ہاتھ کا میل ہے یہ کبھی لایق فخر کے نہیں ہے بلکہ دنیا اوسیکو زیادہ دیجاتی ہے جو خدا کا زیادہ دشمن ہوتا ہے اللہ اپنے دوستوں کو دنیا سے بچاتا ہے کبھی قلت مال کی ہوتی ہے کبھی بے التفاتی کبھی زہد

شعر

	چیست دنیا از خدا غافل بدن		نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

جسکے پاس بہت سا مال و سامان ہوتا ہے مگر وہ مطابق شرع کے برتاؤ کرتا ہے تو وہ دنیا دار نہیں پکا مسلمان دیندار ہے

شعر

	چو فقر اندر لباس شاہی آمد		بہ تدبیر عبید اللہی آمد

ہاں جو شخص مال کو بیجا خلاف مرضی خدا صرف کرتا ہے یا ظاہر میں مفلس و لمبین عاشق دولت کا ہے وہ خدا کا چور خدا کا دشمن ہے ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو خط لکھا تھا کہ تم درویش ہو کر اتنا مال کیوں رکھتے ہو دنیا کا مال آخرت کا سانپ ہوتا ہے اونھوں نے جواب لکھا کہ

صحبت مار کسی را زیان کند کا فسون مار نداند یعنی جب ہمکو اس سانپ کا منتر آتا ہے تو اب یہ
سانپ کب ہمپر قابو پاسکتا ہے ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے اپنے بھائی کی آبرو کو
پس پشت اوسکے بچایا اللہ اوسکے مونہہ کو آگ دوزخ سے دن قیامت کے پھیریگا اسکو ترمذی
نے حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ غیبت کا رد کرنا بڑا عمدہ اجر رکہتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مال صدقہ دینے سے کم نہیں ہوتا عفو کرنے سے
اللہ عزت بڑہاتا ہے جس نے اللہ کے لیے خاکساری کی اللہ اوسکا درجہ بلند کریگا رواہ مسلم
عبد اللہ بن سلام کی حدیث مرفوع میں یون آیا ہے کہ اے لوگو سلام پھیلاؤ کھانا کھلاؤ
صلہ رحم کرو رات کو نماز پڑہو جب لوگ سوتے ہون تم جنت میں جاؤگے اخرجہ الترمذی
وصححہ معلوم ہوا کہ یہ سب کام اہل جنت کے ہیں جو شخص یہ کام نہیں کرتا ہے وہ جنت سے
محروم رہیگا تمیم داری نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دین نام
ہے خیر خواہی کرنے کا کہا کسکی خیر خواہی فرمایا اللہ کی کتاب اللہ کی رسول اللہ کی ائمہ اسلام کی عام
مسلمانون کی اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اللہ کی خیر خواہی یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لاوے
توحید کا اقرار شرک وکفر ونفی صفات کا انکار کرے فرائض اللہ بجالاوے محارم خدا سے
بچے قرآن شریف کی خیر خواہی یہ ہے کہ اوسپر ایمان لاوے خدا کا کلام جانے حلال وحرام پہچانے
تلاوت کرے معنی سمجھے محکمات پر عامل ہو متشابہات پر ساکت کسی کے کلام کو ماموم ہو یا امام
مرید ہو یا پیر استاد ہو یا پدر امیر ہو یا فقیر عالم ہو یا مجتہد مطلق درویش ہو یا شیخ
وقت خدا کے کلام پر مقدم نہ رکہے رسول کی خیر خواہی یہ ہے کہ متبع سنت ہو سنت
کیطرف بلاوے رائے وقیاس وتقلید رجال سے بچاوے علم حدیث کا اجلال کرے امت کے
قول وفعل کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وسیرت پر ترجیح نہ دے
گو وہ امتی کتنا ہی بڑا درجہ دین یا دنیا میں کیون نہ رکہتا ہو اگر اسکا قول وفعل وفتوی و
اجتہاد وحکم قیاس بال برابر خلاف سنت صحیحہ وحدیث مطہرہ کے ہو اوسکو مردار سمجھکر پھینکدے

آنکھ اوٹھا کر بھی اوسکو نہ دیکھے کہ کیا ہے ۵

بقول مصطفیٰ زاہد زراہے دیگران ماندم	شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

آئمۂ اسلام کی خیر خواہی یہ ہے کہ اونکی اطاعت کرے اونکا امر و نہی بجا لاوے جب تک کہ اوس اطاعت مین نافرمانی خدا و رسول کی لازم نہ آوے اونکو نصیحت کرتا ہے بُری بات سے روکے ظلم سے باز رکھے بغاوت و خروج نہ کرے امورِ خیر مین مثل جہاد و حفاظت سرحد اسلام و ترویج ایامی و صغار حفظ طرق وغیرہ امور ملکی و مالی احوال انتظامی مین مدد کرتا رہے خیر خواہی عام اہل اسلام کی یہ ہے کہ جب مسلمان سے کام پڑے اوسکا بُرا نہ چاہے اوسکو اچھا مشورہ دے تقویٰ و بِر مین اوسکی مدد کرے اثم و عدوان مین کسیکا شریک نہو فتنہ و فساد اصلاح دارین چاہے امر بمعروف نہی عن المنکر کرتا رہے جس بات کو اپنے لیے روا رکھتا ہے اوسکو اوسکے لیے بھی روا رکھے جس امر کو اپنے لیے پسند نہین کرتا ہے وہ اوسکے لیے بھی پسند نکرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اکثر وہ کام جو جنت مین لیجاتے ہین یہی تقویٰ اللہ کا اور حسن خلق ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے قرآن شریف مین جابجا ذکر تقویٰ کا آیا ہے متقی کو اکرم خلق ٹھیرایا ہے مراتب تقویٰ کا ذکر رسالۂ تقویۃ الایقان مین لکھا گیا ہے ادنیٰ تقویٰ یہ ہے کہ گناہان کبیرہ سے بچے سارے فرائض ادا کرے پھر اگر صغیرہ سے بھی بچتا ہے عبادت نفل بھی بجا لاتا ہے تو یہ اوسط درجہ ہے تقویٰ کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی حرکت و سکون و خاطر و حدیث نفس خلاف مرضی خدا و رسول کے نہو سر سے پاؤن تک آداب شریعت سے آراستہ زنگ دنیاداری سے پیراستہ ہو حسن خلق کہتے ہین تحمل ایذا کو ہاتھ سے خلق کے نہ نری بشاشت ظاہری کو اگرچہ یہ بشاشت و طلاقت وجہ بھی حکم حسن خلق کا رکھتی ہے یہ حسن خلق ساتھ صلحاء مومنین علماء محدثین عامہ صالحین امراء متقین کے چاہیے نہ ساتھ فساق فجار منافق و کفار کے انکے ساتھ یہی خلق کافی ہے کہ انپر ظلم نہ کرے ان سے راہ و رسم نہ رکھے انکی ایذا دہی پر صبر کرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم

ہر کسی کو اپنا مال نہین دیسکتے لکن یہ تو ہوسکتا ہے کہ کشادہ روئی خوش خلقی سے ملو جلو اخرجہ ابی یعلی وصححہ الحاکم دوسری حدیث مین مومن کو آئینہ مومن کا بتایا ہے اسکو ابو داؤد نے باسناد حسن ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اوسکے عیب پر آگاہ کرے جسطرح کہ آئینہ مین مونہہ دیکھنے سے سارا عیب صواب معلوم ہو جاتا ہے اسیطرح اگر کسی مسلمان مین کوئی نقصان دینی یا دنیاوی پاوے تو اوسکو اوس نقصان پر مطلع کردے کیونکہ آدمی کو اپنا عیب آپ نہین معلوم ہوسکتا ہے جیسا کہ دوسرے کو معلوم ہو جاتا ہے ۵

از صحبت دوستی برنجم کو دشمن شوخ چشم بیباک	کاخلاق بدم حسن نماید تا عیب مرا بمن نماید

یہ ادنی درجہ ہے صحت ایمان کا کہ جو شخص اسکو اسکے عیب پر آگاہ کردے اوس سے خوش ہو اوس بری بات کو ترک کردے مگر امرا و جہلا کا یہ انداز ہے کہ جو کوئی اونکو نصیحت کرتا ہے یا اونکے عیب پر اونہین آگاہی دیتا ہے یہ اوسکے دشمن جانی ہو جاتے ہین اوسکو ہر طرحکا نقصان پہنچاتے ہین یہ علامت ہے قرب قیامت کی ورنہ عمدہ لوگونکا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ خود اپنے عیبونکو تلاش کرتے رہتے تھے رات دن مین ایک وقت اپنے اقوال وافعال کا حساب سمجھتے تھے جو بری بات برا کام اپنے اندر پاتے تھے اوسکی اصلاح مین سعی کرتے تھے یہانتک کہ کسی دوسرے کی نصیحت کے محتاج نرہتے تھے ۵

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان ست	آدم آنست کہ او را پدر و ماد رنیست

جسکو یہ بات منظور ہو کہ وہ اپنے عیبون پر خبردار ہو اوسکو ضرور ہے کہ رات دن مین کسی ایک وقت محاسبہ اپنے نفس کا کیا کرے کہ آج مین نے کون کام اچھا کیا کون کام برا کیا اگر کوئی اچھا کام کیا ہے تو خوش ہو اگر برا کام ہو گیا ہے تو اوسکو برا جانکر توبہ کر ڈالے آیندہ ارادہ باز رہنے کا کرے دلمین اوس فعل کے ہونے سے ناخوش ہو تعصب و جہالت

نفس ضد و حمایت قوم سے دور رہے ۵

خواہی کہ عیبہاے تو بر تو شود عیان		یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش	

ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو مومن لوگون سے خلط ملط رکھتا ہے ملتا جلتا رہتا ہے اونکی ایذادہی و تکلیف رسانی پر صبر کرتا ہے وہ اوس شخص سے بہتر ہے جو لوگون سے میل جول نہین رکھتا نہ اونکی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہے اخرجہ ابن ماجۃ باسناد حسن معلوم ہوا کہ جلوت خلوت سے خلطت عزلت سے بہتر ہے مگر ہمراہ صبر کے صبر کا اجر حیساب ہے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی ہے کہ اے اللہ جسطرح تو نے میری صورت اچھی پیدا کی ہے اسیطرح تو میری عادت و خصلت کو اچھا کر دے اسکو احمد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابن حبان نے صحیح کہا ہے ؁

خاتمۃ الرسالۃ

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے مین ہمراہ اپنے بندے کے ہون جب تک کہ وہ میری یاد کرتا ہے میرا ذکر ہے دونون ہونٹ اوسکے ہلتے ہین اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے وصححہ ابن حبان معلوم ہوا کہ اللہ ہمراہ اپنے ذاکر کے رہتا ہے جب اللہ ساتھ ہوا تو اب اور کیا چاہیئے سارے کام دین و دنیا کے بنگئے جو شخص خدا کو یاد نہین کرتا خدا اوس سے دور رہتا ہے پھر کون اوسکا مددگار ہو سکتا ہے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہین کیا کوئی کام بنی آدم نے زیادہ نجات دینے والا عذاب خدا سے مگر ذکر خدا اسکو طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ذاکر کو خدا عذاب نہ کریگا دوزخ سے بالکل بچا دیگا حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جس مجلس مین کچھ لوگ بیٹھکر ذکر خدا کرتے ہین اون لوگون کو فرشتے آکر گھیر لیتے ہین خدا کی رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ متفق ہو کر مشغول ذکر ہونا بڑا اجر رکھتا ہے خواہ یہ ذکر ادعیہ ماثورہ و اذکار مسنونہ ہون یا درس تفسیر و حدیث تعلیم سنت مطہرہ یہ بھی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جس مجلس مین ذکر خدا کا نہین ہوتا رسول خدا کی

درود نہین بھیجا جاتا اور مجلس وہین قیامت کے اہل مجلس پر حسرت ہوگی اسکو ترمذی نے
حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ آدمی کو ضرور ہے کہ کوئی مجلس محفل بیے ذکر خدا و درود کے نہ چھوڑے
ورنہ پچھتاوے ہی پچھتاویگا **فائدہ** حدیث ابو ایوب مین مرفوعًا آیا ہے جس نے کہا دس بار
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اوس نے گویا چار بردے اولاد اسمعیل علیہ السلام
کے آزاد کیے متفق علیہ خیال کرو کہاں یہ چند کلمے کہاں یہ اجر کثیر یہ محض خدا کا فضل ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار جھڑ گئے گناہ اوسکے اگرچہ
برابر جھاگ دریا کے کیون نہون متفق علیہ مراد اس سے گناہ صغیرہ ہین یا کبیرہ بھی
جویریہ سے فرمایا مینے تیرے پاس سے جاکر چار کلمے ایسے کہے ہین کہ اگر تیرے سارے آجکے وظیفے
سے تولے جاوین تو اونپر بھاری نکلین وہ کلمے یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ
ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ اخرجہ مسلم ابو سعید خدری نے
کہا آپنے فرمایا ہے باقیات صالحات ان کلمات کا کہنا ہے لا الہ الا اللہ وسبحان اللہ واللہ
اکبر والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اسکو نسائی نے روایت کیا ہے ابن حبان وحاکم
نے صحیح کہا ہے حدیث سمرہ مین ان کلمات کو سوائے حوقلہ کے احب الکلام الی اللہ فرمایا ہے رواہ
مسلم حدیث ابی موسی اشعری مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو ایک خزانہ بہشت کا ٹھہرایا
ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے نسائی نے اتنا اور بڑھایا ہے ولا ملجأ من اللہ الا الیہ
نعمان بن بشیر مرفوعًا کہتے ہین کہ دعا کرنا عبادت ہے رواہ الاربعۃ وصححہ الترمذی
انس کا لفظ یہ ہے کہ دعا مغز ہے عبادت کا ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ دعا سے بڑھکر کوئی چیز نزدیک
خدا کے بہتر نہین ہے اسکو ابن حبان وحاکم نے صحیح کہا ہے عمدہ اور مفید وہ ہین جو اذکار نووی
نزل الابرار حصن حصین حزب اعظم مین لکھی ہین حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے کہ دعا
درمیان اذان واقامت کے مردود نہین ہوتی یعنی خواہی نخواہی مقبول ہوتی ہے اسکو نسائی نے
روایت کیا ہے ابن حبان وغیرہ نے صحیح کہا ہے اسجگہ کے سوا اور بہت مواضع آئے ہین جہان دعا قبول

ہوتی ہے گنتی اون مواضع کی رسالہ ازدیاد الایمان مین لکہی گئی ہے سلمان نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب کریم شرم وار ہے اوسکو شرم آتی ہے کہ اوسکا بندہ اوسکی طرف ہاتھ پہیلاوے اور وہ اوسکے ہاتھونکو خالی پہیرے اخرجہ اہل السنن وصححہ الحاکم معلوم ہوا کہ دعا ہاتھ اوٹھا کر کرے یہ بہی معلوم ہوا کہ دعا ضرور ہی قبول ہوتی ہے خواہ یہان یا وہان مگر جبکہ سچی اچہی نیت واخلاص کیساتھ ہو دل حاضر ہو یا داعی مضطر ہو داعی کا گوشت پوست مال حرام سے نہ بنا ہو طعام ولباس حرام مال کا نہو ورنہ خیر یہ ہے آداب دعا کا اور حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ بعد دعا کے دونون ہاتھ منہ پر پہیر لے اخرجہ الترمذی **فائدہ** فرمایا سب سے زیادہ قریب مجہہ سے دن قیامت کے لوگونمین وہ شخص ہوگا جو مجہپر بہت درود بہیجتا ہے اخرجہ الترمذی وصححہ ابن حبان اس حدیث مین فضیلت ہے درود پڑہنے کی سب سے زیادہ درود خوان اس امت مین گروہ اہلحدیث کا ہے سواے وظیفۂ معمولی درود شریف کے ہمیشہ ہر کتاب حدیث مین وقت درس ہر حدیث کے ہمراہ صیغۂ درود کا انکے مونہہ وزبان سے نکلتا رہتا ہے اتنا شغل درود کا کسی فقہ خوان راے پرست قیاس دوست اجتہاد پسند کو نہین ہوتا صیغے درود کے بہت ہین سب سے بہتر صیغے وہ ہین جو صحیحین مین آئے ہین یا وہ صیغہ جو بعد التحیات کے اندر نماز کے پڑہا جاتا ہے اگر اوسکو پڑہے تو سلام بڑہالے اسلیے کہ اوس صیغہ مین ذکر سلام کا بسبب ادا ہو جانے سلام کے صیغۂ تشہد مین نہین ہوا ہے نزل الابرار مین جملہ صیغہا ماثورہ لکہدیے گئے ہین فضائل درود کے بیحساب ہین جسنے سب وظیفے چہوڑکر درود کا وظیفہ اختیار کیا سمجہو کہ اوسنے سارے کام دین ودنیا کے بنالیے والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے کہ ہمنے جوکچہہ پایا طفیل مین اسی درود شریف کے پایا ہے **فائدہ** صیغہ سید الاستغفار کا حدیث شداد بن اوس مین مرفوعاً یون آیا ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت

ف دعا مین ہاتھ اوٹھانا

ف سید الاستغفار

ابوء لك بنعمتك علي وابوء لك بذنبي فاغفرلي فانه لا يغفر الذنوب الا انت اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اس صیغے کی بڑی فضیلت اور حدیثون مین آئی ہے ابن عمرؓ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کو صبح وشام ترک نہ کرتے تھے اللهم انی اسألك العافية في ديني ودنياي واهلي ومالي اللهم استر عوراتي وآمن روعاتي اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي واعوذ بعظمتك من ان اغتال من تحتي اسکو نسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللهم انی اعوذبك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك اخرجه مسلم معلوم ہوا کہ ان چارون چیزون سے مسلمان کو پناہ مانگنا چاہیے ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے اللهم انی اعوذبك من غلبة الدين وغلبة العدو وشماتة الاعداء رواه النسائي وصححه الحاکم بریدہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ یون کہتا ہے اللهم انی اسئلك بانی اشهد انك انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد فرمایا اس نے سوال کیا اللہ کے ایسے نام کے ساتھ کہ جب وہ نام لیکر کچھ مانگا جاوے تو ضرور ہی ملے جب اوس نام کو لیکر پکارین تو دعا قبول ہو اخرجه الاربعة وصححه ابن حبان انس کہتے ہین اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تھی ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار متفق عليه یہ دعا اصل مین ایک آیت ہے قرآن شریف کی اسکے سوا قرآن مبارک مین اور بہت ادعیہ زبان انبیاء علیہم السلام سے نقل کیے گئے ہین حزب اعظم ونزل الابرار مین یکجا ترتیب وار مذکور ہین بعد ان ادعیہ قرآنیہ کے سب سے بہتر وہ ادعیہ ہین جو بسند صحیح مرفوع متصل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منقول ہین کوئی مطلب دین ودنیا کا ایسا نہین ہے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے خدا سے مانگا نہو کوئی مگروہ دارین ایسا نہین ہے جس سے خدا کی پناہ چاہی نہو اسلیے آدمی جب دعا کرے تو انہین ادعیہ قرآنیہ وسنیہ پر اکتفا کرنا کفایت کرتا ہے علما و مشایخ کے کلام کو وظیفہ ورد ٹہیرانا کیا ضرور ہے گو وہ کلام اونکا خلاف مقصود اسلام نہو لیکن افضل کلام کے ہوتے ہوئے کلام مفضول کا اختیار کرنا دلیل ہے قلت فہم وسلیقہ کی حدیث ابی موسی اشعری مین ایک دعا نبوی یہ آئی ہے اللھم اغفرلی خطیئتی وجھلی واسرافی وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفرلی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیئ قدیر یہ حدیث متفق علیہ ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپنے یہ دعا سکھائی تھی اللھم انی اسألک من الخیر کلہ عاجلہ واٰجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم واعوذ بک من الشر کلہ عاجلہ واٰجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم اللھم انی اسألک من خیر ما سألک عبدک ونبیک واعوذ بک من شر ما عاذ بہ عبدک ونبیک اللھم انی اسألک الجنۃ وما قرب الیھا من قول او عمل واعوذ بک من النار وما قرب الیھا من قول او عمل واسألک ان تجعل کل قضاء قضیتہ لی خیرا اخرجہ ابن ماجہ وصححہ ابن حبان والحاکم سبل السلام مین لکہا ہے کہ یہ حدیث متضمن ہے ہر دعاء خیر دنیا وآخرت کو اسمین استعاذہ ہے ہر شر سے سوال ہے ہر خیر کا مطلب ہے جنت کی بچا ہے دوزخ سے ہر شخص کو چاہیے کہ یہ دعا اپنے گھر والونکو سکہاوے انتہی مین کہتا ہون جسنے یہ دعا کی اوسنے گویا جہان بھر کی دعا مانگی باوجود اس اختصار کے کوئی خیر وشر دنیا وآخرت کا ایسا نہین ہے کہ جس کا سوال یا جس سے پناہ مطلوب ہو مگر وہ اس دعا مین داخل ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو محبت عائشہ صدیقہ سے تھی وہ سبکو معلوم ہے اسلیے یہ دعا جو اونکو تعلیم فرمائی سب دعاؤن سے زیادہ جامع ہے آدمی ہر طرح کے ہوتے ہین ایک وہ لوگ ہین جو رات دن عبادت ودعا کیا کرتے ہین اونسے کوئی دعا ماثور فوت

نہین ہوتی اکثر وقت اونکا اسی عبادت و دعا مین گزرتا ہے ایک وہ لوگ ہین جنکو فرصت زیادہ
دعا کرنے کی نہین ملتی ہے فکر معاش یا شغل پرورش اولاد یا افکار خاطر گھیرے رہتے ہین سو
ایسے اشخاص و عورات کے لئے یہ دعا نہایت مفید و کافی و شافی ہے زیادہ نہو سکے تو
یہی دعا کیا کرین بعدہ تسبیح تہلیل تحمید تکبیر جو قلیل استغفار پر قانع ہون تا کہ بالکل ذکر و دعا سے
محروم نرہین جس عاقبت سے محروم نرہین ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے دو کلمے ہین رحمٰن کو محبوب زبان پر سبک و آسان میزان مین بھاری وہ کلمے یہ ہین
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے
خیال تو کرو کہ یہ کلمے کہنا کتنا آسان ہے اسکا اجر کتنا جیاب ہے لفظ بخاری کا حدیث مرفوع
ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون
مین اوسکی ہمراہ ہون جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر یہ ذکر جی مین کرتا ہے تو مین اوسکو اپنے
جی مین یاد کرتا ہون اور اگر لوگون مین ذکر کرتا ہے تو مین ذکر اوسکا ایسے گروہ مین کرتا ہون
جو اوسکے گروہ سے بہتر ہے وہ اگر طرف میرے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے تو مین
اوس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہون اور جو وہ ایک ہاتھ طرف میری آتا ہے تو مین ایک باع
طرف اوسکے جاتا ہون اگر وہ چلکر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑکر جاتا ہون اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ذکر دو طرح پر ہوتا ہے ایک جی مین ایک زبان سے جی کے ذکر کو فکر بھی
کہتے ہین زبان کے ذکر کو ذکر لسانی بولتے ہین سو ہر مسلمان کو چاہیے کہ دونون طرح کا ذکر
کیا کرے کبھی دل سے کبھی زبان سے جہان سنت صحیحہ مین ذکر جہر آیا ہے وہان جہر کرے
جس جگہہ اخفا آیا ہے وہان اخفا کرے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ لا یزال لسانک
رطبا من ذکر اللہ چاہیے کہ تیری زبان ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہے کبھی نہ سوکھے

فائدہ ایک شعبہ کہ فکر کا یہ ہے کہ جب کوئی گناہ سامنے آتا ہے تو بندہ خدا سے ڈرکر
خدا کو یاد کرکے اوس گناہ کرنے سے باز رہتا ہے یہ ذکر بہت نافع و عمدہ ہے ذکر لسان کا

یہ فائدہ ہے کہ ایسے ذاکر کے منہہ سے کوئی بری بات نہین نکلتی وہ شرم کرتا ہے کہ جس منہہ
سے مین خدا کا نام لیتا ہون اوس زبان سے کلمۂ فحش و دشنام حرف بیجا یا سخن ناہموار کسطرح
نکالون کسطرح غیبت و تبرا کرون کیونکر جھوٹ بولون سو یہ ذکر و فکر اوسکو ہر معصیت ظاہر و باطن سے
بچاکر نجات آخرت بخشتا ہے وہ بڑا اچھا وہ ہے جسکو خدا نے توفیق اچھے ذکر و فکر کی بخشی ہے
ہدایت دعا کرنے کی دی ہے گو تھوڑی ہی دیر یہ کام کیون نہ کرے وہ بڑا بدنصیب ہے جسکا
سارا وقت واہیات باتون نکمے کامون مین گزر جاتا ہے کبھی نہ ذکر کرتا ہے نہ فکر نہ دعا نہ توبہ نہ
استغفار ایسے شخص کے خاتمہ کا خدا ہی حافظ ہے **فائدہ** انبیاء علیہم السلام معصوم تھے اونسے
کبھی کوئی گناہ کبیرہ نہوا لیکن ہمیشہ ذکر خدا کرتے خدا سے دعا مانگتے توبہ و استغفار مین مشغول رہتے
تھے اس کام سے اونکے درجات ہمیشہ بلند ہوتے ہین ترک ذکر و دعا سے ایک طرح کی بے پروائی
خدا سے ثابت ہوتی ہے ترک توبہ و استغفار مین تمرد و سرکشی نکلتی ہے جسکو ایسا مالک ملے کہ جب
اوسکی طرف ذرا سا جھکو تو وہ زیادہ تر جھکے جب اوسکی طرف چلو تو وہ دوڑ کر آوے پھر بھی اوسکی قدر
و منزلت نہ سمجھے تو سمجھو کہ سخت بدبختی ہے مالک کیا کرے اوس نے تو سب کچھ کہدیا وعدہ بھی کرلیا
اب اگر یہ نالائق طالب خیر نہین ہے تو یہ جانے اسکا کام جانے رسالۂ محو الحوبہ مین فضائل
توبہ و استغفار کے لکھے گئے ہین کوئی نعمت بعد ذکر و دعا کے توبہ کرنے سے بڑھکر نہین ہے وہ
کونسا انسان ہے جس سے کوئی خطا و قصور یا سہو و نسیان نہین ہوتا پھر ترک کرنا توبہ و استغفار کا
کیا ادنی فضیلت توبہ کی یہ ہے کہ تائب و متقی نزدیک خدا کے برابر ہو جاتے ہین حدیث
شریف مین آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جسنے گناہ سے توبہ کی وہ مانند بیگناہ
کے ہوگیا خیال تو کرو ایک شخص کی عمر مثلاً طہارت و تقوی مین گزری وہ ہمیشہ اداے فرائض
ترک کبائر مین مشغول رہا کبھی کوئی گناہ اوس سے صادر نہوا سب سے زیادہ بزرگتر
نزدیک خدا کے ٹھیرا دوسرا شخص تھا جو ہمیشہ گناہ کرتا رہا کوئی گناہ بڑا چھوٹا اس سے
نہ بچا جسکو اوس نے نکیا ہمیشہ گرفتار شہوات و لذات رہا کوئی نیکی اس سے نہوئی کسیطرح کی عبادت

زندگی مگر جب سمجھ آئی تو خدا سے ڈر کر توبہ کر ڈالی اور ہم ہوا پشیمانی ظاہر کی و دلکو اس بات پہ
مضبوط کر لیا کہ اب میں ہرگز پاس کسی گناہ کے نجاؤنگا مرتے دم تک اور گرد کبائر و صغیرات کے نہونگا
زبان سے الفاظ توبہ کے نکالے دل سے اخلاص ظاہر کیا استغفار پڑھی لیس مجرد اس توبہ کے پیارے
اگلے پچھلے قصور سارے اوسکے خاک میں ملگئے یہ بدیا مستحق کے ٹھیر گیا اب ان دونوں کا انجام ایک
یہی طرح پر ہوگا دنیا میں باغواے نفس و شیطان چندے مبتلا لذات فانی کا مزا چکھا تھا
اب لذات آخرت کو بے عمل سابق کے بوجہ توبہ و استغفار لاحق و اصلاح آئندہ کے مفت
میں تھوڑی سی محنت کر کے لے بیٹھا اس سے زیادہ اور کیا خوش نصیبی ہوگی مگر افسوس ہے کہ لوگ
قدر اس نعمت کی نہیں جانتے عمر گرانبہا اوقات عزیز کو رائیگان غفلت میں بسر کرتے ہیں بہت ہوا
تو اس بات کے امیدوار و منتظر رہتے ہیں کہ مرنے سے پہلے آخر عمر میں توبہ کر لینگے مانا کہ تم توبہ
کر لوگے مگر اسکا بندوبست بھی تو کر رکھو کہ آخر عمر میں کہیں ایسا نہو کہ موت سے پہلے تمہارے ہوش
و حواس درست نرہیں تمکو اپنا ارادہ یاد نہو وا سے وعدہ کی قوت باقی نرہے کیونکہ موت یا انسان کو
یکایک آتی ہے کہکر نہیں آتی معلوم بھی نہیں ہوتا کہ وہ اس مرض میں مریگا یا نہیں بلکہ امید زندگی
ہی کی رکھتا ہے پھر کسیکو مرگ مفاجات آگھیرتا ہے کسیکی زبان بند ہوجاتی ہے کسیکو چند روز
پہلے سے بیہوشی رہتی ہے کسیکو لقوہ فالج مار جاتا ہے عقل بیکار ہوجاتی ہے کسیکو مرض مالیخولیا
یا جنون گھیر لیتا ہے غرضکہ صدہا آفات ہیں جو مرگ سے پہلے انسان کو لگ جاتے ہیں سو جب یہ
بات یقینی ٹھیری تو پھر تاخیر کرنا فساق فجار کا توبہ و استغفار میں اس امید و انتظار پر کہ جب
طاقت کسی گناہ کی باقی نرہیگی مرنے کا الیقین حاصل ہوجاویگا تب کہیں توبہ کر ڈالینگے محض
ایک بیہودہ شیطانی ہے خدا کو شاید تمہاری نجات و مغفرت منظور نہیں ہے جب تو تمکو تاخیر
پسند آتی ہے ورنہ وہ توبہ کس کام کی ہے کہ جب قوت گناہ کرنے کی جاتی رہی اپاہج بیکار نکمے
ہو کر رہگئے تب اللہ توبہ کا کیا اس وقت تو تم اگر گناہ کرنا بھی چاہو گے تو بھی نہیں کر سکتے
یہ خدا سے دل لگی ٹھیری مسخراپن ہوا ورنہ ایسے وقت میں کیوں توبہ نہیں کرتے ہو کہ سب طرح کی

طاقت گناہ قدرت معصیت حاصل ہے ناطق نے کیا خوب کہا ہے

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم	اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

الحمد للہ تعالیٰ کہ یہ رسالہ ایک اسبوع میں ماہ جمادی الاخری سنہ [illegible] ہجری کو ختم ہوا اللہم سددنا ووفقنا لصالح الاعمال وجنبنا عن سوء الاخلاق والادواء والافعال واهدنا الی طریق التوبۃ والاستغفار واحفظنا عن جمیع المهلکات والموبقات وشر الامور وقبائح الافکار ربنا اغفر لی وتب علی انک انت العزیز الغفار وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ الصغار والکبار *

تمت

خاتمہ طبع اول سبیل الرشاد از حکیم مولوی سید عظیم حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ یلوی لازم مدارس بال

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ نافعہ ہدایت نشان اقامت عنوان کہ انسان کو قواعد حسن معاشرت بتلاتا ہے اور مومن کو مبادی مقاصد ضروریہ تدبیر منزل سکھاتا ہے خاص اردو زبان عام فہم فیض بیان موسوم باسم سامی **سبیل الرشاد لما یحتاج الیہ العباد** تازہ تالیف حضرت ہمایون رتبت شہسوار عرصۂ امامت چابک خرام میدان ہدایت چشم وچراغ دودمان مصطفیٰ آب ورنگ بوستان آل عبا استقامت کردار ارشاد دستار کرامت کیش سعادت اندیش سنت مآب درایت نصاب گنجینۂ تحقیق آئینۂ تدقیق مہبط انوار مظہر اسرار مصباح علوم معراج فہوم حاتم کرم سنجر ہمم جناب مستطاب معلی القاب والا جاہ امیر الملک **نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر** دام لہ المجد والتفاخر بیاناً حکمرانی رئیسیہ والاشکوہ ملکیہ عدالت پژوہ رونق ہنگامہ شہریاری زیور نا ظورۂ کامگاری بستان آرائے جاہ وجلال محفل طراز نبل ونوال آبروے ریاست آرزوے امارت عصمت پسند سیادت پیوند ارجمندی آثار فرخی کردار

علیا حضرت عالی علم جناب نواب شاہجہان بیگم کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلائے ستارہ ہند و رئیسہ بھوپال ادام اللہ بالعز والاقبال بادارت خان امانت نشان مودت اثر لیاقت گہر محمد احمد خان صوفی اعانہ اللہ القوی سلطنج مشہور ا نام مفید عام واقع مدرۃ آباد اکبر آباد مین بتصحیح تمام و حسن اہتمام طبع ہو کر مطبوع اعلام و منظور نظر ہر خاص و عام ہوا قطعہ تاریخ

صدر صادق مقال والا جاہ / آفتاب جہان دانش و داد
گرم تعمیر ہو جو عزم اوسکا / عرض تسعین ہو شل چین آباد
اوسکے عمان علم کے آگے / نیم قطرہ ہے دجلہ بغداد
مرد ثابت قدم کو خلوت مین / رہنما ہے طریقہ اوتاد
رند میخانہ کو ہدایت سے / سیرت آموز فرقہ زہاد
مستفید اوسکے علم سے یکسان / طفل مکتب نشین ہو یا استاد
اوسکے چہرہ کی تاب سے دیکھے / رو سے اسرار کو ہر ادر زاد
عدل سے اوسکے باغ عالم مین / سبزہ یکسر برابر شمشاد
چشمہ آب قہر سے اوسکے / گرم مانند کورہ حداد
لطف سے سر بسر رعایا کو / جانتا ہے برابر اولاد
عود کرتا ہے ماہ فروردین / اوسکی اقلیم مین پس از خرداد
بینواؤن پہ اوسکی ہمت سے / میوہ افشان مدام نخل مراد
عزم اوسکا کمر جہان باندہے / نرم مانند موم ہو فولاد
مصر اوسکے نوال سے خرم / ہوا اگرچہ زمان سبع شداد
ہے دلیل اوسکی رہنمونی پہ / یہ سبیل الرشاد طرفہ سواد
وہ رسالہ کہ سیکھلین اوس سے / طرز حسن معاش اہل معاد
وہ قواعد کہ حاصل اوس سے کرین / علم نافع بقدر استعداد

گر ہو پابند ان مضامین کا	روستائی کہے نظام بلاد
جسجگہہ ہو صلاح کا اوپر	دخل وان کر سکے نہ شر و فساد
انتخاب صحائف سنت	مغز علم و ہدایت و ارشاد

سال از روے انتخاب لکھا
شاہراہ رشاد بہر عباد ۳۳ھ

خاتمہ طبع ثانی رسالہ سبیل الرشاد از مہتمم مطبع سعید المطابع

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین ۔ اما بعد رسالہ سبیل الرشاد جسکا ہر ہر حرف طریقہ رشد ابدی سکھاتا ہے * ہر ہر نقطہ جادۂ سرمدگی کی طرف بلاتا ہے یہ وہ رسالہ نافعہ ہے جو حسن معاشرت کی قواعد بتاتا ہے * خانہ داری کے مقاصد سکھاتا ہے * مومن کے لئے سبیل الرشاد ہے * متقی کے لئے زاد المعاد ہے * ہر مسلم کے لئے ہدی خیر العباد ہے * عمدہ تالیف حضرت مجدد العلم والدین رافع لوا سنت سید المرسلین * جناب نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر لا زالت شموس اقبالہ بازغہ بار ثانی حسب فرمایش اہلحدیث بلاد مختلفہ باہتمام راقم الحروف مطبع سعید المطابع بنارس مین طبع ہو کر مقبول خاص و عام ہوا * راقم الحروف محمد سعید مہتمم مطبع و مدرسہ اسلامیہ

قطعہ تاریخ طبع ثانی رسالہ سبیل الرشاد از نتیجہ طبع وقاد سخنور فصیح اللسان نکتہ سنج بلیغ البیان جناب مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری سلمہ اللہ تعالی

مہِ اوجِ اسلام صدیقِ ثانی
مفسر محدث محقق سمیدِ ع
مٹی ظلمتِ جہل مانندِ سایہ
سبیل الرشاد اک کتاب ایسی لکھی
عموماً نہ کیونکر یہ مرغوب ٹھیرے
وہ احکام باطل نہیں درج اسمین
یہ سن تیرہ سو دو میں پہلے چھپی تھی ۱۳۰۲ھ
مگر پھیر یہ کثرت ہوئی طالبون کی
یہ مصراعِ تاریخ لکھا لقا نے

وہ سیر حلقِ حامیانِ شریعت
چراغِ شبستانِ علم و فضیلت
جو روشن ہوئی اوسکی شمعِ افاضت
نکلے جس سے انوارِ حسنِ معیشت
زبانِ اُردو اور سیرِ کمال و فصاحت
نہیں جسکی شاہد کتاب اور سنت
زلیق قائدہ اس سے اہلِ بصیرت
کہ طبعِ دوبارہ کی اب آئی نوبت
مقالاتِ اعلیٰ سراپا ہدایت
۱۳۱۲ھ

فہرست سبیل الرشاد لما یحتاج الیہ العباد

صحت نامہ رسالہ سبیل الرشاد لما یحتاج الیہ العباد

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۷	با	یا	۵۷	۷	مین	مین
۱۲	۳	تجکو	تجہکو	"	۲۱	حرتکم	حرثکم
۱۴	۱۴	ہولی	ہوئی	۵۸	۱۹	تنزیہی	تنزیہی
۱۸	۱۱	اسسے	اسلئے	۶۰	۶	ہ	×
۱۹	۹	جوگ	جولوگ	۶۲	۸	یہ	×
۲۲	۸	باحساد	باسناد	۶۴	۲۰	تمبن	تمین
۲۳	۱۳	لی	کی	۶۵	۳	کھالی	کھاتی
"	۱۸	مرمت	حرمت	۷۳	۱۱	نہوکا	نہوگا
۲۵	۱۷	عیرب	عرب	۷۵	۱۵	یارزہو	بازرہو
۲۸	۳	کبو	کو	۸۷	۱۶	تقہ	ثقہ
۳۱	۱۳	پچکر	پھکڑ	"	۲۱	جگون	جگہون
۳۳	۲۱	اس	اوس	۸۸	۱۹	ش	ۃ
۳۷	۱۷	گنگن	کنگن	۸۹	۲۱	اوسکو	اوسکو
۴۴	۱۷	بیان	بیان مین	۱۰۰	۹	ۃ	+
۴۶	۱۵	کھر	گھر	۱۰۹	۶	خرق	طرق
۵۴	۴	پینغمبرون	پیغمبرون	۱۱۵	۴	عوارالی	عوراتی
۵۶	۲۰	خنان	حبان	-	-	-	-

فہرست کتب جو مخالفین کے رد میں معرض بیع میں ہمارے یہاں موجود ہین نقد قیمت آنے پر یہ کتب مل سکتی ہین یا بذریعہ ویلیو پے ایبل کے روانہ ہوتی ہین

ابراء اہل الحدیث فی جلد — طریق النجاح فی جلد — اقبال الحق فی جلد
۵/ ۲/ ۱/
الترجیح والرد فی جلد — ہدایۃ المرتاب فی جلد — الجہر بالتامین فی جلد
۴/ ۶/ ۱/
کشف الستر فی جلد — رسالہ تراویح — کشف الارتیاب فی جلد —
۳/ ۲/ ۱/
اظہار الحق فی جلد — شریعت کا درہ فی جلد — کیفیت مناظرہ مرزاپور فی جلد
۴/ ۱/
کشف المستور فی جلد — رسالہ بے نمازان فی جلد — ہدایۃ القلوب فی جلد
۱/ ۱/ ۲/
اظہار الصدق فی جلد — وصیت نامہ شاہ ولی اللہ فی جلد —
۴/ ۱/
کیفیت مناظرہ جوناگڈھ فی جلد — الکلام المبین فی جلد — کیفیت مناظرہ مرشدآباد
۱/ ۵/ ۳/
سیف الابرار +
۲/

المشتہر

محمد سعید از بنارس محلہ دارانگر

